تجوید المبتدی

المعروف

فیوض مکیہ

www.KitaboSunnat.com

مؤلف

استاذ القراء جناب قاری محمد اسمٰعیل صادق صاحب

حال مقیم مکہ مکرمہ زادھا اللہ تعالیٰ شرفاً وعظمۃً

۲۳۵
ح م- ت

قرائت اکیڈمی ®
لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

علم تجوید پر تمام ضروری مسائل کی جامع وسہل کتاب

تجوید المبتدی

المعروف

فیوض مکیہ

مؤلف

استاذ القراء جناب قاری محمد اسمٰعیل صادق صاحب
حال مقیم مکہ مکرمہ زادھا اللہ تعالیٰ شرفاً وعظمۃً

قراءت اکیڈمی ®
28- الفضل مارکیٹ 17- اردو بازار لاہور
Ph.: 042 - 712 24 23
Mob: 0300 - 4785910

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

235

م ح م ر ث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انتباہ

قرآءت اکیڈمی (رجسٹرڈ) کی جملہ مطبوعات کے حقوق طباعت کاپی رائٹ ایکٹ کے تحت محفوظ ہیں کوئی صاحب یا ادارہ قرآءت اکیڈمی (رجسٹرڈ) کی بغیر اجازت نقل یا اشاعت کرنے کا مجاز نہیں ہے بصورت دیگر قانونی چارہ جوئی کی جائے گی۔

لیگل ایڈوائزر: شفیق احمد چاول۔ ایم۔ اے ایل ایل بی ایڈووکیٹ لاہور ہائی کورٹ

نام کتاب ------ تجوید المبتدی

مؤلف ------ ابو عاصم محمد اسمٰعیل صادق صاحب

ناشر وطابع ------ قرآءت اکیڈمی (رجسٹرڈ) لاہور

سرورق ڈیزائن ------ یونیک گرافکس

------ اردو بازار لاہور 0300-4240141

16842

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عرض ناشر

الحمد لله رب العلمین الصلوۃ والسلام علی سید
المرسلین وعلی الہ واصحابہ اجمعین اما بعد.

زیر نظر کتاب تجوید المبتدی المعروف فیوض مکیہ مؤلفہ استاذ القراء جناب قاری محمد اسمٰعیل صادق صاحب مدظلہ حال مقیم مکہ مکرمہ فن تجوید میں کافی پراز معلومات کتاب ہے اسی لئے ہدیہ شائقین کی جا رہی ہے امید ہے طالبین فن تجوید کو پسند خاطر ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔ آمین یارب العلمین

والسلام علیکم ورحمۃ اللہ

مدیر ادارہ
عزیر احمد تھانوی
فون: 042-7122423
موبائل: 0300-4785910

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

استاذی المحترم شیخ القراء حضرت الحاج حافظ مقری قاری نیاز احمد صاحب نگینوی سابق صدر شعبۂ تجوید و قراءات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ہند

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مخلصی جناب قاری محمد اسمٰعیل صادق خورجوی عم فیضہ مدرس تحفیظ القرآن مکہ معظمہ (زادھا اللہ شرفًا) کی تالیف فرمودہ کتاب "فیوضِ مکیّۃ" کو میں نے دیکھا طبیعت بڑی مسرور و محظوظ ہوئی۔ قاری صاحب موصوف نے علم تجوید کے تمام مسائل اور متعلقات کو محققانہ طور پر نہایت سہل انداز میں عجیب و غریب ترتیب پر پیش فرمایا ہے جن کا سمجھنا اور یاد کرنا بہت آسان ہے۔ میرے مطالعہ کے مطابق یہ کتاب اپنی نوعیت کی واحد اور بالکل جدید و انوکھی کتاب ہے۔ مؤلف موصوف نے اپنے وسیع مطالعہ اور خاصے تدریسی تجربہ کے بعد یہ کتاب لکھی ہے جو نہایت جامع، واضح اور جملہ مسائل علم تجوید و متعلقات پر حاوی ہے اس میں بعض خوبیاں ایسی ہیں جو کسی اور کتاب میں نظر سے نہیں گزریں خصوصًا چار۔

(۱) ہر سبق کے شروع میں چار چار چیزیں۔

(۲) علم تجوید کے بعض مسائل ایسے ہیں کہ جن کا سمجھنا عربی جاننے پر موقوف ہے مثلاً را کی تفخیم و ترقیق کے بعض قواعد ہمزۂ وصلی کی شناخت اور اس کو حرکت دینے کے قواعد وغیرہ لیکن اس کتاب میں ان ضروریات کو اس طرح حل کیا گیا ہے کہ مبتدی طالب علم بھی بآسانی سمجھ سکتا ہے۔

(۳) جو مسائل بہت ضروری ہیں ان کے خلاصے ایک خاص طرز پر لکھے ہیں تاکہ طلبہ آسانی سے زبانی یاد کر سکیں۔

(۴) طویل عبارتوں کے درمیان "رسالہ قواعد المبتدی" کی طرح گول دائرے لکھے گئے ہیں تاکہ طلبہ ایک ایک جزو ضبط کر سکیں

یہ چاروں چیزیں مؤلف موصوف کی ایسی جدت ہیں جو انتہائی مفید ثابت ہوں گی۔ باقی خصوصیات اور کتاب کا تفصیلی حال کہ اس میں کس قدر عمدہ اور مفید مضامین درج ہیں اور مؤلف موصوف کی ذہانت و علم اور محنت و جانفشانی کے کیا گل بوٹے اس کتاب میں کھل رہے ہیں وہ حضرات اہل فن خود ملاحظہ فرمالیں گے ؎

مشک آنست کہ بود ببوید نہ کہ عطار بگوید

بہرحال کتاب ہذا ہر اعتبار سے جامع و مکمل اور ضروریات کے عین مطابق ہے جو طلبہ کتاب "فوائد مکیہ" وغیرہ نہیں پڑھ سکتے وہ یہ کتاب پڑھ کر روایت حفص کی سند حاصل کر سکتے ہیں۔ مؤلف کتاب ہذا جناب قاری محمد اسمٰعیل صادق مکی خورجوی اپنے اس کارنمایاں پر تعریف اور دعائے خیر کے مستحق ہیں ضرورت ہے کہ اس کتاب کی جامعیت اور افادیت کے پیش نظر اس کو خوب شائع کیا جائے اور ہندو پاک وغیرہ کے مدارس اسلامیہ کے شعبہ ہائے تجوید و قراءت کے نصاب میں داخل کیا جائے تاکہ شائقین و طالبین اس نعمت غیر مترقبہ سے فیضیاب ہو سکیں۔

اللہ تعالیٰ اس کتاب کو قبول فرما کر زیادہ سے زیادہ نافع بنائے اور جناب مؤلف عم فیوضہ کو اپنی شایان شان جزائے خیر عطا فرمائے اور ان کی تصنیفی و تدریسی تمام خدمات میں روز بروز ترقی عطا فرمائے۔ آمین

نیاز احمد

سابق ایسوسی ایٹ لیکچرار ان قرآن مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔ مورخہ یکم اگست ۱۹۸۳ء

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تقریظ

استاذ زادہ محترم شیخ القراء حضرت مولانا مولوی حافظ **قاری احمد ضیا صاحب ازہری** سابق مدرس شعبہ تجوید وقرات مدرسہ تجوید الفرقان لکھنؤ۔ ہند

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

محبی جناب قاری محمد اسمٰعیل صادق صاحب مکی خورجوی فاضل قراءات عشرہ سابق شیخ التجوید والقراءات مدرسہ عربیہ خازن العلوم خورجہ میرے والد ماجد امام القراء حضرت مولٰنا حافظ قاری مقری محب الدین احمد صاحب قبلہ رحمۃ اللہ علیہ کے خاص اور بافیض تلامذہ میں ہیں۔ موصوف نے فن کی کتابیں اور قراءتیں حضرت والد صاحب قبلہ ہی سے پڑھی ہیں۔ قاری صاحب موصوف حفظ قرآن اور تجوید وقراءۃ کے ماہر و معتمد استاذ اور ہندوستان کے مشہور و ممتاز قراء میں سے ہیں۔

موصوف کی تالیف لطیف "تجوید المبتدی کامل" معروف باسم "فیوض مکیہ" در تجوید قرآنیہ کو وقت کی کمی کی بنا پر بالاستیعاب تو نہ دیکھ سکا البتہ جستہ جستہ دیکھا جس سے قلبی خوشی ہوئی۔ کتاب کے مضامین اور حسن ترتیب سے اندازہ ہوا کہ جناب مؤلف موصوف نے اس میں کافی محنت کی ہے۔ مجھے امید ہے کہ یہ کتاب کتب ہائے تجوید میں ایک خاص مقام حاصل کریگی۔ ان شاء اللہ

علم تجوید کے موضوع پر جس قدر کتابیں نظر سے گذریں ان میں اکثر مقلدانہ ہیں۔ محققانہ انداز کی کتابیں بہت ہی کم ہیں۔ الحمد للہ کہ قاری صاحب موصوف نے پیش نظر کتاب "فیوض مکیہ" میں تحقیقی و تجدیدی راہ اختیار کی ہے جس کی وجہ سے کتاب ہذا کے بعض مضامین اور بہت سی باتیں اس کے مختصات سے ہیں۔ مثلاً خصوصیات اربعہ جو حضرت قاری نیاز احمد صاحب نے اپنی تقریظ میں تحریر فرمائی ہیں۔ علاوہ ازیں

(۱) تجوید کے اجزاء ثلثہ مخارج اور صفات لازمہ و عارضہ کی تعداد میں اتحاد۔

(۲) ہر شے کی اصطلاحی تعریف کے ضمن میں لغوی تعریف کا اندراج۔

(۳) بارھویں سبق میں مخارج کی بذریعہ خطوط اشارتی تقسیم۔

(۴) ہر صفت عارضہ کا الگ اور مستقل بیان۔

باقی مضامین خاص کی نشان دہی کی کوئی ضرورت نہیں۔

عیاں راچہ بیاں

اللہ تعالٰی قاری صاحب موصوف کی محنت کو قبول فرماوے اور طلباء تجوید و قراءت کو اس کتاب سے نفع تام پہونچا دے۔ آمین وبہ نستعین۔

احمد ضیاء ازہری

مرکزی دار القراءات لکھنؤ۔ یوپی۔ انڈیا

مورخہ یکم ذی قعدہ ۱۴۰۳ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعارف

از خالی المحترم عمدۃ الفضلاء حضرت مولانا مولوی قاری مفتی عبدالرحیم صاحب اوجینی سابق امام و خطیب مسجد جامع شکیب اوجین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ وَنُصَلِّيْ وَنُسَلِّمُ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

تشریف لائیں میں آپ کو ذرا دورِ ماضی کے اس دور میں لے چلوں گا جہاں ایک آٹھ سالہ معصوم و نادان بچہ قرآن پاک بغل میں دبائے زینہ پر کھڑا ہچکیوں سے رو رہا ہے ناک اور آنکھوں سے ساون بھادوں کا سماں لگتا ہے۔

راقم الحروف جب گھر میں داخل ہوا تو بڑی بہن[1] رحمہا اللہ رحمۃً واسعۃً اپنے مخصوص انداز میں سہمے سہمے محتاط الفاظ میں گویا ہوئیں۔ اے بھیتے ایک بات کہوں؟ ہاں کہئے! دیکھو تو تم پڑھائی کے معاملہ میں بے شک بہت سخت ہو یہ ابھی بچہ ہے اور کمزور ہے۔ بھیتے ذرا نرمی کر میرے لال خفا مت ہونا۔ اچھا اچھا سمجھا!

ادھر والد مرحوم علیہ الرحمہ کے پاس دوکان پر جب پہنچا تو انھوں نے بھی کان کے کیڑے جھاڑ دئے۔ ظاہر ہے کہ جب کھلا چیلنج مل رہا ہو کہ اس بچہ کے سلسلے میں باز رہو وہ بڑا احساس ہے تو بھلا کس کی مجال تھی کہ دم مار سکتا چنانچہ باز... رہا اور ایسا کہ اب تک باز ہی ہوں!! یہ وہ دور تھا کہ جوہر شناسی اور مردم شناسی کی ابجد سے بھی واسطہ نہ تھا۔ دعویٰ تو آج بھی نہیں! مگر... مگر کسے خبر تھی کہ ذرا سی پھٹکار پر یہ حساس آنسو بہاتا ہوا بچہ... کل کا خادم القرآن ثابت ہوگا۔

اور ایسا کہ اپنے معاصرین میں بڑے مدارس سے تحصیل و فراغت کے ان گنت دعوے داروں سے ماشاء اللہ دو[2] ہاتھ... آگے... ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

تقریباً تین سال سے مصر تھے کہ آپ بھی کچھ بطور تقریظ میری فلاں کتاب پر ارقام فرمادیں: مگر میں نے کانوں میں جوں نہ رینگنے دی۔ پھر کچھ عرصہ بعد وہی رنگین نغمہ... ثانیاً بھی احقر نے کسی مجذوب کی بڑ سے زیادہ اہمیت نہ دی اور قلب نے یہی فیصلہ صادر کیا کہ اگرچہ کتاب التحفۃ علی روایۃ شعبۃ نادر چیز سہی تب بھی عزیز م سلمہ کو موقع دیا جائے۔ دیکھیں... یہ خوب سے خوب تر کی تلاش میں کس منزل پر جادہ فرما ہوتے ہیں۔

مگر کل مورخہ ۱۹ ذوالقعدہ ؁ کتاب "تجوید المبتدی کامل" مع تقاضہ سابقہ پہنچی تو مطالعہ شروع کیا اور بے اختیار دل سے دعائیں نکلیں ؎

اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

احقر نے محسوس کیا کہ یہ کتاب جس طرح تجوید کے طلبۂ و اساتذہ کے لئے مفید ہے اسی طرح عام طلبہ کے لئے بھی اس میں بہت کچھ موجود ہے۔ جی چاہتا تھا کہ اس پر تبصرہ سپرد قلم کروں مگر طوالت کا خوف دامن گیر ہے اس لئے قلم برداشتہ یہ حقیر نذریہ پیش کرنے پر مجبور ہوں کہ فی الوقت صرف مؤلف سلمہ کے تعارف پر قناعت کی جائے کہ موصوف کے تمام کتابچے اس سے یکسر کورے ہیں... تو لیجئے... قبول کیجئے... میری طرف سے...

گلِ صحرہ قاری محمد اسمٰعیل صادق بن حاجی محمد ابراہیم صاحب خورجوی ایک انتہائی شریف گھرانے کے اکلوتے چشم و چراغ ہیں مولد خورجہ ضلع بلند شہر یوپی کا مشہور قصبہ ہے جو کسی دور میں علماء و صلحاء کی آماجگاہ

---

[1] یعنی مؤلف کی والدہ ماجدہ علیہا الرحمۃ ۱۲ منہ [2] یعنی کتب خانہ رحیمی اوجین ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رہ چکا ہے۔ موصوف سلمہ کی تاریخ ولادت ۱۰ محرم الحرام ۱۳۷۴ھ پنجشنبہ ہے قاعدہ بغدادی کی بسم اللہ مدرسہ قاسم العلوم خورجہ میں اور ناظرہ قرآن کریم، ابتدائی دینیات اور پرائمری کی تعلیم مدرسہ خازن العلوم خورجہ میں ہوئی۔ حفظ و تجوید کی سعادت مدرسہ عربیہ فیض خالق خورجہ میں جناب قاری احمد سعید صاحب خورجوی سے حصہ میں آئی اور تعلیم ابتداہی سے معیاری ہوئی صرف ونحو اور عربی کی ابتدائی کتابیں مولوی اکبر علی صاحب مظاہری سے اور متوسطات مفتی محمد واصف صاحب عثمانی سے پڑھیں قرات کے لہجوں کی مشق مجود کبیر جناب قاری نیاز احمد صاحب علی گڑھی سے اور علم تجوید و قرات اور علم وقف و رسم قرآن کی تعلیم و تکمیل استاذ جلیل جناب قاری محب الدین صاحب الہ آبادی سے کی اور خصوصی سندیں حاصل کیں۔ اللہ نے حسن ادا و نطق، خوش آوازی، سانس کی طوالت اور پرکشش لہجوں کی دولت سے بھی خوب نوازا ہے اور اس بارے میں مشہور اکابر قرار سے داد تحسین حاصل کر چکے ہیں۔ جن میں چند اسمار گرامی یہ ہیں۔

① حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب علیہ الرحمہ صدر مہتمم جامعہ دار العلوم دیوبند۔ ② استاذ العلماء حضرت مولانا اسعد اللہ خان صاحب ناظم اعلیٰ جامعہ مظاہر علوم سہارنپور ③ مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی ناظم جامعہ ندوۃ العلماء لکھنو ④ شیخ القراء حضرت قاری فتح محمد صاحب پانی پتی ثم المدنی سابق صدر شعبۂ قرآن دار العلوم نانک واڑہ کراچی ⑤ استاذ القراء حضرت قاری محمد عباس صاحب بخاری ناظم مدرسہ تجوید القرآن مدینہ طیبہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیماً ⑥ شیخ القراء حضرت مولانا قاری محمد کامل صاحب صدر شعبۂ تجوید و قرات مدرسہ قاسمیہ شاہی مراد آباد ⑦ استاذ القراء جناب قاری محمد عبد الباری صاحب صدر مدرس مدرسہ تجوید القرآن محلہ قاضی سہارنپور ⑧ استاذ القراء جناب قاری معین الدین صاحب شیخ التجوید سُنّی دار العلوم بمبئی ⑨ حضرت مولانا قاری محمد نقی صاحب امینی ناظم شعبۂ دینیات مسلم یونیورسٹی علی گڑھ۔ ⑩ حضرت مولانا مولوی مسعود شمیم صاحب ناظم مدرسہ عالیہ صولتیہ مکہ معظمہ (زادہا اللہ شرفاً و تکریماً)۔

عزیزی مولف سلمہ نے قرات کے بہت سے جلسوں، شبینوں، کانفرنسوں اور مقابلوں میں بھی شرکت کی اور ہر جگہ اللہ نے اعزاز بخشا، قرات کے کئی مقابلوں میں جج کے فرائض بھی انجام دئے۔ تقریباً دس سال مدرسہ عربی "خازن العلوم" خورجہ میں شعبۂ قرآن کے صدر اور نگراں رہے اور یکم رمضان المبارک ۱۴۰۲ھ سے مکہ معظمہ میں تدریسی خدمات میں مصروف ہیں۔ ساتھ ہی حضرات علماء حرم محترم سے استفادہ بھی کر رہے ہیں۔ تَقَبَّلَ اللّٰہُ سَعْیَہٗ۔ آمین

تلامذہ و مستفیدین کی کثیر تعداد ہے جن میں بعض خدمتِ قرآنی میں مشغول ہیں مثلاً ● قاری شیر محمد صاحب مدرس مدرسہ خازن العلوم خورجہ ● قاری ربیع الحسین مرشد آبادی استاذ تجوید مدرسہ مذکور ● قاری عشرہ عبد الواحد علی گونڈوی استاذ تجوید مدرسہ قاسم العلوم خورجہ ● قاری عبد الحکیم بنگلہ دیشی فاضل قراءات سبعہ ● قاری مولوی انوار الحق رضوی جیلپوری ● قاری غیاث الدین احمد بلند شہری۔ ● قاری شکور عالم مراد آبادی ● قاری محمد عابد مراد آبادی ● قاری بلال احمد گڑگانوی ● قاری عبد السلام اُناوی اعمیٰ ۔۔۔۔

ماشاء اللہ تحریری افادہ کا بھی خاصا ذوق ہے جس کے نتیجہ میں عامۃ الناس کے لئے بھی ان کے قلم سے کئی مضامین نکلے جس سے عوام کو بڑا فائدہ پہونچا۔۔۔ بہرحال مصلحین متقین کی جہد فی سبیل الحق کی حقیقی وجہ یہی تو رہی ہے کہ افرادِ امت کسی بھی صغیرہ و کبیرہ کے ارتکاب سے محفوظ رہ کر عتابِ باری جل مجدہ سے مامون اور اس کی رحمتِ بے پایاں کے دامن میں پناہ لے لیں اور اسی عظیم الشان سعادت میں مؤلف سلمہ کا قلم بھی شریک ہو کر دلی دعاؤں اور مبارکباد کا مستحق ہو رہا ہے۔ ؎

احب الصالحین ولست منهم ÷ لعل الله يرزقني صلاحًا

عبد الرحیم الاوجینی بن حافظ محمد شفیع غفر لہ و لوالدیہ و لمشائخہ

فاضل دار الافتاء دار العلوم دیوبند ۲۰ ۱۴۰۲ھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حسبی اللہ

دستور العمل تدریس کتاب ہٰذا

(۱) سیدنا رسول اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ارشاد ہے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ یعنی اعمال نیتوں سے (بنتے اور بگڑتے) ہیں۔ لہٰذا طلباء عزیز کو تاکید فرمائیں کہ وہ اپنی ساری تعلیم ومحنت میں اللہ تعالیٰ کی رضا مقصود رکھیں۔

(۲) کتاب ہٰذا کو رسالہ "قواعد المبتدی" کے بعد شروع فرمایا جاوے اور خوب سمجھا کر پڑھایا جائے ممکن ہو تو بالترتیب لکھوایا بھی جاوے۔

نوٹ: بہتر تو یہ ہے کہ مقدمہ اور خاتمہ بھی استاذ پڑھائیں لیکن اگر فرصت کم ہو اور طلباء عزیز ذی استعداد ہوں تو وہ خود بھی یاد کر سکتے ہیں مگر سبق کا تعین اور نگرانی بہرصورت ضروری ہے۔

(۳) مقدمہ کتاب میں مضمون نمبر ۲/۱۵/۱۶/۱۸/۱۹/۲۱/۲۲/۲۳ کو ذہن نشیں کرادیا جائے۔

(۴) اصطلاحاتِ علم تجوید اور سبق نمبر ۱/۳/۱۲/۲۳/۶۲ کو نیز ہر خلاصہ کو زبانی یاد کرایا جائے۔

(۵) جب تک ایک سبق خوب روانی کے ساتھ یاد اور ذہن نشیں نہ ہو دوسرا نہ پڑھایا جائے۔

(۶) طلبہ کو تاکید بھی فرمائیں اور نگرانی بھی کہ وہ پڑھے ہوئے کو پھیرتے رہیں تاکہ سب یاد رہے۔

(۷) سوالات اور ان کے جوابات کاپی پر لکھوا کر ملاحظہ فرمائیں۔

(۸) کتاب ہٰذا کے اسباق تین حصوں میں منقسم ہیں۔ ہر حصہ پورا ہونے پر کچھ عرصہ کے لئے سبق بند کر کے اسی کو پختہ کروائیں۔

(۹) عربی داں طلباء کرام کو کتاب ہٰذا کا ضمیمہ بھی ضرور پڑھائیں۔

(۱۰) کتاب ہٰذا کی تکمیل کے بعد "وقوف المبتدی" شروع فرمادی جائے کہ علمِ اوقافِ قرآنی کا جاننا بھی قاری کے لئے ضروری ہے۔

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

مشورہ: کتاب "فوائد مکیہ" وغیرہ کے طلباء کرام اس کتاب کو بطور امدادی کتب اپنے مطالعہ میں رکھیں ان شاء اللہ تعالیٰ نہایت معاون ومفید ثابت ہوگی فقط۔

بندہ محمد اسمٰعیل صادق خورجوی مسجد الحرام مکہ معظمہ

ے لیکن اگر طالب علم نے تجوید کی کوئی ابتدائی کتاب پڑھ لی ہے تو پھر رسالہ "قواعد المبتدی" پڑھانا ضروری نہیں ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطبہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الْخَالِقِ الَّذِیْ قَالَ فِیْ کِتَابِہٖ وَرَتِّلْنٰہُ تَرْتِیْلًا۔ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا رَسُوْلِ اللّٰہِ الصَّادِقِ الَّذِیْ قَالَ فِیْ خِطَابِہٖ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُّقْرَأَ الْقُرْاٰنُ کَمَا اُنْزِلَ، وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّاھِرِیْنَ وَاَصْحَابِہِ الْمُکَرَّمِیْنَ وَاَئِمَّۃِ دِیْنِہٖ اَجْمَعِیْنَ: اَلَّذِیْنَ اَدَّوْا اِلَیْنَا الْقُرْاٰنَ الْمَجِیْدَ کَمَا سَمِعُوْہُ مِنْ صَاحِبِ الْفُرْقَانِ الْحَمِیْدِ: صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

اَمَّا بَعْدُ: ابو سالم محمد اسماعیل صادق بن شیخ محمد ابراہیم خورجوی مقیم مکہ معظمہ زادھا اللّٰہ تعالٰی شرفاً وتعظیماً عرض کرتا ہے کہ بفضل اللہ تعالیٰ وکرمہ "علم تجوید" پر حضرات علماء کرام وقراء عظام نے بزبان اردو بھی بہت سی مختصر اور متوسط ومفصل کتابیں تحریر فرمائی ہیں جن میں سے تقریباً یکصد کتب ورسائل تو مجھ نابکار کے پڑھنے پڑھانے اور مطالعہ میں آچکے ہیں جو حضرات مؤلفین کرام کے مقام علیہ کی آئینہ دار وحصول مقصد کے لئے اپنے اپنے عصر وحلقہ اثر میں مرجع ومدار رہی ہیں اور آج بھی بہت سے مدارس اسلامیہ کے شعبہائے تجوید وقرأت اسی تسبیح نورانی کے آبدار گوہر سے مصنوع ولمع لڑیوں سے مزین اور ان کی ضیاء باریوں سے منور ہیں مثلاً جمال القرآن (۱)۔ تسہیل القواعد (۲) تیسیر التجوید (۳) ضیاء التجوید (۴)۔ ضیاء القراءۃ (۵)۔ تحفۃ المبتدی (۶)۔ خلاصۃ التجوید (۷)۔ معلم التجوید (۸)۔ ہدیۃ الوحید (۹)۔ فوائد مکیہ (۱۰) وغیرہ۔ ؎

کرتا ہے دعا صادق! اے خالق ارض وفلک
یارب رہے ہمیشہ یہ ایسی چمک دمک

مروجہ کتب ورسائل میں اکثر ابتدائی بعض متوسط درجہ کی اور چند کتابیں آخری مرحلہ کی ہیں لہٰذا مزید کسی کتاب کے معرض وجود میں لانے کی کوئی حاجت نہ تھی لیکن چونکہ بہت سے طلباء عزیز بوجہ قلت فرصت یا عدم استعداد نصاب مقررہ کی سب کتابیں پڑھنے سے قاصر رہتے ہیں۔ اور بعض کئی کئی کتابیں بلکہ پورا پورا نصاب عبور کرنے کے باوجود ضروری مسائل تک ضبط نہیں کر پاتے۔ اور رسمی طور پر صرف خانہ پری کے لئے کتابوں کا پڑھنا پڑھانا چنداں مفید نہیں۔ اسی طرح ابتدائی ومختصر رسائل کے متون پر سند فراغت دینا بھی مناسب نہیں اس لئے ضرورت محسوس ہوئی کہ ایک کتاب مبتدی طلباء کے فہم استعداد کو پیش نظر رکھ کر مناسب جدت وتنوع کے ساتھ ایسی لکھی جائے جو سلیس وآسان بھی ہو اور ضروریات ذیل کی جامع بھی ہو۔

(۱) علم تجوید اور اس کے ضمنی مسائل ومتعلقات
(۲) روایت حفص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے تمام جزئیات
(۳) روایۃ الحفص رح کے ہر دو طریق (شاطبیؒ وجزریؒ) کے اختلافات
(۴) کلام اللہ شریف کی قراءۃ کے ساتوں ملحقات (۵) بعض مسائل ضروریہ ومہمہ کے خلاصجات
(۶) دیگر ضروری ومفید معلومات (۷) طلباء عزیز کے لئے ضروری اور مفید نصائح وہدایات

؎ خلاصۃ البیان فی تجوید القرآن صد۳ للعلامۃ الحضرۃ القاری ضیاء الدین الہ آبادیؒ ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاکہ اس کتاب کے پڑھ لینے سے دیگر کتبِ عالیہ کا پڑھنا اور سمجھنا آسان ہوجائے اور جو متعلّمین و متجسّسین اور طالبین صادقین، داخلِ نصاب تمام کتابوں کو بوجہ کسی مجبوری کے نہیں پڑھ سکتے وہ کم از کم اس کتاب کو پڑھ کر اپنی تشنگی بجھا سکیں اور تجوید و روایتِ حفص کی سند حاصل کر سکیں لیکن ذوی الاستعداد و الفراغ طلاب کے لئے صرف اسی کتاب پر اکتفاء اور سندِ فراغت کی عطاء ہرگز مناسب نہیں بلکہ ان کے لئے دوسری کتبِ عالیہ درسیہ کی تحصیل بھی ضروری ہے ؎

چو رسی بکوئے دلبر بسپار جان مضطر
کہ مبادا بارِ دیگر نہ رسی بدیں تمنا

مذکورۃ الصدر ضرورت کا احساس راقم السطور کو تھا ہی لیکن جب رسالہ مختصرہ "قواعد المبتدی"[1] منظرِ عام پر آیا تو بعض احباب اصاغر و حضرات اکابر علی الخصوص مشفقی حضرت مولانا قاری محمد عمر صاحب تھانوی تلمیذ استاذ الکل حضرت مولانا قاری عبداللہ خان صاحب مہاجر مکّی قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ سابق صدر شعبۂ تجوید و قرأت دار العلوم حرم "مدرسہ صولتیہ" مکہ مکرمہ نے بھی اس خادم سے فرمایا کہ "اسی نہج پر ایک کتاب جامع لکھیے" لہٰذا بالغرض امتثالِ حکم و رفعِ ضرورتِ اہم، کعبہ شریف کے حصۂ حطیم میں میزابِ رحمت کے نیچے بیٹھ کر تسمیہ و تحمید و تصلیہ اور چند سطور لکھنے کے بعد کتبِ عشرہ متذکرہ و دیگر تالیفاتِ معتبرہ اور اپنے حضراتِ اساتذہ کرام کے فیوض و افادات کی روشنی و ضوء میں اس کام کو شروع کرتا ہوں۔ اور اس کا نام "تجوید المبتدی[2] کامل" رکھتا ہوں۔

اللہ جل شانہٗ و عم نوالہٗ اپنے فضل و کرم سے اس کو قبول فرما کر طالبینِ تجوید و قرأت کے حق میں نافع فرمادے اور مجھ فقیر پُر تقصیر، میرے تمام اساتذۂ کرام اور والدین و اجداد عظام نیز اس کتاب کے حضرات معلّمین و متعلّمین کے لئے اپنی رضاء و قرب کا ذریعہ بنا دے آمین ؎

یَا سَامِعَ الدُّعَاءِ تَقَبَّلْ دُعَاءَنَا
سَأَلْتُكَ الْخَيْرَ يَا ذَا الْمَنِّ وَالْكَرَمِ

التماس مؤلف کا مقصود طلباءِ عزیز کو مسائلِ علمِ تجوید سہل طریق پر سمجھانا اور ضبط کرانا ہے لہٰذا گول دائروں کی جدت حضرات اہلِ علم و اساتذۂ فن کو بارِ خاطر نہ ہونی چاہیے۔

وَالْعُذْرُ عِنْدَ كِرَامِ النَّاسِ مَقْبُوْلٌ

---

[1] یہ رسالہ (قواعد المبتدی) علم تجوید کا نہایت آسان و مفید اور مختصر رسالہ ہے جس میں مخارج اور بالکل ابتدائی قواعد ایک خاص طریقہ پر لکھے گئے ہیں تاکہ طلباء ان کو بسہولت زبانی یاد کر سکیں چنانچہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ رسالہ ہٰذا کی افادیت امید سے زیادہ ظاہر ہوئی کہ اس کو علاوہ بچوں اور مبتدیوں کے بعض عمر رسیدہ لوگوں نے بھی بآسانی حرف بحرف زبانی یاد کر لیا۔ فَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَالشُّکْرُ لَہٗ

[2] استاذ القراء جناب مولانا قاری احمد ضیاء صاحب ازہری (صاحبزادہ محترم استاذی و سندی حضرت قاری محب الدین احمد صاحب الہ آبادیؒ) نے اس کا نام "فیوضِ مکیّۃ" تجویز فرمایا ١٢ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مُقدّمہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے پاک بندوں یعنی حضرات انبیار کرام عَلَیْهِمُ الصَّلٰوۃُ وَالتَّسْلِیْم پر انسانوں کی تعلیم وتربیت اور دنیا و آخرت کی کامیابی کے لئے بہت سی چھوٹی بڑی کتابیں نازل فرمائیں جن میں سے چار کتابیں بڑی اور بہت مشہور ہیں۔

(۱) **تورات**:۔ جو سیدنا حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی چنانچہ سورۂ مائدہ میں ارشادِ ربّانی ہے۔ اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِیْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ یعنی بے شک ہم نے توریت نازل کی جس میں ہدایت اور نور ہے۔

(۲) **زبور**:۔ جو سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام کو عطا کی گئی چنانچہ سورۂ نساء میں ہے وَاٰتَیْنَا دَاوٗدَ زَبُوْرًا یعنی ہم نے داؤدؑ کو زبور دی۔

(۳) **انجیل**:۔ جو سیدنا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو عطا فرمائی گئی چنانچہ سورۂ حدید میں ہے وَقَفَّیْنَا بِعِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ وَاٰتَیْنٰهُ الْاِنْجِیْلَ یعنی ہم نے عیسیٰؑ ابن مریم کو بھیجا: اور اُن کو انجیل دی۔

(۴) **قرآن پاک**:۔ جو سَیِّدُ الْاَنْبِیَا حضرت محمد مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر ضرورتوں کے لحاظ سے تھوڑا تھوڑا نازل ہوا چنانچہ سورۂ دھر میں ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَیْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِیْلًا یعنی بے شک ہم نے آپ پر قرآن تھوڑا تھوڑا اُتارا ہے۔

(۲) قرآن پاک کا نام اور وجہ تسمیہ

قرآن شریف کے مختلف نام ہیں مثلاً اَلْکِتَاب اَلْقُرْاٰن۔ اَلْفُرْقَان۔ اَلذِّکْر وغیرہ لیکن اُن میں سب سے زیادہ مشہور نام "قرآن" ہے چنانچہ خود حق تعالیٰ شانہ نے اکثر مقامات پر اپنے پاک کلام کو اسی نام سے یاد فرمایا ہے۔

قرآن کے معنیٰ لغت میں "وہ چیز جو پڑھی جائے" جیسا کہ پینے والی چیز کو عربی میں شراب اور لکھی ہوئی چیز کو کتاب کہا جاتا ہےؔ چنانچہ یہ چیز اظہر من الشمس ہے کہ قرآن شریف ساری دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ہے۔ رات دن میں شاید ہی کوئی لمحہ ہو جس میں کہیں نہ کہیں اس پاک کتاب کی تلاوت نہ کی جاتی ہو۔ لہٰذا اس عظیم کتاب کو "قرآن" کے نام سے موسوم کرنا بدرجۂ اتم صحیح ہوا۔

ؔ کذا فی التفسیر الماجدی وغیرہ ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ ایک ایسی حقیقت ہے کہ جس کو قرآنِ کریم کے منکرین نے بھی تسلیم کیا ہے چنانچہ "اُوْرپرنسٹن یونیورسٹی امریکہ" کے سابق پروفیسر "ہٹی" کا بیان ہے کہ قرآن عہدِ آخریں کی کتابوں میں سب سے کم سن ہے لیکن دنیا میں جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں ان میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی یہی کتاب[ہ] ہے

افضلیت ③ قرآنِ پاک

تمام آسمانی کتابوں میں قرآن مجید سب سے افضل ہے اور اس کو بہت سی خصوصیتیں ایسی حاصل ہیں جو کسی اور کتاب کو حاصل نہیں جن میں سے چار یہ ہیں۔

① ہر آسمانی کتاب ایک ہی بار اور اکٹھی نازل ہوئی جبکہ قرآن مجید دو مرتبہ اور سیدنا حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر تھوڑا تھوڑا نازل ہوا۔

② قرآن مجید کی عبارت مُعجِز یعنی ایسی اعلیٰ درجہ کی اور لوگوں کو عاجز کر دینے والی ہے کہ اس کی چھوٹی سے چھوٹی سورۃ کے مثل بھی کوئی شخص یا کوئی جماعت مل کر نہیں بنا سکتی اور نہ بنا سکی ہے۔

③ پچھلی کتابیں صرف انبیاء کرام ہی کو حفظ یاد ہوتی تھیں لیکن قرآن کا معجزہ ہے کہ سیدنا حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ سے لے کر آج تک ہر زمانے میں لاکھوں مسلمان مرد، عورت بوڑھے، جوان، بچے اس کے حافظ رہے اور یہ سلسلہ اِن شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک رہے گا۔

④ قرآن مجید کی حفاظت کا وعدہ خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے چنانچہ سورۂ حجر میں ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهُ لَحٰفِظُوْنَ ٥ یعنی بے شک ہم نے ہی قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے نگہبان ہیں جبکہ دوسری کتابوں کی حفاظت اس وقت کے انبیاء کرام اور حضرات علماء کے ذمہ تھی لہٰذا جب تک وہ حضرات دنیا میں موجود رہے وہ کتابیں بھی صحیح رہیں لیکن جب وہ حضرات دنیا سے تشریف لے گئے وہ کتابیں بھی ضائع ہو گئیں۔ اور جو تین کتابیں یعنی تورات۔ زبور اور انجیل باقی ہیں وہ اصلی کتابیں نہیں ہیں بلکہ لوگوں نے اُن میں بہت تحریف کر ڈالی ہے لیکن قرآن مجید کا ایک ایک لفظ بعینہٖ اپنے نزول کے موافق محفوظ ہے۔ اور قیامت تک محفوظ رہے گا اگرچہ ساری دنیا اس کے بدلنے پر جمع ہو جائے۔

تاریخ نزولِ ④ قرآنِ پاک

قرآن شریف سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے پاس سے لوحِ محفوظ میں آیا۔ اور لوحِ محفوظ سے دو بار نازل

ہ تاریخ اہلِ عرب صفحہ ۱۲۶ مطبوعہ ۱۹۳۷ء۔ اور انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا طبع یازدہم کی شہادت ہے کہ قرآن THE MOST WIDELY-READ BOOK IN THE WORLD وہ کتاب ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ پڑھی جاتی ہے۔ (تفسیر ماجدی ص ۱۲) ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوا۔ ایک مرتبہ پورے کا پورا بیت المعمور میں (جو کعبہ شریف کی سیدھ میں ساتویں آسمان پر فرشتوں کا عبادت خانہ ہے) نازل ہوا۔ اور دوسری مرتبہ حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعہ سے سیدنا حضور اطہر صلی اللہ علیہ وسلم پر ضرورتوں کے لحاظ سے تھوڑا تھوڑا تیئیس ۲۳ سال کے عرصہ میں نازل ہوا جس کی ابتداء ماہ رمضان المبارک سنہ چھ سو دس ۶۱۰ عیسوی میں ہوئی اور انتہا ماہ صفر سنہ گیارہ ۱۱ ہجری میں ہوئی۔

تدریجی نزولِ قرآن پاک ⑤

قرآن حکیم کے تدریجی نزول کی ابتداء اس طرح ہوئی کہ یہاں مکہ معظمہ میں ایک پہاڑ ہے جس کا نام حرا ہے اس میں ایک غار ہے۔ سیدنا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم اس میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے اور کئی کئی راتیں اس میں گزارتے۔ چنانچہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسی غار میں تھے کہ اچانک حضرت جبریل علیہ السلام آئے اور آپ سے فرمایا "اِقْرَأْ" یعنی پڑھئے۔ سیدنا حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "مَا اَنَا بِقَارِئٍ" یعنی میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ اسی طرح تین ۳ مرتبہ فرمایا اس کے بعد جبریل علیہ السلام نے سورۂ علق کی ابتدائی پانچ آیتیں اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ سے عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ تک پڑھیں اور اُن سے سُن کر حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی پڑھیں۔ اس کے بعد تین ۳ سال تک توقف رہا۔ پھر تین ۳ سال کے بعد اچانک جبریل علیہ السلام سامنے آئے اور سورۂ مدثر کی ابتدائی آیات آپ کو سنائیں۔ اس کے بعد وحی کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ جو تقریباً بیس ۲۰ سال جاری رہا۔

کیفیت نزولِ قرآن پاک ⑥

سیدنا رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر وحی مختلف طریقوں سے نازل ہوتی تھی جس میں سے ایک طریقہ یہ تھا کہ حضرت جبریل علیہ السلام انسانی شکل میں آکر اللہ تعالیٰ کا کلام آپ کو سنا دیتے۔ کبھی ایک آیت کبھی دو چار آیتیں کبھی ایک سورۃ اور کبھی آیت کا کوئی حصہ۔ اور وہ نازل شدہ حصہ رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فوراً حرف بہ حرف یاد اور آپ کے سینۂ مبارک میں محفوظ ہو جاتا۔ اور آپ کسی کو بُلا کر اس کو لکھوا دیتے۔

عہد نبوی میں کتابتِ قرآن پاک ⑦

سیدنا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے وحی کی کتابت کے لئے بہت سے صحابۂ کرام کو مقرر فرما رکھا تھا۔ جن میں ایک حضرت زید بن ثابت انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں

مہ کذا فی معارف القرآن المجلد الثامن ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چنانچہ وہ فرماتے ہیں کہ میں وحی کی کتابت کرتا تھا جب آپؐ پر وحی نازل ہوتی تو آپ کو سخت گرمی لگتی اور آپ کے جسم اطہر پر پسینے کے قطرے موتیوں کی طرح ڈھلکنے لگتے تھے پھر جب آپ سے یہ کیفیت ختم ہوجاتی تو میں کوئی ہڈی یا کسی اور چیز کا ٹکڑا لے کر خدمت میں حاضر ہوتا۔ آپ لکھواتے رہتے اور میں لکھتا جاتا جب میں فارغ ہوتا تو آپ فرماتے "پڑھو" میں پڑھ کر سناتا۔ اگر اس میں کوئی فروگذاشت ہوتی تو آپ اس کی اصلاح فرما دیتے اور پھر اسے لوگوں کے سامنے لے آتے۔ (علوم القرآن)

⑧ ترتیب آیات وسُوَر قرآن پاک

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وحی لکھواتے وقت کاتب وحی کو یہ ہدایت بھی فرماتے کہ اس سورۃ کو فلاں سورۃ کے بعد اور فلاں سورۃ سے پہلے لکھو اور اس آیت یا ان آیتوں کو فلاں سورۃ میں فلاں آیات کے بعد لکھو اس طرح پورا قرآن کریم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے ہی میں لکھا جاچکا تھا اگرچہ وہ کتابی شکل میں مرتب نہیں تھا بلکہ متفرق طور پر مختلف چیزوں پر لکھا ہوا تھا لیکن تسلسل وہی تھا جو آج ہے اور قرآن کریم کی تلاوت بھی اسی ترتیب سے ہوتی تھی اور یہ ترتیب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت جبرئیلؑ نے بتائی ہے۔

⑨ عہد صدیقی وعثمانی میں جمع قرآن پاک

خلیفۂ رسول حضرت ابوبکر صدیق رضؓ کے زمانہ میں ۱۲ھ میں زبردست احتیاط کے ساتھ تمام آیاتِ قرآنی کو ترتیب کے ساتھ کاغذ کے صحیفوں پر جمع کیا گیا لیکن اس میں سورتوں کی ترتیب نہیں تھی بلکہ ہر سورۃ علیحدہ علیحدہ لکھی ہوئی تھی اس طرح یہ اجماعی نسخہ بہت سے صحیفوں پر مشتمل تھا پھر حضرت عثمان غنیؓ کے دورِ خلافت میں نہایت اہتمام سے سورتوں کی ترتیب کے ساتھ آٹھ نسخے قرآن کریم کے تیار کیے گئے جن میں سے دو نسخے مدینہ طیبہ میں رکھے گئے ایک عام مسلمانوں کے لئے مسجد نبوی میں اور ایک امیر المومنین حضرت عثمان غنیؓ نے اپنے لئے مخصوص فرمایا جس میں آپ تلاوت فرماتے تھے اور ایک ایک نسخہ مکہ مکرمہ، شام، یمن، بحرین، بصرہ اور کوفہ بھی روانہ کیا گیا اور ساری امت کا اس پر اتفاق ہوگیا کہ اب ان مصاحفِ عثمانی کے مطابق ہی قرآن لکھا جائے اور پڑھا پڑھایا جائے چنانچہ آج تک اس پر عمل ہے اور ان شاء اللہ رہے گا۔

فائدہ: مصاحفِ عثمانی کی تیاری ۳۰ھ کے قریب ہوئی اور یہ تمام مصاحف کاغذ پر لکھے گئے البتہ ① مصحف امام یعنی حضرت عثمانؓ والا مصحف ہرن کی جھلی پر لکھا گیا تھا۔ یہ مصحف شریف تاشقند میں موجود ہے اسی طرح "مصحف ② مدنی" اور "مصحف ③ کوفی" قسطنطنیہ میں "مصحف ④ شامی" مراکش میں "مصحف ⑤ بصری" اور "مصحف ⑥ یمنی" مصر میں "مصحف ⑦ بحرینی" فرانس میں موجود ہے۔ اور "مصحف ⑧ مکی" بھی موجود تھا مگر افسوس کہ ۱۳۱۰ھ دمشق کی

ـــہ کذا فی اسہل الموارد وافضل الدرر وغیرہما ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جامع مسجد کو آگ لگنے کی وجہ سے یہ مصحف شریف جل گیا۔)

اعراب ونقط قرآن پاک ⑩

واضح ہو کہ مصاحف عثمانیہ میں نقطے اور حرکات نہیں تھے کیونکہ ان حضرات کو اس کی کوئی ضرورت نہ تھی وہ ان کے بغیر بھی بالکل صحیح پڑھتے تھے جیسا کہ آج فارسی اور اردو وغیرہ کے مضامین کو اہلِ علم حضرات بالکل صحیح پڑھتے چلے جاتے ہیں حالانکہ ان میں حرکات نہیں ہوتی ہیں اسلام جب ممالکِ عجمیہ میں پھیلا تو قرنِ ثانی میں یعنی زمانہ صحابہ کے بعد ان کا اضافہ کیا گیا۔ بعض روایتوں کی رو سے یہ اہم کام سب سے پہلے سیدنا حضرت علیؓ کے شاگرد حضرت ابو الاسود دوئلیؒ نے انجام دیا پھر ۷۵ھ میں حجاج ابن یوسف کی فرمائش پر حضرت حسن بصریؒ، یحییٰ بن یعمرؒ اور نصر بن عاصم لیثیؒ نے نقطے اور موجودہ شکل کی حرکات لگائیں۔ اس کے بعد علامہ خلیل بن احمد بصریؒ نے تشدید اور ہمزہ کی علامت (ء) کا اضافہ کیا تاکہ قرآن شریف کے پڑھنے پڑھانے اور ادا و تلاوت میں آسانی ہو جائے۔

عہدِ رسالت میں تعلیم قرآن پاک ⑪

حضراتِ اکابر کی مذکورہ خدماتِ عالیہ سے تلاوت قرآنِ پاک میں بڑی سہولت ہوئی لیکن اعراب وغیرہ کی یہ تحریر قرآنِ پاک کی ادا و نطق پورے طور پر صحیح ہونے کے لئے کافی نہیں بلکہ اس کے لئے کسی مستند استاذ کی ضرورت ہے۔ کیونکہ قرآنِ پاک کے پڑھنے، پڑھانے میں مشافہۃً ادائیگی کو بڑا دخل ہے۔ اسی لئے سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرائض منصبی میں تلاوتِ آیات یعنی قرآن پڑھ کر امت کو سنانا بھی ایک مستقل فرض قرار دیا گیا چنانچہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، صحابہ کرام کو قرآن پاک پڑھ کر سناتے تھے اور یاد کرواتے تھے۔

تعلیم قرآن ⑫ کا پہلا مرکز مسجد نبوی ﷺ

خود صحابہ کرامؓ کو بھی قرآنِ عظیم پڑھنے اور اس کو یاد کرنے کا اس قدر شوق تھا کہ ہر شخص اس بارے میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش میں رہتا تھا جن حضرات کو دن میں فرصت نہیں ملتی وہ رات کو پڑھتے سیکڑوں صحابہ کرامؓ نے اپنے آپ کو اسی بابرکت کام کے لئے وقف کر دیا تھا۔ درس گاہِ رسول ﷺ یعنی مسجد نبوی ﷺ میں قرآنِ عظیم سیکھنے، سکھانے والوں کی آوازوں کا اتنا شور ہونے لگا کہ نبی اعظم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ تاکید فرمانی پڑی کہ اپنی آوازوں کو پست کرو تاکہ کوئی مغالطہ نہ ہو چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہی صحابہ کرامؓ کی ایک بڑی جماعت ایسی تیار ہو گئی تھی کہ جس کو پورا قرآنِ عظیم ازبر حفظ تھا۔ اس جماعت میں حضرات شیخین یعنی حضرت ابوبکر صدیق و حضرت عمر فاروق رضی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ عنہا۔ حضرت طلحہؓ۔ حضرت سعدؓ۔ حضرت معاذؓ۔ حضرت حذیفہؓ۔ حضرت سالمؓ۔ حضرت ابو ہریرہؓ۔ حضرت عمرو بن عاصؓ۔ حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ۔ حضرت عبد اللہ ابن عمرؓ۔ حضرت عبد اللہ ابن عمروؓ حضرت عبد اللہ ابن زبیرؓ۔ حضرت عبد اللہ ابن السائبؓ۔ حضرت انس بن مالکؓ۔ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ حضرت حفصہؓ اور حضرت ام سلمہؓ وغیرہ خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔[۱]

(۱۳) مشہور قراءِ صحابہؓ

سیدنا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بلاواسطہ اور بالواسطہ ہزاروں صحابہ کرام نے پورا قرآن حمید حاصل کیا جن میں بعض حضرات ایسے بھی تھے کہ جن کا خاص مشغلہ قرآن عزیز پڑھانا ہی تھا اور وہ خصوصیت کے ساتھ معلّمِ قرآن شمار کئے جاتے تھے پھر اُن میں چند حضرات ایسے بھی تھے کہ جو قراء کے نام سے مشہور تھے اور ان کی قرائتیں دور دراز ممالک تک پھیلیں اور شائع ہوئیں حتّٰی کہ آج تک ان کا سلسلۂ قراءت جاری ہے۔ اور وہ حضرات یہ ہیں:

(۱) حضرت عثمان غنیؓ (۲) حضرت علی مرتضیٰؓ (۳) حضرت ابی بن کعبؓ (۴) حضرت زید بن ثابتؓ (۵) حضرت عبد اللہ ابن مسعودؓ (۶) حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ (۷) حضرت ابو الدرداءؓ

(۱۴) حضرات قراءِ تابعینؒ

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حضرات تابعین نے قرآن حمید پڑھا اور ہزارہا افراد نے خدمتِ قرآن کو اپنا مشغلہ بنایا۔ اور اللہ تعالیٰ کی اس مقدس امانت کو جو صحابہ نے ان کے سپرد کی تھی نہایت محنت و جانفشانی اور دیانت داری کے ساتھ حضرات تبع تابعین تک پہنچا دیا۔ طبیعت چاہتی ہے کہ اس برگزیدہ جماعت میں سے بھی چند نام ضرور لکھوں۔

(۱) مغیرہ بن ابی شہاب مخزومیؒ (شاگرد حضرت عثمانؓ)
(۲) ابو اسود دؤلیؒ (شاگرد حضرت علیؓ)
(۳) عبد اللہ ابن عیاش بن ابی ربیعہؒ (شاگرد حضرت ابیؓ)
(۴) ابو العالیہ الریاحیؒ (شاگرد حضرت زیدؓ)
(۵) زِرّ ابن حبیشؒ (شاگرد حضرت ابن مسعودؓ)
(۶) حطان بن عبد اللہ رقاشیؒ (شاگرد حضرت ابو موسیٰؓ)
(۷) عبد اللہ بن عامر یحصبیؒ[۲] (شاگرد حضرت ابو درداءؓ)

پھر تابعین کرام سے حضرات تبع تابعین نے قرآن حمید پڑھا۔ اور بے شمار حضرات نے تعلیم قرآن کو اپنا محبوب ترین مشغلہ اور مقصدِ حیات بنایا۔ یہاں تک کہ بذریعۂ اساتذہ و شیوخ سلسلہ بہ سلسلہ یہ عظیم دریہا

[۱] کذا فی علوم القرآن وغیرہ ۱۲ منہ [۲] کذا فی معرفۃ القراء الکبار (للعلامۃ الذھبیؒ) وغیرہ ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نعمت ہم تک پہنچی۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو قدردانی کی توفیق عطا فرمائے اور اس کے فضائل و برکات سے نوازے آمین

فضائلِ قرآن پاک میں چہل حدیث (۱۵)

قرآن شریف چونکہ اللہ ربّ العزت کا کلام اور دینِ اسلام کی اصل ہے۔ اس کی بقاء و حفاظت اور اشاعت پر ہی اسلام اور اس کے احکام کا مدار ہے اس لئے اس کے پڑھنے پڑھانے کے بہت فضائل ہیں۔ یہاں مختصر طور پر رسالہ "فضائل قرآن" وغیرہ سے صرف چالیس حدیثیں نقل کرتا ہوں۔

(۱) خَیْرُکُمْ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَاَقْرَأَہٗ (طبرانی)
(۲) خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَہٗ (بخاری)
یعنی تم میں سے بہترین اشخاص وہ ہیں جو قرآن پڑھتے اور پڑھاتے ہیں (شرح سبعہ)

(۳) تلاوتِ قرآن کا اہتمام کر کہ دنیا میں یہ نور ہے اور آخرت میں ذخیرہ (ابن حبان)

(۴) قرآن شریف والے اللہ (جل شانہ) کے اہل ہیں اور خواص۔ (نسائی)

(۵) میری امت کی بہترین عبادت (نفلی عبادات میں) قرآن کی تلاوت ہے۔ (بیہقی)

(۶) جس نے کلام پاک حاصل کر لیا اس نے علوم نبوت کو اپنی پیشانی میں جمع کر لیا۔ (فضائل قرآن)

(۷) حاملین قرآن (حفّاظ) اللہ کے سائے کے نیچے انبیاء و برگزیدہ لوگوں کے ساتھ ہوں گے (ایضاً)

(۸) قرآن شریف حفظ کیا کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس قلب کو عذاب نہیں فرماتا جس میں قرآن محفوظ ہو (ایضاً)

(۹) جو شخص قرآن شریف پڑھتا ہے اور وہ یاد نہیں ہوتا تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے۔ (طبرانی)

(۱۰) جس شخص کے قلب میں قرآن کا کوئی حصہ محفوظ نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔ (ترمذی)

(۱۱) جس نے کلام اللہ پڑھا اس نے علوم نبوت کو اپنی دونوں پسلیوں کے درمیان لے لیا۔ (حاکم)

(۱۲) جو شخص دس آیتوں کی تلاوت کسی رات میں کرے وہ اس رات غافلین سے شمار نہ ہوگا۔ (ایضاً)

(۱۳) اللہ تعالیٰ قاری کی آواز کی طرف اس شخص سے زیادہ کان لگاتا ہے جو اپنی باندی کا گانا سن رہا ہو۔ (ابن ماجہ)

(۱۴) قرآن حفظ پڑھنا ہزار درجہ ثواب رکھتا ہے اور دیکھ کر پڑھنا دو ہزار تک بڑھ جاتا ہے۔ (بیہقی)

(۱۵) سورہ فاتحہ میں ہر بیماری سے شفاء ہے۔ (ایضاً)

(۱۶) جو شخص سورہ یٰس شروع دن میں پڑھے اس کی تمام دن کی حوائج پوری ہو جائیں۔ (دارمی)

(۱۷) جو شخص ہر رات کو سورہ واقعہ پڑھے اس کو کبھی فاقہ نہیں ہوگا۔ (بیہقی)

(۱۸) قرآن شریف میں ایک سورۃ تیس آیات کی ایسی ہے کہ اپنے پڑھنے والے کی شفاعت کرتی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی مغفرت کرا دے اور وہ سورۃ تَبَارَکَ الَّذِیْ ہے۔ (ابوداؤد)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۹) کلام پاک کا ختم اگر دن کے شروع میں ہو تو تمام دن اور رات کے شروع میں ہو تو تمام رات ملائکہ اس کے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔ (فضائل قرآن)

(۲۰) جو شخص ایک حرف کتاب اللہ کا پڑھے اس کے لئے اس حرف کے عوض ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر دس نیکی کے برابر ملتا ہے۔ (ترمذی)

(۲۱) جو شخص ایک آیت کلام اللہ کی سنے اس کے لئے دو چند نیکی لکھی جاتی ہے اور جو تلاوت کرے اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔ (احمد)

(۲۲) قرآن کا ماہر (یعنی وہ شخص جس کو یاد بھی خوب اور پڑھتا بھی خوب ہو) ان ملائکہ کے ساتھ ہے جو میر منشی ہیں اور نیک کار ہیں الخ (بخاری)

(۲۳) جو شخص قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جاوے گا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی۔ (ابوداؤد)

(۲۴) حق تعالیٰ شانہ اتنا کسی کی طرف توجہ نہیں فرماتا جتنا کہ اس نبی کی آواز کو توجہ سے سنتا ہے جو کلام الٰہی خوش الحانی سے پڑھتا ہو۔ (بخاری)

(۲۵) اللہ تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہے کہ جس شخص کو قرآن شریف کی مشغولی کی وجہ سے ذکر کرنے اور دعائیں مانگنے کی فرصت نہیں ملتی، میں اس کو سب دعائیں مانگنے والوں سے زیادہ عطا کرتا ہوں (ترمذی)

(۲۶) جو شخص قرآن شریف پڑھے اور اس پر عمل کرے اس کو ایک تاج پہنایا جائے گا جو نور سے بنا ہوگا اور اس کے والدین کو ایسے دو جوڑے پہنائے جاویں گے کہ تمام دنیا اُن کا مقابلہ نہیں کرسکتی (حاکم)

(۲۷) تم لوگ اللہ جل شانہ کی طرف رجوع اور اس کے یہاں تقرب اس چیز سے بڑھ کر کسی اور چیز سے حاصل نہیں کرسکتے جو خود حق سبحانہ سے نکلی ہے یعنی کلام پاک (ترمذی)

(۲۸) کلام اللہ کا آواز سے پڑھنے والا علانیہ صدقہ کرنے والے کے مشابہ ہے اور آہستہ پڑھنے والا خفیہ صدقہ کرنے والے کے مانند ہے۔ (ایضًا)

(۲۹) ہر چیز کے لئے کوئی شرافت و افتخار ہوا کرتا ہے جس سے وہ تفاخر کیا کرتا ہے۔ میری اُمت کی رونق اور افتخار قرآن شریف ہے۔ (فضائل قرآن)

(۳۰) جن گھروں میں کلام پاک کی تلاوت کی جاتی ہے وہ مکانات آسمان والوں کے لئے ایسے چمکتے ہیں جیسا کہ زمین والوں کے لئے آسمان پر ستارے۔ (ترغیب)

(۳۱) قرآن (کثرت سے) پڑھا کرو اس لئے کہ قیامت کے دن یہ اپنے پڑھنے والوں کے لئے سفارشی بن کر آئے گا۔ (مسلم)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یعنی قرآن اپنے قاری اور عامل کی مغفرت کا اللہ سے سوال کرے گا جسے اللہ قبول فرمائے گا۔ (دیلمی الطالبین)

(۳۲) دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے جیسا کہ لوہے کو پانی لگنے سے زنگ لگتا ہے۔ پوچھا گیا کہ حضور اُن کی صفائی کی کیا صورت ہے۔ آپ نے فرمایا موت کو اکثر یاد کرنا اور قرآن پاک کی تلاوت کرنا۔ (بیہقی)

(۳۳) اے ابوذر اگر تو صبح کو جا کر ایک آیت کلام اللہ شریف کی سیکھ لے تو نوافل کی سو رکعات سے افضل ہے اور اگر ایک باب علم کا سیکھ لے، خواہ اس وقت وہ معمول بہ ہو یا نہ ہو تو ہزار رکعات نفل پڑھنے سے بہتر ہے۔ (ابن ماجہ)

(۳۴) حسد (یعنی رشک کرنا) دو شخصوں کے سوا کسی پر جائز نہیں۔ ایک وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف کی تلاوت عطا فرمائی اور وہ دن رات اس میں مشغول رہتا ہے۔ دوسرے وہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال کی کثرت عطا فرمائی اور وہ دن رات اس کو (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتا ہے (بخاری)

(۳۵) کوئی قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں مجتمع ہو کر تلاوتِ قرآنِ پاک اور اس کا دور نہیں کرتی مگر ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے۔ اور رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے۔ ملائکہ رحمت ان کو گھیر لیتے ہیں اور حق تعالیٰ شانہ ان کا ذکر ملائکہ کی مجلس میں فرماتا ہے۔ (مسلم)

(۳۶) قرآن پاک ایسا شفیع ہے جس کی شفاعت قبول کی گئی ہے اور ایسا جھگڑالو ہے کہ جس کا جھگڑا تسلیم کر لیا گیا ہے جو شخص اس کو اپنے آگے رکھے اس کو یہ جنت کی طرف کھینچتا ہے اور جو اس کو پس پشت ڈال دے اس کو جہنم میں گرا دیتا ہے۔ (ابن حبان)

(۳۷) روزہ اور قرآن شریف دونوں بندہ کے لئے شفاعت کرتے ہیں۔ روزہ عرض کرتا ہے کہ یا اللہ میں نے اس کو دن میں کھانے پینے سے روکے رکھا میری شفاعت قبول کیجئے اور قرآن شریف کہتا ہے کہ یا اللہ میں نے رات کو اس کو سونے سے روکا۔ میری شفاعت قبول کیجئے پس دونوں کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔ (طبرانی)

(۳۸) جس شخص نے قرآن پڑھا پھر اس کو حفظ یاد کیا اور اس کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام۔ حق تعالیٰ شانہ اس کو جنت میں داخل فرما دے گا اور اس کے گھرانے میں سے ایسے دس آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول فرما دے گا جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہو (ابن ماجہ)

(۳۹) جو شخص اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن شریف سکھلا دے اس کے سب اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو شخص حفظ کرائے اس کو قیامت میں چودھویں رات کے چاند کے مشابہ اٹھایا جائے گا اور اس کے بیٹے سے کہا جاوے گا کہ پڑھنا شروع کر جب بیٹا ایک آیت پڑھے گا باپ کا ایک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درجہ بلند کیا جاوے گا حتّٰی کہ اسی طرح تمام قرآن شریف پورا ہو۔ (جمع الفوائد)

(۴۰) صاحب قرآن سے (قیامت کے دن) کہا جاوے گا کہ قرآن پڑھتا جا اور بہشت کے درجوں پر چڑھتا جا اور ترتیل کے ساتھ پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ترتیل سے پڑھا کرتا تھا۔ بس تیرا مرتبہ وہی ہے جہاں آخری آیت پر پہنچے۔ (ترمذی)

گویا قرآن شریف کے قاری کو یہ فضیلت عطا فرمائی گئی کہ وہ قیامت کے روز بھی نیکیاں کما سکتا ہے جبکہ ثواب اور نیکی حاصل کرنے کا ہر ذریعہ آدمی کے مرنے کے بعد ختم ہو جاتا ہے (تیسیر الطبع)

سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ

ترتیل (۱۶) قرآنی کے معنیٰ

"ترتیل" کے معنیٰ قرآن شریف کو خوب اطمینان سے ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا۔ ترتیل سے قراۃ کرنا مستحب ہے اگرچہ معنی نہ جانتا ہو۔[۱]

اور مشہور مفسر علامہ بیضاویؒ نے ترتیل کے معنیٰ "تجوید" بیان کئے ہیں چنانچہ سورۃ المزمل میں جو اللہ تعالیٰ کا ارشاد "وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا" ہے کہ پڑھو قرآن کو ترتیل کے ساتھ انھوں نے اس کی تفسیر میں فرمایا "اَیْ جَوِّدْہُ تَجْوِیْدًا" یعنی پڑھو قرآن کو تجوید کے ساتھ۔ اور تجوید کے معنیٰ وغیرہ ان شاء اللہ تعالیٰ آگے آئیں گے۔

ترتیل (۱۷) کے حکم کا زمانہ

مذکورہ آیۃ شریفہ سورۂ مزمّل کے پہلے رکوع میں ہے جس کے بارے میں حضراتِ مفسرین کرامؒ کا اتفاق ہے کہ یہ مکی ہے یعنی سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی کے دور میں اس کا نزول ہوا۔ اور اس رکوع کے مضامین سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ نازل ہوا بھی ابتدائی زمانہ میں ہے۔ اور علامہ بیضاویؒ کی تفسیر سے معلوم ہوا کہ ترتیل نام ہے قرآن پاک کو تجوید کے ساتھ پڑھنے کا جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اللہ رب العزۃ کو نزولِ قرآن کے ابتدائی دور ہی سے یہ بات مطلوب ہے کہ قرآن شریف کی تلاوت ترتیل یعنی تجوید کے ساتھ کی جائے اور اس کو ترتیل و تجوید ہی کے ساتھ پڑھا پڑھایا جائے۔

تلاوتِ (۱۸) قرآن کے معنیٰ

لغت میں تلاوت کے معنیٰ اتباع اور پیروی کرنے کے ہیں چنانچہ قرآن و حدیث کی اصطلاح میں کلام اللہ شریف کے پڑھنے کو تلاوت اسی لئے کہا جاتا ہے کہ تالی یعنی تلاوت کرنے والے کے لئے اس بات کا اتباع کرنا لازم ہے کہ وہ کلام اللہ کو اسی طرح پڑھے جس طرح وہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے اترا ہے اپنی طرف سے کسی حرف یا زبر۔ زیر۔ پیش وغیرہ میں تبدیلی یا کمی بیشی کی قطعی اجازت نہیں[۲]۔ اور یہ اسی وقت ممکن ہے کہ جبکہ

---

[۱] کذا فی فضائل القرآن ۱۲ منہ [۲] کذا فی معارف القرآن جلد اول ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن شریف کی قرأۃ "تجوید" کے ساتھ کی جائے۔

(۱۹) قرأت قرآن کے معنیٰ

قرأۃ کے معنیٰ لغت میں "پڑھنا" چاہے قرآن ہو یا غیر قرآن اور اصطلاحی معنیٰ یہ ہیں کہ کسی روایت کے تحت قرآن شریف کو تجوید کے ساتھ پڑھنا[1] پس اگر بغیر کسی روایت کی پابندی کے قرأۃ کی گئی تو وہ قرأۃ قراء کے نزدیک معتبر نہیں ہوگی۔ کیونکہ جس طرح قرآن کی صحت کے لئے تجوید ضروری ہے اسی طرح قرأۃ کی صحت کے لئے کسی نہ کسی روایت کی پابندی ضروری ہے اور عرفِ خاص میں "قرأت" ایک مستقل علم اور فن ہے جس کا بیان ان شاء اللہ انہتروان سبق میں آئے گا۔

(۲۰) تجوید قرآنی کی اہمیت

قرآن کو تجوید کے ساتھ پڑھنا واجب ہے، اور اس کے خلاف پڑھنا خطا اور گناہ ہے۔ کیونکہ قرآن پاک تجوید ہی کے ساتھ نازل ہوا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کو تجوید کے ساتھ پڑھنے کا حکم فرمایا ہے اور چونکہ تجوید کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا حکم بتانے والے اور تجوید کے ساتھ کلام پاک پڑھانے والے ہر زمانے موجود رہے ہیں۔ اس لئے نہ تو دنیا میں یہ حیلہ بہانہ چل سکتا ہے کہ مجھ کو تجوید کا ضروری ہونا معلوم نہیں یا تجوید کا سکھانے والا کوئی نہیں اور نہ آخرت میں اللہ سبحانہٗ وتقدس کی بارگاہِ عالی میں کوئی عذر چلے گا۔ جیسا کہ دنیا میں کوئی شخص حکومت کے قانون کے خلاف کر کے حاکم کے سامنے یہ عذر نہیں کر سکتا کہ مجھ کو معلوم نہیں تھا کہ قانون کے خلاف کرنے میں کوئی جرم ہے اور اگر کوئی یہ عذر کرے تو وہ قبول نہ ہوگا۔ بلکہ وہ شخص جاہل اور بے وقوف بن کر سزا پاوے گا۔[2] کیونکہ قانون سے ناواقفیت کا عذر کسی بھی حکومت میں معتبر نہیں۔ لہٰذا ضروری ہے کہ جو شخص قرآنِ پاک صحیح پڑھنا نہیں جانتا وہ کسی معتبر قاری سے تجوید حاصل کرلے۔

(۲۱) قاری قرآن کے معنیٰ

قاری کے معنیٰ لغت میں "پڑھنے والا"، خواہ وہ قرآن پڑھے یا غیر قرآن لیکن اصطلاح میں قاری اس کو کہتے ہیں جس نے کم از کم کسی ایک روایت میں تجوید کے ساتھ پورا قرآن مجید کسی معتبر قاری سے پڑھا ہو اور اس کی سند حاصل کی ہو، کیونکہ قرآن وحدیث ایک علمی وروحانی وراثت ہیں جس میں نسبت کے اتصال کی ضرورت ہے۔ کہ میرے استاذ یہ ہیں۔ استاذ کے استاذ یہ ہیں اور ان کے استاذ یہ ہیں پس اگر یہ سلسلہ سیدنا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم تک مل گیا تو یہ علم معتبر اور وراثتی ہوگا[3]۔ لیکن اگر سند نہیں ہے یا سند منقطع ہے تو ایسا قاری قراء کے نزدیک معتبر نہیں سمجھا جائے گا[4] کیونکہ قرأت کے صحیح ہونے کے لئے سب سے بڑی شرط

---

[1] کذا فی ضیاء الترتیل ۱۲ منہ [2] کذا فی ضیاء القراۃ ۱۲ منہ [3] کذا فی تیسیر الطبع ۱۲ منہ [4] کذا فی ضیاء الترتیل ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ ہے کہ وہ صحیح و متصل سند سے ثابت ہو۔ لہٰذا طلبا رِ تجوید و قراۃ کو چاہیے کہ وہ آدابِ تحصیل علم کے ساتھ اس چیز کا بھی لحاظ رکھیں۔

آداب (۲۲) تحصیل علم

(۱) سب سے پہلے اپنی نیت و ارادہ صحیح کرے کیونکہ حدیث شریف میں ہے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ یعنی اعمال کے صحیح ہونے کا دار و مدار نیتوں پر موقوف ہے اس لئے نیت صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کی ہو اور کوئی دنیاوی غرض عزت، شہرت، دولت وغیرہ کا حاصل کرنا مقصود نہ ہو ورنہ نیکی برباد گناہ لازم کا مصداق ہے ایک حدیث پاک میں آیا ہے کہ "جُبُّ الْحُزْنِ" یعنی غم کے کنویں سے (جو دوزخ کے اندر ہے) پناہ مانگا کرو اصحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ! اس میں کون لوگ رہیں گے؟ سیدنا آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو ــــ اپنے اعمال میں ریاکاری کرتے ہیں[1]

(۲) جو چیزیں علم کی طرف پوری طرح متوجہ ہونے سے روکتی ہوں ان کو دور کرنے کی کوشش کرے۔

(۳) اپنے دل کو برے خیالات و گناہوں کی ظلمتوں اور دنیاوی تعلقات سے پاک رکھے۔

(۴) اپنے اوقات کو غنیمت جان کر علم حاصل کرنے کی خوب سعی کرے لیکن طاقت سے زیادہ محنت نہ کرے۔

(۵) جس قدر قرأت اور مسائل تجوید وغیرہ پڑھ چکا ہو ان کی پوری حفاظت کرے۔

(۶) مسائل کا لکھ لینا بھی مفید ہے لیکن اس پر اعتماد کر کے بے فکر نہ ہو جائے۔

(۷) کسی کو کوئی علمی اور کام کی بات معلوم ہو تو اس سے پوچھنے میں عار نہ کرے۔

(۸) اگر کسی ساتھی وغیرہ کو اللہ تعالیٰ نے کوئی فضیلت عطا کی ہو تو اس سے حسد نہ کرے۔

(۹) استاذ ایسے شخص کو بنائے جو قرأت و ادا، علمی معلومات اور دین داری میں کمال رکھتا ہو۔

(۱۰) استاذ کے آداب و حقوق کا پورا پورا لحاظ رکھے[2]

(۲۳) استاذ کے آداب و حقوق

(۱) اس کے پاس مسواک کر کے پاک اور صاف ستھرے کپڑے پہن کر حاضر خدمت ہو۔

(۲) اس کے ساتھ نہایت ادب و احترام سے پیش آئے اور عظمت و محبت کے ساتھ اس کو دیکھے۔

(۳) درس گاہ میں پہونچنے پر حاضرین کو سلام کر کے استاذ کو بالخصوص سلام کرے بشرطیکہ وہ مشغول نہ ہو۔

(۴) وہ جو بات بتلائے اسے خوب غور سے سنے اور یاد رکھنے کی پوری کوشش کرے۔

(۵) کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو اپنا قصور سمجھے اور آئندہ اس کو سمجھنے کی کوشش کرتا رہے۔

---

[1] کذا فی فضائل الاعمال المجلد الثانی ۱۲ منہ [2] کذا فی العنایات الرحمانیہ شرح الشاطبیہ ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۶) اس کے روبرو نہ ہنسے نہ بغیر ضرورت زیادہ باتیں کرے اور نہ کسی اور طرف متوجہ ہو۔
(۷) اس کی مجلس میں نہایت ادب و تواضع سے بیٹھے اور کسی سے ہاتھ یا آنکھ کے اشارے سے بات نہ کرے
(۸) اس کے سامنے عاجز بن کر رہے اگرچہ وہ نیک بختی، شہرت اور عمر وغیرہ میں اس سے کم ہو۔
(۹) اس کے متعلق اعتقاد رکھے کہ یہ میرے لئے موجودہ تمام اساتذہ سے افضل اور زیادہ نافع ہے۔
(۱۰) وہ اگر موجود نہ ہو تو انتظار کرے اور سبق کا ناغہ نہ کرے البتہ کوئی مجبوری ہو تو مضائقہ نہیں۔
(۱۱) وہ جب کسی کام میں مشغول یا اس کو تکان، غم، نیند وغیرہ کا عذر ہو تو سبق نہ پڑھے۔
(۱۲) اس سے گفتگو کرتے وقت معاندت کے اعتراضات و فضول سوالات کرنے سے پوری احتیاط کرے
(۱۳) اس کی تلخی و تنبیہ کے سبب اس کے پاس جانا نہ چھوڑے اور نہ اس کے کمال سے بد اعتقاد ہو۔
(۱۴) اس کا تابعدار و خدمت گزار رہے اور اگر کبھی وہ ناراض ہو جائے تو فوراً منانے کی کوشش کرے
(۱۵) اس کے سامنے کوئی مخالف قول ذکر نہ کرے مثلاً یہ کہ فلاں شخص آپ کی تحقیق کے خلاف یہ کہتا ہے
(۱۶) اگر کوئی اس کی غیبت کرے تو تردید کر کے اسے روک دے ورنہ وہاں سے اٹھ کر چلا جائے[۱]
(۱۷) اپنی حیثیت کے مطابق تحفہ تحائف اور خط و کتابت سے اس کا دل خوش کرتا رہے۔
(۱۸) حالتِ دوری اور اس کی عدم موجودگی میں بھی اس کے حقوق کا دھیان رکھے۔[۲]
(۱۹) اس کی اولاد وغیرہ کے ساتھ ادب و احترام، حسنِ سلوک کا معاملہ کرتا رہے۔
(۲۰) جو نعمت یعنی قرأتِ قرآنِ پاک اور علمِ تجوید وغیرہ اس سے حاصل کرے اس کی قدر کرے۔
اور اس کو آگے بڑھانے یعنی دوسروں تک پہونچانے کی بھرپور کوشش کرے۔

(۲۲) تعارفِ علمِ تجوید

حضراتِ اکابر علماء کرام و قراء عظام نے قرآنِ پاک کی تعلیم و تدریس کے علاوہ اس کی حفاظت اور سہولت کی غرض سے بہت سے علوم بھی مدون فرمائے جن میں سے ایک "علم تجوید" بھی ہے۔ جو قرآنی علوم میں سب سے مقدم اور افضل ہے کیونکہ اس علمِ شریف کا تعلق کلام اللہ کے حروف سے ہے جو کہ بنیاد ہیں۔ اس مقدس علم کی تدوین و تشکیل کا مقصد حروفِ قرآنی کی صحیح ادا اور تلفظ کی حفاظت اور اس کی تحصیل میں آسانی پیدا کرنا ہے۔ کیونکہ قرآنِ مبین جب تک عربوں میں رہا اس کی ادائیگی میں کوئی نقص نہیں آیا لیکن جب عربوں سے نکل کر عجمیوں میں پہونچا تو اس کی [illegible] غلطیاں شروع ہوئیں جس پر قراءِ کرام اور حضراتِ علمائے اسلام نے اپنے اساتذہ کی قرأت او[illegible] دینی میں نہایت غور و فکر اور محنتِ شاقہ سے قرآنِ مبین کی صحیح ادا و تلفظ کے

---

[۱] کذا فی تعلیم [illegible] منہ [۲] کذا فی فروع الایمان ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قواعد اور طریقے ضبط کر کے کتابوں میں تحریر فرمائے تاکہ عام مسلمان بھی اُن کی پابندی سے قرآن میں صحیح پڑھ سکیں

علمِ تجوید کے حضرات ائمہ ۲۵

مسائل تجوید کی تدوین وتحریر کرنے والے بہت سے حضرات ہیں جن میں سے چار مشہور ائمہ یہ ہیں۔

(۱) امام خلیل بن احمد بصریؒ۔ جو تبع تابعی مشہور ہیں۔
(۲) امام ابوعمرو بن عثمان بصریؒ۔ جو "سیبویہ" کے نام سے مشہور ہیں۔
(۳) امام یحییٰ بن زیاد کوفیؒ۔ جو "فرا" کے نام سے مشہور ہیں۔
(۴) امام محمد بن حسن بصریؒ۔ جو "مبرّد" کے نام سے مشہور ہیں۔

پھر ان چاروں بزرگوں میں اولیت کا شرف حضرت علامہ خلیل بصری فراہیدیؒ[۵] کو حاصل ہے کیونکہ مخارج وصفات وغیرہ سب سے پہلے وضع کرنے والے آپؒ ہی ہیں۔

سِنِ تدوینِ علمِ تجوید ایک سو پچاس ۱۵۰ھ ۲۶

علامہ خلیلؒ کا انتقال ایک قول پر سن ایک سو ستر۱۷۰ ہجری ہیں اور آپ کے شاگرد علامہ سیبویہ کا انتقال ایک سو ستر۱۸۰ ہجری میں ہوا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ تجوید کے مسائل کی تدوین وتحریر کرنے کا آغاز دوسری صدی ہجری کے وسط سے ہوا جس کو یہاں رسالہ "تاریخ علم تجوید" وغیرہ کے اتباع میں تقریبی طور پر ۱۵۰ھ لکھا گیا لیکن ابتدائی دور میں اس کو مستقل اور الگ لکھنے کا رواج نہیں تھا۔ بلکہ اس کو "علم الصرف" کا ایک حصّہ قرار دیتے ہوئے "صرف" کی کتابوں میں ہی ضمنی طور پر لکھ دیا جاتا تھا۔ کیونکہ علم الصرف کی اصل اور جڑ بھی "حرف" ہے اور علم تجوید میں بھی حرف کی ادائیگی سے بحث ہوتی ہے۔ بعد میں تجوید کے حضراتِ علماءِ محققین نے مسائلِ تجوید کو صرفی کتابوں سے الگ اور مزید تشریح واضافہ کر کے مستقل طور پر باضابطہ صورت میں مدوّن فرما دیا۔

علمِ تجوید کی سب سے پہلی کتاب ۲۷

علم تجوید پر مستقل طور پر الگ کتابیں لکھنے کا آغاز چوتھی پانچویں صدی ہجری کے شروع سے ہوا چنانچہ نظم میں تجوید پر سب سے پہلی تصنیف علامہ ابومزاحم خاقانیؒ (متوفی ۳۲۵ھ) کا رسالہ "رائیۃُ الخاقانی" ہے جو صرف اکیاون۵۱ اشعار پر مشتمل ہے اور نثر میں سب سے پہلی تصنیف علامہ ابومحمد مکی اندلسیؒ کی کتاب

---

[۵] قبیلہ ازد کی ایک شاخ فراہید کے نام سے ہوئی جس کے جدِ اعلیٰ کا نام فرہود تھا (منتہی الارب) حضرت علامہ خلیلؒ اسی شاخ کے فرزند ہیں۔ استخراج مسائل نحو وبلاغت اور تحقیق لغاتِ عربیہ میں آپ امام ہیں۔ آپ ہی زبان عرب کی اسالیب وبلاغت اور صرف ونحو اور علم اشتقاق کی بنیاد رکھی علم النحو میں کتاب العین آپ کی مشہور تصنیف ہے جو وسیع معلومات میں بیش بہا خزانہ ہے (کذا فی الجواہر النقیہ) ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"عُمْدَۃُ الرِّعَایَۃ" ہے جو ۱۳۰۲ھ میں لکھی گئی۔ پھر اس کے بعد دوسری بہت سی کتابیں معرضِ تحریر میں آئیں عربی کے علاوہ فارسی اور اردو وغیرہ میں بھی اب تک سیکڑوں کتابیں لکھی جا چکی ہیں فَجَزَیٰ اللہُ تَعَالٰی الْمُؤَلِّفِیْنَ ۔ آمین۔

علمِ تجوید کی اُردو کتب (۲۸)

علمِ تجوید کی بزبانِ اردو جو کتابیں میرے پڑھنے پڑھانے اور مطالعہ میں آئیں اُن میں سے بعض یہ ہیں۔

(۱) مختصر التجوید۔ از حضرت قاری قادر بخش انصاری پانی پتیؒ (مطبوعہ ۱۲۸۵ ہجری) (۲) سراج القاری۔
(۳) زینۃ القاری۔ از حضرت قاری کرامت علی جونپوریؒ (۴) تعلیم التجوید۔ از حضرت قاری کرم الٰہی علیگڈھیؒ
(۵) البیان الجزیل۔ از حضرت قاری مفتی عنایت احمد کاکورویؒ (۶) عذار القرآن۔ حضرت قاری محمد اسمٰعیل پانی پتیؒ
(۷) مفید القاری۔ از حضرت قاری آغا عبد المنانؒ جہانگیر نگری مشہور بشہر ڈھاکہ بنگلہ دیش
(۸) فوائد مکیہ۔ از حضرت قاری عبد الرحمٰن مکیؒ سابق شیخ التجوید والقراءات مدرسہ احیاء العلوم" الٰہ آباد انڈیا
(۹) جمال القرآن۔ از حضرت مولانا قاری محمد اشرف علی تھانویؒ بانی مدرسہ "امداد العلوم" تھانہ بھون
(۱۰) ہدیۃ الوحید۔ از حضرت قاری عبد الوحید خاں الٰہ آبادیؒ سابق شیخ التجوید جامعۂ "دار العلوم" دیوبند
(۱۱) تحفۃ الاخوانؒ۔ از سیدی وشیخی حضرت اقدس مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی مہاجر مدنی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
(۱۲) ضیاء القراءۃ۔ از حضرت قاری ضیاء الدین الٰہ آبادیؒ سابق شیخ التجوید مدرسہ "سبحانیہ" الٰہ آباد
(۱۳) تیسیر التجوید۔ از حضرت قاری عبد الخالق علی گڈھیؒ سابق شیخ التجوید مدرسہ "تجوید القرآن" سہارنپور
(۱۴) نظام التجوید۔ از حضرت قاری عبد المالک علی گڈھیؒ سابق شیخ التجوید دار العلوم الاسلامیہ پرانی انارکلی لاہور
(۱۵) خلاصۃ التجوید۔ از حضرت قاری ریاست علی بحر آبادیؒ سابق شیخ التجوید "دار العلوم" مئوناتھ بھنجن
(۱۶) معین التجوید۔ از حضرت قاری سید رضا حسنؒ سابق استاذ مدرسہ کاشف العلوم نظام الدین دہلی
(۱۷) تسہیل القواعد۔ از حضرت قاری فتح محمد پانی پتی سابق شیخ التجوید "دار العلوم" نانک واڑہ کراچی
(۱۸) معارف التجوید۔ از حضرت قاری حبیب اللہ خاں ٹونکیؒ بانی مدرسہ "تجوید القرآن" ناظم آباد کراچی
(۱۹) معلم التجوید۔ از حضرت قاری محمد شریف امرتسریؒ بانی مدرسہ "دار القراء" لاہور
(۲۰) خلاصۃ التجوید۔ از حضرت قاری اظہار احمد تھانویؒ سابق شیخ التجوید انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد
(۲۱) معرفۃ التجوید } از استاذی وسندی امام الفن حضرت مولانا قاری محب الدین احمد صاحب الٰہ آبادی رحمہ اللہ
(۲۲) تحفۃ المبتدی } سابق شیخ التجوید والقراءات مدرسہ "تجوید الفرقان" محلہ دریائی ٹولہ لکھنؤ۔

ــہ یعنی اس کا حاصل المتن ترجمہ۔ ورنہ اصل کتاب عربی میں ہے اور شیخ حسن الشاعرؒ کی تصنیف ہے ۱۲ ــہ غیر مطبوع ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(٢٣) تفہیم التجوید۔ از حضرت قاری محمد اسمٰعیل امرتسریؒ

(٢٤) مفتاح التجوید۔ از حضرت قاری سعید احمد اجراڑویؒ مفتی اعظم جامعہ مظاہر العلوم، سہارنپور

(٢٥) ملخ القرآن۔ از حضرت قاری محمد کامل افضل گڑھیؒ شیخ التجوید مدرسہ قاسمیہ شاہی مراد آباد

(٢٦) ضیاء التجوید۔ از حضرت قاری محمد سلیمان دیوبندیؒ سابق شیخ التجوید مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور

(٢٧) خضر راہ۔ از حضرت قاری عبد المعبود نارویؒ سابق شیخ التجوید مدرسہ عالیہ فرقانیہ لکھنؤ

(٢٨) تاج المصاحف۔ از حضرت قاری رحیم بخش پانی پتیؒ سابق شیخ التجوید جامعہ خیر المدارس ملتان

(٢٩) سہل تجوید۔ از حضرت قاری سید کلیم اللہ حسینیؒ بانی مدرسہ دار القراءات والدینیات" حیدر آباد

(٣٠) احسن التجوید۔ از حضرت قاری اظہر حسن امروہویؒ سابق شیخ التجوید دار العلوم سبیل الرشاد، بنگلور

(٣١) تسہیل التجوید۔ از حضرت قاری صدیق احمد باندویؒ بانی "جامعہ عربیہ" ہتھورا باندہ

(٣٢) مفید الاطفال۔ از حضرت قاری مفتی محمد حسین الہ آبادیؒ سابق شیخ التجوید مدرسہ بیت العلوم مالیگاؤں

(٣٣) مظہر التجوید۔ از جناب قاری محمد اسمٰعیل صاحب بہاری سابق شیخ التجوید مدرسہ ریاض العلوم، گورینی جونپور

(٣٤) فوائد تجویدیہ۔ از جناب قاری انیس احمد خان صاحب فیض آبادی شیخ التجوید دار العلوم فلاح دارین ترکیسر

(٣٥) معین التجوید۔ از جناب قاری معین الدین صاحب ٹونکی شیخ التجوید سُنّی دار العلوم، بمبئی

(٣٦) مصباح التجوید۔ از جناب قاری محمد عثمان صاحب اعظمی متوطن قصبہ گھوسی ضلع اعظم گڈھ

(٣٧) ضیاء الترتیل۔ از جناب قاری احمد ضیاء صاحب ازہریؒ بانی مدرسہ مرکزی دار القراءات لکھنؤ

(٣٨) قواعد التجوید۔ از جناب قاری ابو الحسن صاحب اعظمی شیخ التجوید دار العلوم، دیوبند

(٣٩) تعلیم التجوید۔ از جناب قاری رضوان نسیم صاحب دیوبندی شیخ التجوید مظاہر العلوم، سہارنپور

(٤٠) اصول التجوید۔ از جناب قاری جمشید علی صاحب قاسمی استاذ التجوید مظاہر علوم، سہارنپور

(٢٩) مؤلف کی کتب تجوید

اس بندۂ ضعیف نے بھی چار کتابیں لکھی ہیں۔ اللہ تعالےٰ قبول فرماوے۔ آمین

(١) بچوں کی تجوید:۔ جو تجوید کی چند اصطلاحات، مخارج اور بہت ضروری قواعد ہیں۔

(٢) فیض مجتبیٰ:۔ جو کتاب "فوائد مکیہ" کا خلاصہ ہے اور ذی استعداد طلباء کرام کے لئے ہے۔

(٣) قواعد المبتدی:۔ جو تجوید کے ابتدائی میں ایک خاص طرز پر لکھا ہے جس کو طلباء زبانی یاد کر لیتے ہیں۔

(٤) تجوید المبتدی:۔ جو پیش نظر ہے جس کا نام استاذ زادۂ محترم جناب مولانا قاری احمد ضیاء صاحب ازہری حفظہ اللہ تعالیٰ نے "فیوض مکیہ" تجویز فرمایا ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب (۳۰) فیوض مکیہ پیش نظر کتاب پہلی بار ۱۴۰۳ھ کے آخر میں ۲۰×۲۶/۸ کے سائز میں لیتھو پر طبع ہوئی تھی جس کا ایڈیشن بہت جلد ختم ہوگیا تھا۔ اس کے بعد وقتاً فوقتاً اس کی مانگ ہوتی رہی لیکن مجھ کو کتب ذیل وغیرہ کی تالیف کے سبب اس کو طبع کرانے کی فرصت نہیں ملی کیونکہ مجھے لکھنے لکھانے کا وقت صرف جمعہ میں ملتا ہے۔

(۱) فوائد المبتدی :۔ جو تجوید وغیرہ کے بعض مختلف مضامین میں ہے۔

(۲) وقوف المبتدی :۔ جو علمِ وقف اور اس کے متعلقات میں ہے۔

(۳) رسوم المبتدی :۔ جو علمِ رسمِ قرآنی میں ہے۔

(۴) قرارات المبتدی: جو علمِ قراءات میں ہے۔ اور دو حصوں میں ہے۔

اب مخلصی جناب قاری سہیل شاہ خاں و محبی جناب الحاج عبدالمقیت خاں مقیم مکہ معظمہ زادھا اللہ تعالیٰ شرفاً و عظمۃً کی فرمائش و تعاون پر اس کو آفسیٹ پر طبع کرانے کا ارادہ کیا۔ اللہ تعالیٰ پورا فرمائے۔ آمین

میں تہ قلب سے ان دونوں حضرات اور اُن تمام احباب و مخلصین کا شکر گذار ہوں جنھوں نے اس کتاب کی تسوید و تبییض میں یا کتابت و طباعت سے متعلق کسی بھی طرح میری اعانت کی جن کے پیارے پیارے نام یہ ہیں۔

(۱) عزیز مکرم حافظ قاری عبدالرب صاحب سلمہ اللہ الواھب۔

(۲) عزیز محترم حافظ قاری فیض الرحمن خضداری سلمہ اللہ الباری۔

(۳) عزیز مخلصم حافظ قاری عبدالحفیظ فیروزآبادی سلمہ اللہ الھادی۔

(۴) عزیز برادرم حافظ قاری عبدالحمید اُدجَینی سلمہ اللہ المُغنی۔

(۵) عزیز نورچشم حافظ قاری محمد سالم خورجوی سلمہ اللہ القوی۔

اللہ رب العزت ان سب کو صحت و عافیت نصیب فرمائے اور حیاتِ طیبہ سے نوازے۔

ایں دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

العبد محمد اسمٰعیل صادق خورجوی

مدرس تحفیظ القرآن و امام مسجد الکرم مکہ معظمہ

مورخہ ۹/۲/۱۴۱۶ھ جمعہ

ع؎ یہ مضمون طبع دوم کے وقت لکھا گیا ۱۲ مولف

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اصطلاحاتِ علمِ تجوید

(۱) سُکُوْن:۔ (اعراب میں) جزم کو کہتے ہیں۔ (۲) فَتْحَۃ، نصب:۔ زبر کو کہتے ہیں۔
(۳) کَسْرَۃ، جر:۔ زیر کو کہتے ہیں۔ (۴) ضَمَّۃ، رَفْع:۔ پیش کو کہتے ہیں۔
(۵) حَرَکَت:۔ زبر، زیر اور پیش کو کہتے ہیں۔ (۶) تَنْوِیْن:۔ دو زبر، دو زیر، دو پیش کو کہتے ہیں۔
(۷) تَشْدِیْد:۔ کسی حرف کو دو مرتبہ اس طرح پڑھنا کہ اوّل ساکن اور پھر متحرک کی آواز نکلے۔
(۸) مَفْتُوْح، مَنْصُوْب:۔ زبر والا حرف۔ (۹) مَکْسُوْر، مَجْرُوْر:۔ زیر والا حرف
(۱۰) مَضْمُوْم، مَرْفُوع:۔ پیش والا حرف۔ (۱۱) سَاکِنْ:۔ سکون والے حرف کو کہتے ہیں۔
(۱۲) مُتَحَرِّکْ:۔ حرکت والے حرف کو کہتے ہیں۔ (۱۳) مُنَوَّنْ:۔ تنوین والے حرف کو کہتے ہیں۔
(۱۴) مُشَدَّدْ:۔ تشدید والے حرف کو کہتے ہیں۔ (۱۵) تَجْوِیْد:۔ قرآن کو اس کے نزول کے موافق پڑھنا
(۱۶) لَھْجَۃ:۔ قرآن پڑھتے وقت آواز کو تجوید کے موافق خوبصورت بنانا۔
(۱۷) لَحْن:۔ خطا اور غلطی کو کہتے ہیں۔ (۱۸) اِسْتِعَاذَۃ:۔ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم وغیرہ
(۱۹) بَسْمَلَۃ:۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (۲۰) مَخْرَج:۔ حرف کی آواز نکلنے کی جگہ۔
(۲۱) خَیْشُوْم:۔ ناک کی اندرونی جڑ کو کہتے ہیں۔ (۲۲) غُنَّۃ:۔ خیشوم سے نکلنے والی آواز۔
(۲۳) صِفَتْ:۔ حرف کی آواز نکلنے کی کیفیت (مثلاً سختی۔ نرمی۔ پستی، بلندی وغیرہ)۔
(۲۴) تَرْقِیْق:۔ حرف کو باریک ادا کرنا (۲۵) تَفْخِیْم:۔ حرف کو موٹا ادا کرنا۔
(۲۶) تَغْلِیْظ:۔ لام کی پُری کو کہتے ہیں۔ (۲۷) مُرَقَّق:۔ وہ حرف جس میں ترقیق ادا کی جائے۔
(۲۸) مُفَخَّم:۔ وہ حرف جس میں تفخیم کی جائے۔ (۲۹) مُغَلَّظ:۔ وہ لام جس میں تغلیظ ادا کی جائے۔
(۳۰) اِظْھَار:۔ حرف کو اس کے مخرج اور صفات سے اس طرح ادا کرنا کہ ذرا بھی تغیّر نہ ہو۔
(۳۱) اِدْغَام:۔ ایک حرف کو دوسرے میں ملا کر اس طرح پڑھنا کہ دونوں ایک مشدد حرف ہو جائیں۔
(۳۲) اِخْفَاء:۔ حرف کو اس کے اصلی مخرج سے پوشیدہ (یعنی چھپا کر) یا کمزور و ہلکا ادا کرنا۔
(۳۳) اِقْلَاب:۔ نون ساکن یا تنوین کو (اخفاء کی غرض سے) میم ساکنہ سے بدل کر پڑھنا۔
(۳۴) مُظْھَر:۔ وہ حرف جس میں اظہار کیا جائے۔ (۳۵) مُدْغَم:۔ وہ حرف جس کا ادغام کیا جائے۔
(۳۶) مُدْغَم فِیْہِ:۔ جس میں ادغام کیا جائے۔ (۳۷) مُخْفٰی:۔ وہ حرف جس کا اخفاء کیا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۳۸) مِثْلَیْن: ایک ہی طرح کے ۲ دو حرف۔ (۳۹) مُتَجَانِسَیْن: ایک ہی مخرج کے ۲ دو حرف
(۴۰) مُتَقَارِبَیْن: قریب قریب مخرج کے ۲ دو حرف۔ (۴۱) حُرُوفِ عِلَّت: (۱) الف (۲) واؤ (۳) یاء۔
(۴۲) حُرُوفِ مَدَّہ: (۱) الف (۲) جس واؤ ساکن سے پہلے ضمہ ہو (۳) جس یاء ساکن سے پہلے کسرہ ہو۔
(۴۳) حُرُوفِ لِین: فتحہ کے بعد والا واؤ ساکن اور (فتحہ کے بعد والی) یاء ساکن۔
(۴۴) حَرفِ مُعْجَمَۃ: نقطہ والے حرف کو کہتے ہیں۔ (۴۵) حَرفِ مُهْمَلَۃ: بغیر نقطہ والے حرف کو کہتے ہیں
(۴۶) مَدّ: حرف مد یا حرف لین کی آواز کو روایت کے موافق بڑھانا۔
(۴۷) قَصْر: مد نہ کرنے کو کہتے ہیں۔ (۴۸) اِشْبَاع: حرکت کو دوگنا کرنا۔
(۴۹) حَرَکتِ اِشْبَاعی: کھڑا زبر، کھڑا زیر، الٹا پیش (۵۰) صِلَۃ: ضمیر کی حرکت کو دوگنا کرنا ہے۔
(۵۱) اِمَالَہ: فتحہ کو کسرہ کی طرف اور (اس کے بعد کے) الف کو یاء کی طرف جھکانا۔
(۵۲) تَحْقِیق: ہمزہ کو قوی اور سخت ادا کرنا۔ (۵۳) تَسْہِیل: ہمزہ کو نرم ادا کرنا۔
(۵۴) تَبْدِیل: ہمزہ کو (ما قبل کی حرکت کے مطابق) حرف مد سے بدلنا۔
(۵۵) اِکْمَال: حرکت کو کامل ادا کرنا۔ (۵۶) اِخْتِلَاس: حرکت کو دو تہائی ادا کرنا۔
(۵۷) وقف: کلمہ کے آخر پر قاعدہ کے موافق سانس لینے کے لئے ٹھہرنا۔
(۵۸) حَرفِ مَوْقُوف: وہ حرف جس پر وقف کیا جائے (۵۹) اِسْکَان: حرفِ متحرک کو بالکل ساکن کرنا۔
(۶۰) اِشْمَام: ہونٹوں سے ضمہ کی طرف اشارہ کرنا۔ (۶۱) اِبْدَال: حرف موقوف کو دوسرے حرف سے بدلنا۔
(۶۲) رَوْم: حرکت کو خفیف اور کمزور ادا کرنا۔ (۶۳) اِبْتِدَاء: وقف کے بعد آگے سے پڑھنا۔
(۶۴) حرفِ مَبْدُوء: وہ حرف جس سے ابتداء کی جائے (۶۵) اِعَادَہ: وقف کے بعد پیچھے سے لوٹانا۔
(۶۶) وَصْل: ملا کر پڑھنے کو کہتے ہیں۔ (۶۷) فَصْل: علیحدہ پڑھنے کو کہتے ہیں۔
(۶۸) سَکْتَہ: (وقف کی طرح) صرف آواز بند کر کے تھوڑی دیر ٹھہرنا۔
(۶۹) سُکُوت: قرآن پاک سے متعلق کسی ضرورت سے وقف کی مدت میں تاخیر کرنا۔
(۷۰) قَطْع: قراۃ (یعنی قرآن شریف پڑھنا) ختم کرنا ؎

وَقَدْ تَقَضّٰی رَسْمِیَ الْمُقَدِّمَۃ
مِنِّیْ لِقَارِئِ الْقُرْاٰنِ تَقْدِمَۃ

؎ شعر مندرجہ ذیل بتغیر یک کلمہ قصیدہ "المقدمۃ الجزریۃ" سے ماخوذ ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

① پہلا سبق

علم تجوید کے مبادی کا بیان

کسی بھی علم کے شروع کرتے وقت جن باتوں کا جاننا ضروری ہوتا ہے ان کو "مبادیٔ علم" کہتے ہیں جن میں چار باتیں نہایت ضروری ہوتی ہیں یعنی اس علم کی تعریف(۱)۔ موضوع(۲)۔ غایت(۳)۔ حکم(۴)۔

علم تجوید کے مبادی بارہ[۱۲] ہیں۔

① نام:۔ علم تجوید

② تجوید کے لغوی معنیٰ:۔ تَحْسِیْنُ الشَّیْءِ۔ یعنی کسی چیز کا خوبصورت کرنا۔

③ تجوید کے اصطلاحی معنیٰ:۔ ہر حرف کو مخرج اور صفات کے ساتھ ادا کرنا۔

④ علم تجوید کے معنیٰ:۔ وہ علم جس میں حرفوں کی تجوید بیان کی جائے۔

⑤ علم تجوید کا موضوع:۔ حروف ہجا، یعنی الف۔ باء۔ تاء۔ ثاء الخ

⑥ علم تجوید کی غرض:۔ حرفوں کو صحیح اور خوبصورت ادا کرنا۔

⑦ علم تجوید کا فائدہ:۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور دنیا و آخرت کی سعادت حاصل کرنا۔

⑧ علم تجوید کا مآخذ:۔ سیدنا رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قرأت و تعلیم ہے جو سلسلہ بہ سلسلہ ائمہ کرام تک اور پھر ان کے ذریعہ ہم تک پہنچی۔

⑨ علم تجوید کے ارکان:۔ ① حرفوں کے مخارج جاننا۔

② حرفوں کی صفات پہچاننا۔

③ ترکیبی احکام (مثلاً ادغام۔ اخفاء۔ مد وغیرہ) سے واقف ہونا۔

④ ماہر و مشاق استاذ سے سیکھنا اور مشق کرنا۔[۱]

⑩ علم تجوید کی فضیلت:۔ یہ علم بنیادی اور افضل علوم میں سے ہے کیونکہ اس کا تعلق کلام اللہ سے ہے۔

⑪ علم تجوید کے واضع:۔ حضرت علامہ خلیل بن احمد فراہیدیؒ وغیرہ ہیں۔

⑫ علم تجوید کا حکم:۔ حرفوں کو مخارج و صفاتِ لازمہ کے ساتھ ادا کرنا فرض ہے (اور) صفاتِ عارضہ کو ادا کرنا سنت ہے (اور) علم تجوید کا حاصل کرنا فرض کفایہ ہے (لہٰذا) اڑتالیس[۴۸] میل کی حد میں ایک عالِم تجوید کا ہونا ضروری ہے ورنہ سب مسلمان گناہ گار ہوں گے۔[۲]

---

[۱] کذا فی فیض العزیز وغیرہ ۱۲ منہ [۲] کذا فی کمال الفرقان شرح جمال القرآن ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲ دوسرا سبق

ثبوت تجوید میں دلائل اربعہ کا بیان

قرآن مجید کو تجوید سے پڑھنا چاروں قسم کی شرعی دلیلوں سے ثابت ہے۔

① قرآن: سورہ مزمل میں ہے "وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا" کہ قرآن کو ترتیل (یعنی تجوید) سے پڑھو۔[۱]

② حدیث: سیدنا حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے "اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ اَنْ یُّقْرَاَ الْقُرْاٰنُ کَمَا اُنْزِلَ"[۲] کہ بے شک اللہ تعالیٰ کو یہ محبوب ہے کہ قرآن اسی طرح پڑھا جائے جیسا کہ وہ نازل ہوا ہے (یعنی تجوید کے ساتھ)

③ اجماع: کتاب نہایۃ القول میں ہے کہ بیشک نبی اکرم ﷺ کے زمانہ سے ہمارے زمانہ تک ساری امت معصومہ نے تجوید کے ضروری ہونے پر اتفاق کیا ہے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں۔[۳]

④ قیاس: قرآن شریف اللہ تعالیٰ کا کلام اور اس کے بندوں کی طرف پیغام ہے۔ جو تجوید کے ساتھ نازل کیا گیا اور تجوید ہی کے ساتھ نقل ہوتا ہوا ہم تک پہنچا ہے **لہذا** قرآن کو تجوید کے ساتھ ہی پڑھنا پڑھانا ضروری ہے ورنہ لحن و خطا ہے۔

چنانچہ حضرت علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

وَالْاَخْذُ بِالتَّجْوِیْدِ حَتْمٌ لَازِمٌ	اور تجوید کے مطابق عمل (تلاوت میں) ضروری و لازم ہے
مَنْ لَّمْ یُجَوِّدِ الْقُرْاٰنَ اٰثِمٌ	جو شخص تجوید سے قرآن پاک نہ پڑھے وہ گنہگار ہے
لِاَنَّهٗ بِهِ الْاِلٰهُ اَنْزَلَا	کیونکہ قرآن کو اللہ تعالیٰ نے تجوید کے ساتھ نازل فرمایا ہے
وَهٰكَذَا مِنْهُ اِلَیْنَا وَصَلَا	اور اسی شان سے (بتواتر) اللہ تعالیٰ سے ہم تک پہنچا ہے

البتہ جو شخص معذور ہو یعنی زبان ساتھ نہ دیتی ہو کہ باوجود کوشش و محنت کے صحیح پڑھنے پر قدرت حاصل نہ ہو تو ایسا شخص گنہگار و قابل ملامت نہیں۔[۴]

---

[۱] قَالَ الْبَیْضَاوِیُّ فِیْ تَفْسِیْرِهٖ "اَیْ جَوِّدْهُ تَجْوِیْدًا"، کذا فی الوجیزہ وغیرہ ۱۲ منہ

[۲] اخرجہ ابن خزیمہ فی صحیحہ (المنح الفکریہ ص۲۳)

[۳] فَقَدِ اجْتَمَعَتِ الْاُمَّةُ الْمَعْصُوْمَةُ مِنَ الْخَطَاءِ عَلٰی وُجُوْبِ التَّجْوِیْدِ مِنْ زَمَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی زَمَنِنَا وَلَمْ یُخْتَلَفْ فِیْهِ عَنْ اَحَدٍ مِّنْهُمْ (نہایۃ القول المفید ص۹)

[۴] کذا فی الجواھر النقیۃ شرح المقدمۃ الجزریۃ ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳ تیسرا سبق

لحن یعنی غلطی کا بیان

لحن کے متعلق چار باتوں کا جاننا ضروری ہے۔ معنیٰ۔ قسمیں۔ صورتیں اور حکم۔

لحن کے معنیٰ :۔ قرآنِ پاک کو تجوید کے خلاف پڑھنا۔

لحن کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) لحنِ جلی :۔ یعنی واضح اور بڑی غلطی۔
(۲) لحنِ خفی :۔ یعنی ہلکی اور چھوٹی غلطی۔

لحنِ جلی کی دس صورتیں ہیں۔

(۱) ایک حرف دوسرے حرف سے بدل جائے جیسے اَحَدٌ کو اَھَدٌ
● کوئی حرف گھٹ جائے یا بڑھ جائے جیسے قَالَا کو قَالَ
(۳) ایک حرکت دوسری حرکت سے بدل جائے جیسے اَنْعَمْتَ کو اَنْعَمْتُ
● حرکت، جزم سے یا جزم حرکت سے بدل جائے جیسے فَعَلَ کو فَعْلَ
● تشدید کی جگہ تخفیف یا تخفیف کی جگہ تشدید ہو جائے جیسے بِرَبِّ الْفَلَقِ کو بِرَبِ الْفَلَّقِ
(۹) مدِ لازم یا مدِ متصل کو ادا نہ کیا جائے[1]۔
(۱۰) حرکت کو مجہول یعنی موٹا اور ناقص ادا کیا جائے[2]۔

اور لحنِ خفی کی دو صورتیں ہیں۔

(۱) صفتِ محسّنہ کو ادا نہ کرنا
(۲) صفتِ عارضہ کو بے موقع ادا کرنا۔

لحنِ جلی حرام ہے جس کا کرنے والا گناہ گار ہے اور بعض جگہ لحنِ جلی سے معنیٰ بگڑ کر نماز بھی فاسد ہو جاتی ہے اور لحنِ خفی مکروہ ہے جس کے کرنے سے اللہ تعالیٰ کی خفگی کا اندیشہ ہے۔

لہٰذا لحنِ خفی سے بھی بچنا ضروری ہے۔

تنبیہ :۔ جو حکم قرآن پاک غلط پڑھنے کا ہے وہی سننے کا بھی ہے۔

---

[1] کذا فی تنویر المرآت وغیرہ ۱۲ منہ [2] کذا فی العطایا الوھبیۃ وغیرہ ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴ چوتھا سبق

استعاذہ و بسملہ کا بیان

استعاذہ کے متعلق بھی چار[۴] باتوں کا جاننا ضروری ہے۔
معنیٰ۔ الفاظ[۲]۔ محل[۳] اور حکم[۴]۔

استعاذہ کے معنیٰ:۔ شیطان کے شر سے بچنے کے لئے اللہ تعالیٰ کی پناہ چاہنا۔

استعاذہ کے سب سے بہتر الفاظ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ہیں (گو) استعاذہ کے مختلف الفاظ ثابت ہیں۔ مثلاً اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ ط

- اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط
- اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ اِبْلِیْسَ وَجُنُوْدِہٖ ط

قرأت (یعنی قرآن پڑھنا) شروع کرتے وقت استعاذہ ضروری ہے (چاہے سورۃ کا شروع ہو یا بیچ)

(اور) سورۂ براءۃ کے علاوہ ہر سورۃ کے شروع میں بسملہ پڑھنا ضروری ہے ورنہ سورۃ نامکمل رہے گی (کیونکہ) حضرت امام عاصم کوفیؒ کی قرأت میں (جن کی روایت حفصؒ دنیا کے اکثر حصوں میں پڑھی جاتی ہے) بسملہ ہر سورۃ کا ایک حصہ ہے (البتہ) سورۃ کے درمیان سے قرأت شروع کی جائے تو بسملہ پڑھنا ضروری نہیں لیکن بہتر ہے

فائدہ:۔ بعض علماء[۵] کرام نے سورۃ براءۃ کے شروع سے قراۃ کرتے وقت بسملہ پڑھنے کو برکت کے طور پر جائز کہا ہے لیکن اس پر عمل نہیں ہے۔

فائدہ:۔ قرأت بلند آواز سے کرنی ہو تو استعاذہ (اور بسملہ) بھی آواز سے پڑھنا چاہئے۔

تنبیہ:۔ قرأت کے دوران اجنبی کلام (یعنی ایسا کلام جو قرآن سے متعلق نہ ہو) ہو جائے تو استعاذہ دوہرانا چاہئے۔

مسئلہ:۔ قرآن شریف پڑھنے والے کو سلام نہ کرنا چاہئے۔
(اور) اگر کسی نے سلام کیا تو قاری کو جواب دینا ضروری نہیں۔
(اور) اگر قاری نے سلام کا جواب دیا ہے تو استعاذہ لوٹانا چاہئے۔

---

[۵] یعنی حضرت علامہ سخاویؒ اور حضرت علامہ طحاویؒ وغیرہ ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵ پانچواں سبق

استعاذہ وبسملہ کا تفریعی بیان

قرآۃ اور سورہ کے شروع اور درمیان کے لحاظ سے عقلی طور پر چار صورتیں ہیں۔

وہ چاروں صورتیں اوران کے احکام یہ ہیں۔

۱ شروع قرآۃ شروع سورۃ:۔ یعنی سورۃ کے شروع سے قرآۃ شروع کرنا۔ اس حالت میں استعاذہ وبسملہ پڑھنے کے چار طریقے ہیں۔

● **فصلِ کل:۔** یعنی استعاذہ، بسملہ اور سورۃ کا شروع سب کو الگ الگ پڑھنا مثلاً اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَالضُّحٰى ○

● **وصلِ کل:۔** استعاذہ، بسملہ اور شروع سورۃ تینوں کو ملا کر پڑھنا۔

● **فصلِ اوّل وصلِ ثانی:۔** یعنی استعاذہ کو الگ اور بسملہ کو سورۃ سے ملا کر پڑھنا۔

● **وصلِ اوّل فصلِ ثانی:۔** یعنی استعاذہ کو بسملہ سے ملا کر اور شروع سورۃ کو الگ پڑھنا۔

۲ شروع سورۃ وسط قرآۃ:۔ یعنی قرآۃ کے درمیان سورۃ شروع کرنا۔ اس حالت میں بسملہ پڑھنے کے تین طریقے صحیح ہیں اور چوتھا طریقہ صحیح نہیں اور وہ یہ ہے وَلَسَوْفَ يَرْضٰى بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ وَالضُّحٰى

فائدہ:۔ اس صورت میں سورۃ توبہ شروع کی جائے تو وصل، وقف اور سکتہ تینوں وجہ صحیح ہیں

۳ شروع قرآۃ وسط سورۃ:۔ یعنی سورۃ کے بیچ سے قرآۃ شروع کرنا۔ اس حالت میں صرف دو طریقے صحیح ہیں۔

● **فصلِ کل:۔** یعنی استعاذہ، بسملہ اور آیت تینوں کو الگ الگ پڑھنا مثلاً اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ

● **وصلِ اوّل فصلِ ثانی:۔** یعنی استعاذہ وبسملہ کو ملا کر اور آیت کو الگ پڑھنا۔

۴ وسط قرآۃ وسط سورۃ:۔ یعنی قرآۃ کے دوران کسی سورۃ کے بیچ سے پڑھنا اس حالت میں نہ استعاذہ پڑھنا چاہیے اور نہ بسملہ۔

تنبیہ:۔ قرآۃ کے شروع میں اللہ تعالیٰ کا نام ہو تو استعاذہ کا وصل جائز نہیں جیسے اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ۔ اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶ چھٹا سبق

حروف ہجا کا بیان

حرف کے متعلق چار باتوں کا جاننا ضروری ہے۔ معنیٰ[۱] قسمیں[۲] تعداد[۳] اور نام[۴]۔

حرف کے معنی عربی میں "طرف" یعنی کنارہ کے ہیں (چونکہ) ہر حرف کے نام میں شروع کنارہ پر اس کی آواز پائی جاتی ہے اس لئے "حرف" کہتے ہیں (اور) اصطلاح میں حرف وہ آواز ہے جو کسی مخرج پر اعتماد کرے۔ حرف کی دو قسمیں ہیں۔ اصلی اور فرعی۔

(۱) **حرف اصلی**:۔ یعنی صرف اپنے ہی مخرج سے ادا ہونے والا حرف۔

(۲) **حرف فرعی**:۔ جس کا بیان آگے پندرہویں سبق میں آئے گا۔ (ان شاء اللہ)

اکثر علماء تجوید کے نزدیک حروف اصلی انتیس ہیں جن کو بیان کرنے کی تین ترتیبیں ہیں۔

۱ اہل لغت والی ترتیب:۔ یعنی ا ب ت ث الخ جو کتاب "قواعد المبتدی" وغیرہ میں لکھی جا چکی ہے حضرت علامہ جزریؒ نے بھی اپنی کتاب "التمہید" میں حرفوں کو اسی ترتیب پر بیان فرمایا ہے

۲ اہل حساب والی ترتیب:۔ یعنی اَبْجَدْ هَوَّزْ حُطِّیْ کَلِمَنْ سَعْفَصْ قَرَشَتْ ثَخَذْ ضَظَغْ

۳ مخارج والی ترتیب:۔ جو تجوید کی اکثر کتابوں میں مذکور ہے اور اس کتاب میں بھی مخارج کے بیان میں یہی ترتیب آئیگی

فائدہ:۔ حروف اصلی کی تین قسمیں ہیں۔ ملفوظی[۱]۔ مکتوبی[۲]۔ مسروری[۳]۔

(۱) جس حرف کے نام میں تین یا چار حروف ہوں اور وہ پلٹنے سے (یعنی الٹی طرف سے ہجے کرنے میں) بگڑ جائے اس کو ملفوظی کہتے ہیں جیسے الف (جس کے الٹے ہجے اس طرح ہوتے ہیں فاز برف لام ہمزہ زیر لِ ءُ فَلِ ءُ) (اور) حروف ملفوظی جو دہ[۱۴] ہیں الف۔ جیم۔ دال۔ ذال۔ سین۔ شین۔ صاد۔ ضاد۔ عین۔ غین۔ قاف۔ کاف۔ لام۔ ہمزہ

(۲) جس حرف کے نام میں تین حروف ہوں اور پلٹنے سے بگڑے نہیں اس کو مکتوبی کہتے ہیں۔

(اور) حروف مکتوبی صرف تین ہیں۔ میم۔ نون۔ واو۔

(۳) جس حرف کے نام میں صرف دو حرف ہوں اور پلٹ نہ سکے اس کو مسروری کہتے ہیں (جیسے با۔ اس کے آخر میں الف ہے جو ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور ساکن حرف سے ابتدا نہیں ہو سکتی) (اور) حروف مسروری بارہ ہیں با۔ تا۔ ثا۔ حا۔ خا۔ را۔ زا۔ طا۔ ظا۔ فا۔ ھا۔ یا

ـــہ البتہ الف اور ہمزہ میں نہیں کیونکہ الف کی آواز کے لئے ایسا نام ممکن نہیں کہ جس کے شروع میں الف ہو۔ اور ہمزہ اصل میں اَمْزَۃ تھا جس میں ہمزہ کو ہا سے بدل دیا گیا ہے جیسا کہ ماءٌ اصل میں ماہٌ ہے (تذکار الجواہر النقیہ) ۱۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷ ساتواں سبق

بلحاظ ادا حرفوں کا بیان

حرف اصلی کی ادائیگی میں وقت لگنے کے لحاظ سے چار قسمیں ہیں۔

① زَمانِی: یعنی وہ حرف جس کی ادا میں اتنا وقت لگے جس کو زمانہ کہا جا سکتا ہے۔ حروفِ زمانی تینوں حروفِ مدہ ہیں جن کے ادا کرنے میں آواز کچھ وقت تک جاری رہتی ہے۔

② آنِی: یعنی وہ حرف جس کی ادا میں اتنا وقت لگے جس کو آن کہا جاتا ہے۔ حروف آنی آٹھ ہیں جن کا مجموعہ "اَجِدُكَ قَطَبْتَ" ہے جو آنِ واحد میں ادا ہو جاتے ہیں۔

③ قَرِیبِ زَمانِی: یعنی وہ حرف جس کی ادا میں قریب زمانہ کے وقت لگے۔ حرف قریب زمانی صرف ضاد ہے جس کے ادا کرنے میں حرف مد سے کم وقت لگتا ہے۔

④ قَرِیبِ آنِی: یعنی وہ حرف جس کی ادا میں قریب آن کے وقت لگے۔ حروف قریب آنی، باقی انیس حروف ہیں جن کے ادا کرنے میں حرف شدیدہ سے کچھ زیادہ وقت لگتا ہے ؎

قریبِ آنی حرف ہیں انیس بس ۱۹ — یاد کر اے طالبِ صادق، انس
تا و حا و خا و ذالِ معجمہ — را و زا و سین و شین معجمہ
صاد، طا و عین و غین و فا و لام — میم و نون و واؤ، ھا و یاء اختتام

تنبیہ: لام الف (لا) کوئی علیحدہ حرف نہیں بلکہ الف کی ادا بتلانے کی غرض سے لام کو الف سے ملا دیا ہے (کیونکہ الف سے ابتدا نہیں ہو سکتی)۔

نکتہ: الف اور لام میں یہ خاص مناسبت ہے کہ الف کے درمیان میں لام اور لام کے درمیان میں الف ہے اس لئے لام کو اختیار کیا گیا ہے۔ اور چونکہ دونوں حرفوں کا مجموعہ بنا "لا" جس کے معنی ہیں "نہیں"، تو گویا اشارہ اس طرف کہ یہ کوئی علیحدہ مستقل حرف نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

اَسْئِلَة

① حرف کے متعلق کن چار باتوں کا جاننا ضروری ہے؟ ② حرف کے معنی تفصیل سے بتایئے؟
③ حرف اصلی کی تعریف بیان کریئے؟ ④ تمام حروف اصلی کے نام سنایئے؟
⑤ ملفوظی مسروری حرفوں کے نام بتائیں؟ ⑥ وہ کتنے حرف ہیں جو پلٹنے سے بگڑتے ہیں؟
⑦ حرف کی زمانی، آنی وغیرہ چاروں قسموں کے معنی اور ان کے حروف بتایئے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۸ آٹھواں سبق

حرفوں کے مخارج کا تمہیدی بیان

تجوید کا پہلا جزو "مخارج" ہیں۔ مخارج تجوید کے لئے بنیادی حیثیت رکھتے ہیں (کیونکہ) حرف کی ذات "مخرج" ہی سے وجود میں آتی ہے۔ بغیر مخرج کے حرف ادا نہیں ہوسکتا۔

مخارج کے متعلق اولاً چار باتوں کا سمجھنا ضروری ہے۔ معنیٰ[1] قسمیں[2]۔ اصلیں[3]۔ تعداد[4]

مخرج کے معنیٰ[1] "حرف کے ادا ہونے کی جگہ"۔ مخرج کی ۲ دو قسمیں ہیں۔ محقق اور مقدر

① مخرجِ مُحقَّق۔ یعنی وہ مخرج جو ٹکا ہوا ہو۔ مخارجِ محققہ پندرہ ہیں جن کی تین اصلیں ہیں۔

① حلق۔ اس میں تین مخرج ہیں اور چھ[6] حروف ادا ہوتے ہیں۔

② لسان۔ اس میں دس[10] مخرج ہیں اور اٹھارہ حروف ادا ہوتے ہیں۔

③ ہونٹ۔ اس میں ۲ دو مخرج ہیں اور چار حروف ادا ہوتے ہیں۔

② مخرجِ مُقدَّر۔ یعنی وہ مخرج جو ٹکا ہوا نہ ہو۔ اور یہ صرف ۲ دو ہیں۔ جوف[1] و خیشوم[2]

فائدہ: مخارج کے متعلق حضرات مجودین کے چار مذہب ہیں۔

① انتیس[29] حرفوں کے چودہ[14] مخارج ہیں۔ یہ امام فراءؒ وغیرہ کا مذہب ہے۔

② انتیس[29] حرفوں کے سولہ[16] مخارج ہیں۔ یہ امام سیبویہؒ کا مذہب ہے

③ انتیس[29] حرفوں کے سترہ مخارج ہیں۔ یہ امام خلیل بصریؒ کا مذہب ہے۔

④ انتیس[29] حرفوں کے انتیس[29] مخارج ہیں یعنی ہر حرف کا مخرج الگ الگ ہے۔

تنبیہ: حقیقت میں ہر حرف کا مخرج الگ ہے (لیکن) چونکہ بعض مخارج اس قدر پاس پاس ہیں کہ ان کو بیان کرنا مشکل ہے اس لئے بعض دو، دو اور تین تین حرفوں کا مخرج ایک شمار کیا گیا (چنانچہ) مخارج کے بیان میں حضرات ائمہ تجوید کے اختلاف کی وجہ بھی یہی ہے کہ بعض حضرات نے انتہائی قریب قریب ہونے کی وجہ سے ایک مخرج کہہ دیا اور بعض حضرات نے قرب کا اعتبار نہ کرکے علیحدہ علیحدہ بیان کردیا۔ (لیکن) حرفوں کی ادائیگی کے لحاظ سے مخارج میں کوئی اختلاف نہیں۔

اکثر حضرات نے امام خلیلؒ کے مذہب کو اختیار کیا ہے۔

نقشہ اصولِ مخارج

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٩ نواں سبق

آواز کا بیان

جاننا چاہئے کہ حرف کا وجود اور ظہور آواز ہی سے ہوتا ہے۔

آواز کی تعریف عربی میں یہ ہے "هَوَاءٌ يَتَمَوَّجُ بِتَصَادُمِ الْأَوْتَارِ الصَّوْتِيَّةِ" یعنی وہ سانس جس میں اوتارِ صوتیہ (یعنی آواز کی رگوں) سے ٹکرانے کی وجہ سے تموّج پیدا ہو جائے (اور) سانس کی تعریف یہ ہے "اَلْهَوَاءُ الْخَارِجُ مِنْ دَاخِلِ الرِّئَةِ مُتَصَعِّدَةً اِلَى الْفَمِ" یعنی پھیپھڑوں سے نکل کر منہ کی طرف چڑھنے والی ہوا۔ عربی میں اس کو نَفَس کہتے ہیں جو طبعی طور پر (منہ اور ناک کے راستہ) پھیپھڑوں میں سے آتی جاتی ہے اور غیر مسموع ہوتی ہے یعنی سنائی نہیں دیتی۔

خلاصہ یہ ہے کہ قدرتی طور پر انسان کے گلے کے اندر باریک باریک رگوں کے دھاگے سے ہیں جن کو عربی میں اوتار کہتے ہیں۔ آدمی جب سانس کو ارادہ کے ساتھ ان اوتار پر مارتا ہے تو اس ضرب سے آواز پیدا ہوتی ہے (اور) آواز کو جب کسی مخرج پر ٹکایا جاتا ہے تو وہ آواز حرف بن جاتی ہے[1] لیکن یہ سب ذریعہ اور سبب کے درجہ میں ہے (ورنہ) حقیقی مؤثر اور مُسَبِّب اللہ تعالیٰ کی ذات عالی ہے۔

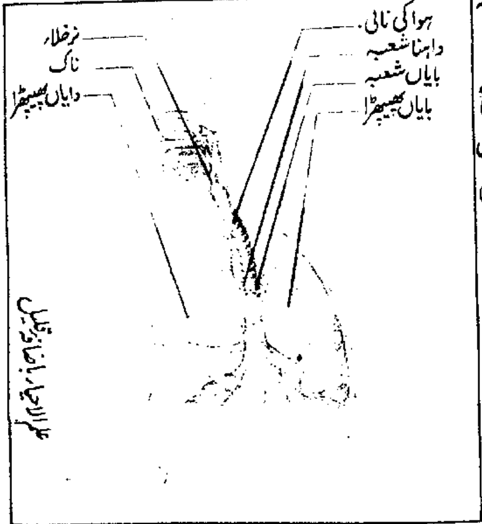

لطیفہ حضرت امام اعظم ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا ایک معتزلی شخص سے مناظرہ ہوا تو آپ نے اس سے فرمایا کہ "با" کہو اس نے کہا "با"، پھر آپ نے فرمایا کہ "خا" کہو اس نے کہا "خا"، پھر فرمایا کہ ان دونوں حرفوں کا مخرج بتاؤ اس نے بتا دیا۔ اس کے بعد حضرت امام صاحب نے فرمایا کہ اگر تم اپنے عقیدے کے مطابق خود ہی اپنے افعال کے خالق ہو تو با کو خا کے مخرج سے نکال کر دکھاؤ اس پر وہ معتزلی حیران رہ گیا[2] اور کوئی جواب اس سے نہ بن سکا۔

[1] کذا فی الجواہر النقیہ شرح المقدمۃ الجزریہ ۱۲ منہ [2] کذا فی العطایا الوہبیہ والمنح الفکریہ لملا علی قاریؒ ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۰ دسواں سبق

زبان کے اجزاء کا بیان

زبان کے اولاً چار حصے ہیں۔

① حصۂ علیا: یعنی اوپری حصہ۔ جو تالو کے مقابل ہے اس کو ظہرِ لسان (یعنی زبان کی پشت) کہتے ہیں
② حصۂ سفلیٰ: یعنی نچلا حصہ۔ جو جبڑے سے متصل رہتا ہے اس کو بطنِ لسان (یعنی زبان کا پیٹ) کہتے ہیں
③ حصۂ یمنیٰ: یعنی داہنی طرف والا حصہ۔ جو اوپر نیچے کے آٹھ دانتوں کے مقابل ہے۔
④ حصۂ یسریٰ: یعنی بائیں طرف والا حصہ۔ جو اوپر نیچے کے آٹھ دانتوں کے مقابل ہے۔

پھر ظہرِ لسان کے تین حصے ہیں ① اقصیٰ لسان: یعنی زبان کی جڑ۔
② وسطِ لسان: یعنی زبان کا بیچ ③ آخرِ لسان: یعنی زبان کا سرا۔

اور زبان کے حصہ یمنیٰ اور یسریٰ کے لمبائی کے اعتبار سے دو دو حصے ہیں۔

① حافۂ لسان: یعنی زبان کی کروٹ۔ جو ڈاڑھوں سے متصل ہے۔
② طرفِ لسان: یعنی زبان کا کنارہ۔ جو دانتوں سے متصل ہے۔

پھر ہر کروٹ کے چوڑائی کے لحاظ سے تین تین حصے ہیں۔

① فوقانی: یعنی اوپری حصہ جو ظہرِ لسان سے ملا ہوا ہے۔
② تحتانی: یعنی نچلا حصہ جو بطن لسان سے ملا ہوا ہے۔
③ وسطانی: یعنی درمیانی حصہ جو ظہر اور بطن سے ملا ہوا ہے۔

نظم

ہیں اجزار زبان کے فقط چار ہی تو — براہِ کرم ان کو ازبر کرو
بطن، ظہر و کروٹ اور کروٹ ہیں دو — وہ کروٹ ہیں یمنیٰ و یسریٰ سنو
ہر کروٹ کے جز بھی ہیں دو، دوستو — وہ بس طرف و حافہ ہیں اے نیک خو
پھر حافہ کے اجزار عرض میں ہیں ۳ — ہیں فوقانی تحتانی وسطانی جو

ظہر کے حصص ہیں ثلثہ اے صادق
سرا۔ وسط۔ اقصیٰ، سمجھ سب کو لو

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۱ گیارہواں سبق

دانتوں کی اقسام کا بیان

انسان کے استمراری یعنی پکے دانت بتیس ۳۲ ہوتے ہیں جن کی مختصر طور پر چار قسمیں ہیں ثنایا ۴، رباعیات ۴، انیاب ۴ اور اضراس ۲۰

پھر اضراس کی تین قسمیں ہیں ضواحک، طواحن اور نواجذ پس تفصیلی طور پر دانتوں کی چھ قسمیں ہیں۔

۱ ثنایا:- یعنی بالکل درمیان والے اوپر نیچے کے بڑے چار دانت۔

فائدہ:- اوپر والوں کو ثنایا علیا اور نیچے والوں کو ثنایا سفلیٰ کہتے ہیں۔

۲ رباعیات:- یعنی ثنایا سے ملے ہوئے دائیں، بائیں، اوپر نیچے کے چار دانت۔

۳ انیاب:- یعنی رباعیات سے ملے ہوئے چاروں طرف کے چار نوک دار دانت۔

۴ ضواحک:- یعنی انیاب سے ملی ہوئی چاروں طرف کی چار ڈاڑھیں۔

۵ طواحن:- یعنی ضواحک سے ملی ہوئی چاروں طرف کی تین تین ۳ یعنی کل بارہ ۱۲ ڈاڑھیں۔

۶ نواجذ:- یعنی بالکل آخر میں چاروں طرف کی چار ڈاڑھیں۔

فائدہ:- دانتوں کے اندرونی حصے کے عرضاً دو جز ہیں۔

۱ جڑ:- یعنی مسوڑھوں کی طرف والا آدھا حصہ ۲ کنارہ:- یعنی نوکوں کی طرف والا باقی نصف حصہ

نظم

ہے تعداد بتیس ۳۲ اسنان کی — جو قدرت کے مظہر ہیں رحمان کی
بتا دوں میں تم کو یہ اک بات بھی — ہے دانتم شماری یہ غلمان کی
ثنیہ، رباعی اور ناب و ضرس — جو نعمت بلاشک ہیں منان کی
ثنایا ہیں چار، پھر رباعی بھی چار — جو قاطع ضرورت ہیں انسان کی
ہیں پھر چار انیاب جو کا سر اشیار — ہیں زینت بھی سب دانت انسان کی
ہیں اضراس باقی رہے بیس جو — ہیں صحت کا باعث یہ انسان کی
اب اقسام اضراس بھی سن لو تم — کہ تکمیل ہو جائے فیضان کی
ضواحک ہیں چار پھر طواحن ہیں بارہ ۱۲ — اور نواجذ یہ تکمیل دندان کی
لکھی نظم صادق نے ان کے لئے — جو پڑھتے ہیں تجوید قرآن کی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبان و اسنان وغیرہ کے نقشے

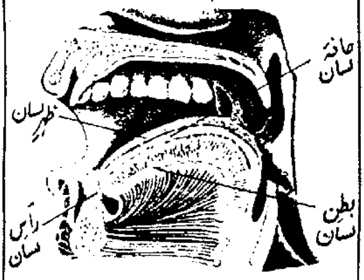

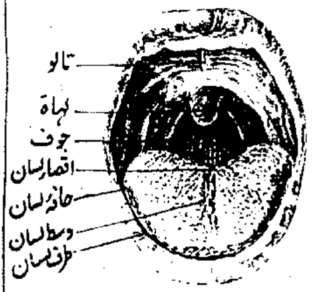

نوٹ: مذکور بالا دونوں نقشے کتاب "ENCYCLOPAIDIA" سے ماخوذ ہیں۔ اجزاء کا تعین میں نے کیا ہے۔ مؤلف

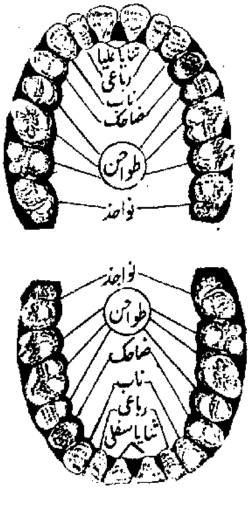

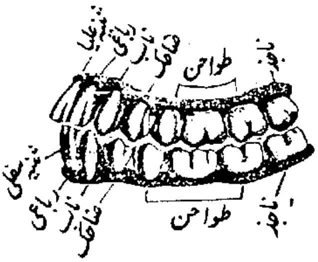

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲ بارھواں سبق

مخارج کا تفصیلی بیان

ہر مخرج کے متعلق چار باتوں کا جاننا ضروری ہے عدد۔ نام۔ حروف۔ قسم (یعنی محقق ہے یا مقدر، حلقی ہے یا لسانی وغیرہ۔)

حضرت امام خلیل بصریؒ کے مذہب کے مطابق حرفوں کے سترہ مخارج یہ ہیں۔

۱	جوفِ دہن۔ (یعنی منہ کا خلار)	حروفِ مدہ
۲	اقصیٰ حلق۔ (یعنی شروع حلق)	ء ھ
۳	وسطِ حلق۔ (یعنی بیچ حلق)	ع ح مُہْمَلہ
۴	ادنیٰ حلق۔ (یعنی آخر حلق)	غ خ مُعْجَمہ
۵	اقصیٰ لسان اور اوپر کا نرم تالو	ق
۶	اقصیٰ لسان اور اوپر کا سخت تالو	ك
۷	وسط لسان اور اوپر کا تالو	ج ش ی
۸	حافۂ لسان کا فوقانی حصہ اور اضراس علیار کی جڑیں	ض
۹	طرفِ لسان (مع کچھ حصہ حافہ) ضَاحِک، نَاب، رَبَاعِی ثَنِیَّہ کے مسوڑھے	ل
۱۰	طرفِ لسان اور ناب، رباعی، ثنیہ کے مقابل تالو	ن
۱۱	طرف لسان مع سرا ظہر لسان اور رباعی، ثنیہ کے مسوڑھے	ر
۱۲	سرا لسان اور ثنایا علیار کی جڑ	ط د ت
۱۳	سرا لسان اور ثنایا علیار کا کنارہ	ظ ذ ث
۱۴	سرا لسان اور ثنایا کا کنارہ	ص س ز
۱۵	نچلے ہونٹ کا شکم اور ثنایا علیار کی نوکیں	ف
۱۶	شفتین (یعنی دونوں ہونٹ)	ب م و
۱۷	خیشوم (یعنی ناک کا بانسہ)	حرفِ غُنّہ

فائدہ:- امام سیبویہؒ کے نزدیک حروف مدہ اور غیر مدہ کا ایک ہی مخرج ہے۔

اور امام فرّاءؒ کے نزدیک لام، نون اور رار کا بھی ایک ہی مخرج ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۳ تیرہواں سبق

مخارج کا وضاحتی بیان

یہ کوئی علیحدہ مستقل مضمون نہیں بلکہ سبق گذشتہ پر ایک اضافہ ہے جس میں چند ضروری مفید باتیں لکھنے کا ارادہ ہے۔

① مخرج پہچاننے اور اس کی مشق کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ حرفِ مقصود کو مشدّد کر کے اس کے قبل ہمزۂ مفتوحہ لا کر ادا کیا جائے جیسے اَبّ

② "جوف" محقق مخرجوں پر عام اور گویا کُل کے درجہ میں ہے۔ باقی مخارج جزو کے درجہ میں ہیں اس لئے مخارج کے بیان میں جوف کو مقدم کیا (کیونکہ) محقق مخارج کی ابتدا حلق کے شروع سے اور انتہا دونوں ہونٹوں پر ہوتی ہے۔ اور جوف اس تمام حصّہ کو شامل ہے (ورنہ) عقل کا تقاضہ یہ ہے کہ مخارجِ مُحَقَّقَہ کا بیان پہلے ہونا چاہئے۔

③ جمہور قراء نے مخارج کی ابتدا سینہ کی طرف سے کی ہے (کیونکہ) آواز کا مبدا شروع حلق ہے[1] (لیکن) مخارج کے نام رکھنے میں انسانی بناوٹ کا لحاظ رکھا ہے جس میں سر اوّل ہے اور پاؤں آخر۔ اس لئے شروع حلق کو اَقصیٰ الحلق کہتے ہیں جس کے معنیٰ ہیں "حلق کا دور والا حصّہ"[2]

④ حروفِ مدہ میں الف، جوفِ حلق (یعنی حلق کی خالی جگہ) سے ادا ہوتا ہے (اور) واؤ مدہ ہونٹوں کے بیچ کی خالی جگہ سے ادا ہوتا ہے (اور) یا مدہ بیچ زبان اور تالو کے درمیان کی خالی جگہ سے ادا ہوتا ہے (لیکن) حروفِ مدّہ کا مخرج ایک شمار ہوتا ہے کیونکہ خلا تقسیم نہیں ہو سکتا۔

فائدہ:۔ واؤ ساکن سے پہلے ضمّہ اور یا ساکن سے پہلے کسرہ ہو تو ان کو مدّہ کہتے ہیں (کیونکہ ان کی آواز میں درازی ہوتی ہے) (باقی) الف ہمیشہ مدّہ اور حرکت و جزم سے خالی ہوتا ہے جیسے ءَاتُوْنِیْ (اور) جس الف پر حرکت وغیرہ ہو تو وہ ہمزہ ہوتا ہے جیسے اَلْحَمْدُ۔ فَاْتِ۔

⑤ واؤ مدہ اور یا مدّہ حروف اصلی ہیں لیکن ان کو الگ شمار نہیں کیا جائے گا (کیونکہ) مدّہ اور غیر مدّہ حقیقت میں ۲ حرف نہیں بلکہ صرف حرکت کی تبدیلی سے کبھی مدّہ ہو جاتے ہیں کبھی غیر مدّہ جیسا کہ یہی دونوں حرف کبھی لین ہوتے ہیں اور کبھی غیر لین۔

---

[1] کذا فی تنویر المرآت شرح ضیاء القرأت وغیرہ ۱۲ منہ [2] کذا فی العطایا الوہبیہ شرح المقدمۃ الجزریہ وغیرہ ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

❻ حرفوں میں ضاد وَسِیعُ الْمَخْرَجِ ہے یعنی اس کا مخرج سب سے وسیع ہے (البتہ) اگر لام کو بیک وقت دونوں طرف سے (یعنی زبان کے دونوں کناروں (مع نوک زبان) اور اوپری دونوں جانب کے ضاحک، ناب، رباعی اور ثنایا علیا کے مسوڑھوں سے) ادا کیا جائے تو پھر لام کا مخرج وسیع ترین قرار دیا جائے گا (لیکن) مخرج کے وسیع اور طویل ہونے سے حرف کی آواز کا طویل ہونا لازم نہیں (چنانچہ) ضاد کی آواز تو کچھ دراز ہوتی ہے لیکن لام کی نہیں (اور) ضاد کی آواز جو دراز ہوتی ہے وہ صفت استطالت کی وجہ سے ہوتی ہے جو صرف ضاد کے لئے خاص ہے۔ صفت استطالۃ کا بیان اِنْ شاء اللہ اٹھارویں سبق میں آئے گا۔

❼ فاء کے مخرج میں دانتوں کو بھی دخل ہے لیکن چونکہ وہ معمولی ہے اس لئے جمہور قراء نے اس کو علیحدہ و مستقل "اصل" قرار نہیں دیا

❽ باء۔ میم۔ واؤ کے مخرج میں تفصیل ہے (کہ) باء بَحْرِ شَفَتَیْنِ (یعنی ہونٹوں کی تر جگہ) کے آخری حصہ سے ادا ہوتا ہے۔ اسی لئے اس کو بحری کہتے ہیں (اور) میم بَرِّ شَفَتَیْنِ (یعنی ہونٹوں کی خشک جگہ) سے بالکل متصل تر کنارہ سے ادا ہوتا ہے اسی لئے اس کو بری کہتے ہیں (اور) واؤ غیر مدّہ حلقۂ شَفَتَیْنِ (یعنی ہونٹوں کے گول ہونے اور نا تمام ملنے) سے ادا ہوتا ہے

تنبیہ:۔ واؤ غیر مدّہ کی طرح واؤ مدہ میں بھی حلقۂ شفتین ضروری ہے (لیکن) فرق یہ ہے کہ واؤ غیر مدّہ میں حلقۂ شفتین اس کے مخرج کی وجہ سے ہوتا ہے اور واؤ مدّہ میں ماقبل کے ضمّہ کی وجہ سے

❾ سترہ مخارج میں حروفِ اصلی کے مخارج سولہ ہیں جن کی تین قسمیں ہیں ① اُحَادِیُ یعنی ایک حرف والا مخرج۔ یہ سات ہیں یعنی مخرج نمبر ۵/۶/۸/۹/۱۰/۱۱/۱۵ ② ثنائی:۔ یعنی دو حرف والا مخرج۔ یہ تین ہیں یعنی مخرج نمبر ۲/۳/۴/ ③ ثلاثی:۔ یعنی تین حرف والا مخرج یہ چھ ہیں یعنی مخرج نمبر ۱/۷/۱۲/۱۳/۱۴/۱۶۔

❿ خیشوم، حرفی غنہ کا مخرج ہے (اور) حرفی غنّے چار ہیں (۱) اخفاء والے نون کا غنّہ (۲) اقلاب والے نون کا غنّہ (۳) اخفاء والی میم کا غنّہ (۴) ادغام ناقص والے نون کا غنّہ (لیکن) مستقل اور کُلّی طور پر خیشوم صرف اخفاء والے نون کا مخرج ہے (کہ) نون مخفی کا مخرج کنارۂ زبان و تالو سے خیشوم کی طرف منتقل ہو جاتا ہے جیسے یَنْعِقُ اور یَنْطِقُ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۴ چودھواں سبق

حرفوں کے القاب کا بیان

لقب اس نام کو کہتے ہیں جو اصلی نام کے علاوہ ہو اور کسی مناسبت کی وجہ سے مشہور ہو۔ حرفوں کے ہر لقب کے متعلق چار باتیں جاننا چاہیے۔ نام، مناسبت، حروف اور اُن کی تعداد مخارج کے اعتبار سے حرفوں کے القاب درج ذیل ہیں۔

① حَلْقِیَّۃ: یعنی حلق سے ادا ہونے والے جو چھ حروف ہیں۔ ء۔ ہ۔ ع۔ ح۔ غ۔ خ

② لَھَوِیَّۃ: یعنی لہات کے قریب سے ادا ہونے والے۔ جو دو حروف ہیں ق اور ک

فائدہ:۔ لہات، عربی میں کوّے کو کہتے ہیں جو تالو کے آخر میں لٹکا ہوا ہے۔

③ شَجَرِیَّۃ: یعنی شجرِ فم سے ادا ہونے والے جو تین حروف ہیں۔ ج۔ ش اور ی غیر مدہ

فائدہ:۔ شجرُ الفم، بیچ زبان اور تالو کے درمیانی کشادہ حصہ کو کہتے ہیں۔

④ حَافِیَّۃ: یعنی حافہ زبان سے ادا ہونے والا جو صرف ایک حرف ہے ض

⑤ ذَلْقِیَّۃ: یعنی زبان کے ذَلَق سے ادا ہونے والے جو تین حروف ہیں۔ ل۔ ن۔ ر

فائدہ:۔ ذلق کے معنی "طرف" یعنی کنارہ کے ہیں۔

⑥ نِطْعِیَّۃ: یعنی نطع کے قریب سے ادا ہونے والے۔ جو تین حروف ہیں۔ ط۔ د۔ ت

فائدہ:۔ نطع، تالو کے اس اگلے حصہ کو کہتے ہیں جو ثنایا علیا کی جڑ سے متصل ہے اور اس میں شریفہ پھل کی طرح اُبھرے ہوئے نشانات ہوتے ہیں۔

⑦ لِثَوِیَّۃ: یعنی لِثہ والے جو تین حروف ہیں۔ ظ۔ ذ۔ ث

فائدہ:۔ لِثہ مسوڑھے کو کہتے ہیں۔ ان حرفوں کی ادائیگی میں چونکہ سانس مسوڑھوں سے ٹکراتی ہے اس لئے لثویہ کہتے ہیں۔

⑧ اَسَلِیَّۃ: یعنی اَسَلۃُ اللسان سے ادا ہونے والے جو تین حروف ہیں۔ ص۔ س۔ ز۔

فائدہ:۔ "اَسَلۃ"، زبان کی نوک کے اس حصہ کو کہتے ہیں جو بالکل آخر میں ہوتا ہے۔

⑨ شَفَوِیَّۃ: یعنی شفہ سے ادا ہونے والے جو چار حروف ہیں۔ ف۔ ب۔ م اور و غیر مدہ

فائدہ:۔ "شفۃ"، ہونٹ کو کہتے ہیں۔

⑩ جَوْفِیَّۃ: یعنی جوفِ دہن سے ادا ہونے والے جو تین حروف ہیں۔ الف۔ یا مدہ اور واؤ مدہ

فائدہ:۔ ان تینوں حرفوں کو "حروفِ ہوائیہ" بھی کہتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۵ پندرھواں سبق

حروفِ فرعی کا بیان

حرف فرعی اُس حرف کو کہتے ہیں جو دو (۱) حرفوں یا دو (۲) مخرجوں کے درمیان ادا ہو یا وہ (۳) اپنا اصلی مخرج یا ذاتی (۴) صفت چھوڑ چکا ہو

روایتِ حفص میں حروفِ فرعی آٹھ ہیں۔

(۱) اَلِف مُمَالَة: یعنی امالہ والا الف۔ جو الف اور یار کے درمیان ادا ہوتا ہے۔

(۲) همزة مُسَهَّلَة: یعنی تسہیل والا ہمزہ جو ہمزہ اور الف کے درمیان ادا ہوتا ہے۔

(۳) نون مُخْفٰی: یعنی اخفار والا نون۔ جو اپنے اصلی مخرج کو چھوڑ کر خیشوم سے ادا ہوتا ہے۔

(۴) نون مُدْغَم بِاِدْغَامِ نَاقِص: یعنی ادغامِ ناقص والا نون مدغم۔ جو واؤ اور یا میں ہوتا ہے۔

(۵) مِیم مُخْفَاۃ: یعنی اخفار والا میم۔ جو دونوں ہونٹ اور خیشوم کے درمیان ادا ہوتا ہے۔ (یعنی دونوں مخرجوں میں سے ہر ایک پر آواز کا ناقص اعتماد ہوتا ہے)۔

(۶) میم مَقْلُوبَة: یعنی اقلاب والی میم۔ جو ادائیگی میں میم مُخْفَاۃ کی طرح ہے۔

(۷) لام مُفَخَّم: یعنی تفخیم والا لام۔ جو اپنی ذاتی صفت "استفال" کو چھوڑ کر پُر ادا ہوتا ہے۔

(۸) الف مُفَخَّم: یعنی تفخیم والا الف۔ جو الف اور واؤ کے درمیان مانا گیا ہے (یعنی) الف مفخمہ کی تفخیم اس کو واؤ کے کچھ قریب کر دیتی ہے[1] (مگر) تفخیم میں ہونٹوں کو گول کرنا معیوب ہے۔

فائدہ: بعض حضرات نے لام مفخمہ پر قیاس کر کے را رمفخمہ کو بھی حرفِ فرعی کہا ہے جو کسی حد تک صحیح ہے[2]

اسئلة

(۱) علم تجوید کا پہلا جز کیا ہے؟

(۲) مخارج کو تجوید میں کیا حیثیت حاصل ہے؟

(۳) مخارج سے متعلق زیادہ مشہور مذہب کس کا ہے؟

(۴) ظہر، حافہ، طرف زبان کے کس حصے کو کہتے ہیں؟

(۵) ظہرِ لسان کے کتنے اور کون کون سے حصے ہیں؟

(۶) حافہ لسان کا فوقانی حصہ کون سا کہلاتا ہے؟

(۷) دانتوں اور ڈاڑھوں کی تعداد الگ الگ بتائیں؟

(۸) قاف اور کاف کے مخرج میں کیا فرق ہے؟

(۹) بار میم اور واؤ کے مخرج میں کیا فرق ہے؟

(۱۰) حروفِ حلقیہ وجوفیہ کی تعداد و نام بتائیں؟

(۱۱) ضاد کا مخرج اور اس کو حافیہ کہنے کی وجہ بتائیے؟

(۱۲) حرف فرعی کے معنی، تعداد اور نام بیان کریئے؟

---

[1] کذا فی حق التلاوۃ والجواہر النقیہ شرح المقدمۃ الجزریہ ۱۲ منہ [2] کذا فی ضیاء الترتیل بتغیر قلیل ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ (۱)

استعاذہ وبسملہ

(۱) شروع قراءۃ میں استعاذہ اور شروع سورۃ میں بسملہ ضروری ہے مگر سورۃ توبہ کے شروع میں بسملہ نہیں ہے۔

(۲) درمیان سورۃ سے قراءۃ شروع ہو تو بسملہ بہتر ہے (ضروری نہیں)

(۳) شروع سورۃ سے قراءۃ شروع ہو تو وصل فصل کی چاروں صورتیں جائز ہیں۔

(۴) قراءۃ کے درمیان سورۃ شروع ہو تو وصل اول فصل ثانی جائز نہیں

(۵) درمیان سورۃ سے قراءۃ شروع ہو (اور بسملہ پڑھی جائے) تو فصل کل اور وصل اول فصل ثانی جائز ہے۔

(۶) شروع قراءۃ میں اللہ تعالیٰ کا نام ہو تو استعاذہ کا وصل جائز نہیں

حروف ہجا

(۱) حرف کے معنی "کنارہ" (اور) اصطلاح میں "وہ آواز جو مخرج پر اعتماد کرے۔

(۲) حرف کی دو قسمیں ہیں اصلی اور فرعی۔

(۳) حرف صرف اپنے مخرج اور ذاتی صفات کے ساتھ ادا ہو تو اصلی ہے ورنہ فرعی

(۴) حروف اصلی (الف سے لے کر یا تک) انتیس ہیں۔

(۵) حروف فرعی چھ ہیں الف ممالہ اور مفخمہ۔ لام مفخمہ۔ میم اور نون مخفی۔ ہمزہ مسہلہ

(۶) حروف اصلی میں مدہ زمانی۔ شدیدہ آنی۔ ضاد قریب زمانی۔ بقیہ حروف قریب آنی ہیں۔

مخارج حروف

(۱) مخرج کے معنی "حرف ادا ہونے کی جگہ"

(۲) علامہ خلیل بصریؒ کے نزدیک مخارج سترہ ہیں

(۳) مخرج کی دو قسمیں ہیں محقق اور مقدر

(۴) مخرج، جزء معین ہو تو محقق ورنہ مقدر ہے

(۵) محقق مخارج پندرہ ہیں جن کی تین اصلیں ہیں حلق۔ زبان۔ ہونٹ

(۶) مقدر مخرج صرف دو ہیں جوف اور خیشوم۔

زبان ودانت

(۱) زبان کے چار حصے ہیں پشت۔ شکم۔ داہنی و بائیں کروٹ

(۲) پشت زبان کے تین حصے ہیں جڑ۔ بیچ۔ سرا

(۳) زبان کی کروٹ کی لمبائی کے دو حصے ہیں حافہ اور کنارہ

(۴) زبان کی کروٹ کی چوڑائی کے تین حصے ہیں فوقانی۔ تحتانی۔ وسطانی

(۵) کل دانت بتیس ہوتے ہیں جن کی چھ قسمیں ہیں

● بالکل بیچ میں اوپر نیچے چار دانت ثنایا ● ثنایا سے ملے ہوئے چاروں طرف چار دانت رباعیات

● رباعیات سے ملے ہوئے چار دانت انیاب

● انیاب سے متصل چار ڈاڑھیں ضواحک ● ضواحک سے متصل بارہ ڈاڑھیں طواحن ● طواحن سے متصل چار ڈاڑھیں نواجذ۔

القاب حروف

(۱) حلقیۃ:۔ ء ہ ع ح غ خ

(۲) لھویۃ:۔ ق ك

(۳) شجریۃ:۔ ج ش ی غیر مدہ

(۴) حافیۃ:۔ ض

(۵) ذلقیۃ:۔ ل ن ر

(۶) نطعیۃ:۔ ط د ت

(۷) لثویۃ:۔ ظ ذ ث

(۸) اسلیۃ:۔ ص س ز

(۹) شفویۃ:۔ ف ب م

(۱۰) جوفیۃ:۔ ا و ی مدہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۶ سولھواں سبق

حرفوں کی صفات کا تمہیدی بیان

تجوید کا دوسرا جزء ”صفات“ ہیں۔ صفات کو تجوید سے گہرا تعلق ہے (کیونکہ) حرف کی ذات صفات ہی سے کامل ہوتی ہے بغیر صفات کے حرف کامل نہیں ہوسکتا۔ صفات کے نہایت اہم اور بڑے فائدے چار ہیں

(۱) صفات سے ایک مخرج کے حرفوں کی آوازوں میں امتیاز و فرق ہوتا ہے جیسے تا اور طاء کہ دونوں کا مخرج ایک ہے، دونوں کی آواز میں فرق صفات سے ہوتا ہے (چنانچہ) تاء باریک پڑھی جاتی ہے اور طاء پُر۔

(۲) صفات سے الگ مخرج کے حرفوں کی آوازوں کے ایک دوسرے سے قریب ہونے نہ ہونے کا پتہ چلتا ہے (مثلاً) ض۔ظ۔ ذ تینوں کا مخرج الگ الگ ہے لیکن چونکہ ض اور ظ میں پانچ صفتیں بالکل ایک سی ہیں اس لئے اس کی آواز ظاء سے بہت مشابہ ہے بخلاف دال کے کہ اس کی صرف ایک صفت ایسی ہے جو ضاد میں پائی جاتی ہے باقی پانچ صفات میں دونوں حرف بالکل مختلف ہیں (لہٰذا) پتہ چلا کہ ضاد کی آواز دال کے مشابہ نہیں ہے۔

(۳) صفات سے حرفوں کی آوازوں کی قوت اور ضعف کا حال معلوم ہوتا ہے جس سے حرف کی ادا کے سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

(۴) صفات سے حرفوں میں کمال اور خوبصورتی پیدا ہوتی ہے۔

صفات کے متعلق اولاً چار باتوں کا جاننا ضروری ہے معنیٰ۔ قسمیں۔ تعداد اور نام

صفت کے معنیٰ حرف کے ادا ہونے کی ”کیفیت“ مثلاً سختی۔ نرمی وغیرہ۔

صفت کی دو قسمیں ہیں۔ لازمہ اور عارضہ

صفت لازمہ اس صفت کو کہتے ہیں جو حرف میں ہر وقت پائی جائے۔

مخارج کی طرح صفات لازمہ بھی سترہ ہیں۔ جن کی دو قسمیں ہیں۔

❶ **متضادّہ**:۔ یعنی وہ صفت جس کے مقابلہ میں اصطلاحی طور پر اس کی ضد موجود ہو۔

❷ **مُنفرِدَہ**:۔ یعنی وہ صفت جس کے مقابلہ میں اس کی ضد موجود نہ ہو (اگرچہ عقلی طور پر بنائی جاسکتی ہو جیسے قلقلہ کی ضد عدم قلقلہ)

فائدہ:۔ صفتِ لازمہ کو صفتِ ذَاتِیَّۃ، مُمَیِّزَۃ، مُقَوِّمَۃ بھی کہتے ہیں۔ لہٰذا چار نام ہوگئے

نوٹ:۔ صفت عارضہ کا بیان ان شاء اللہ چھبیسویں سبق میں آئے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۷ سترہواں سبق

صفاتِ لازمہ متضادہ کا بیان

ہر صفت لازمہ کے متعلق چار۴ باتوں کا جاننا ضروری ہے. نام۱ معنیٰ۲ حروف۳ اور اس صفت کی ضد۴

صفاتِ لازمہ متضادہ دس۱۰ ہیں جن کے پانچ جوڑے ہیں۔

صفتِ لازمہ کے ہر جوڑے میں دونوں صفتیں ایک دوسرے کی ضد ہیں (پس) کسی بھی حرف میں صفات متضادّہ کے جوڑے کی نہ دونوں صفتیں جمع ہوسکتی ہیں اور نہ دونوں صفتوں سے حرف خالی ہوسکتا ہے (بلکہ) ہر حرف میں صفتِ متضادہ کے ہر جوڑے کی ایک صفت ضرور ہوتی ہے۔

(۱) ھَمْس: یعنی حرف ادا کرتے وقت مخرج پر آواز کا ایسی کمزوری سے اعتماد ہونا کہ "آواز پست" ہو. (اور سانس کچھ جاری رہے یعنی تمام سانس آواز نہ بن جائے) جیسے مِثْقَالَ کی تا. جن حرفوں میں صفتِ ہمس ہے اُن کو مَھْمُوسَہ کہتے ہیں. (اور) حروفِ مہموسہ دس۱۰ ہیں جو حَثَّہٗ شَخْصٌ فَسَکَتْ میں جمع ہیں۔

(پہلا جوڑا)

(۲) جَھْر: یعنی (حروف ادا کرتے وقت) مخرج پر آواز کا ایسی قوّت سے اعتماد ہونا کہ "آواز بلند" ہو. (اور سانس بالکل جاری نہ رہے بلکہ تمام سانس آواز بن جائے) جیسے اَغْنٰی کی عین. جن حرفوں میں صفت جہر ہے اُن کو مَجْھُوْرَہ کہتے ہیں (اور) حروف مجہورہ انیس۱۹ ہیں جو مہموسہ کے علاوہ ہیں

تنبیہ: صفت جہر و ہمس کا احساس جہری قراۃ میں ہوتا ہے. سرّی قراۃ میں نہیں۔

(۳) شِدَّت: یعنی مخرج پر آواز کا ایسی "سختی" سے اعتماد ہونا کہ آواز بند ہو جائے. جیسے یَأْتِ کا ہمزہ. جن حرفوں میں صفتِ شدّت ہے ان کو شَدِیْدَہ کہتے ہیں. (اور) حروفِ شدیدہ آٹھ۸ ہیں. جو اَجِدْ قَطٍ بَکَتْ میں جمع ہیں۔

(دوسرا جوڑا)

(۴) رِخْوَت: یعنی مخرج پر آواز کا ایسی "نرمی" سے اعتماد ہونا کہ آواز جاری رہے. جیسے لَتَسْئَلُنَّ کا سین. جن حرفوں میں صفتِ رخوت ہے ان کو رِخْوَہ کہتے ہیں (اور) حروف رخوہ سولہ۱۶ ہیں. جو شدیدہ اور حروفِ متوسّطہ کے علاوہ ہیں۔

(●) تَوَسُّط: یعنی مخرج پر آواز کا سختی اور نرمی کی "درمیانی حالت" سے اعتماد ہونا (اس طرح کہ آواز کمزوری کے ساتھ جاری رہے). جن حرفوں میں صفتِ توسط ہے اُن کو مُتَوَسِّطَہ کہتے ہیں (اور) حروفِ متوسطہ پانچ۵ ہیں. جو "لِنْ عُمَرْ" میں جمع ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: حروفِ متوسطہ (صفتِ شدۃ کی بہ نسبت) رخاوت سے زیادہ قریب ہیں (الجواہر)

فائدہ: حرکت والے حرفِ شدیدہ میں جو آواز جاری ہوتی ہے وہ حرکت کی آواز ہوتی ہے۔

تنبیہ: صفتِ توسط نہ متضادہ ہے اور نہ غیر متضادہ البتہ بیان صفاتِ متضادہ ہی میں کی جاتی ہے کیونکہ یہ ۲ دو متضاد صفتوں ہی سے پیدا ہوئی ہے یعنی اس میں کچھ شدۃ ہے اور کچھ رخوۃ ہے گویا توسط ایک قسم کی فرعی صفت ہے جو ۲ دو صفتوں سے نکلی ہے اسی لئے اس کو مستقل شمار بھی نہیں کیا جاتا۔

۵ اِسْتِعلاء: یعنی زبان کی جڑ کا اوپر تالو کی طرف ''بلند ہونا'' (جس سے حرف کی آواز پُر ہو جائے) جیسے قَلَّ کا قاف جن حرفوں میں صفتِ استعلاء ہے اُن کو مُستَعلِیَہ کہتے ہیں (اور) حروفِ مستعلیہ سات ہیں جو قِظْ خُصَّ ضَغْطٍ میں جمع ہیں۔

۶ اِسْتِفال: یعنی زبان کی جڑ کا ''نیچے رہنا'' (جس سے آواز باریک نکلے) جیسے قَلَّ کا لام جن حرفوں میں صفتِ استفال ہے اُن کو مُسْتَفِلَہ کہتے ہیں (اور) حروفِ مستفلہ بائیس ۲۲ ہیں جو مستعلیہ کے علاوہ ہیں۔

ضد نمبر ۳

تنبیہ: حرفوں کو مستعلیہ اور مستفلہ کہنا مجازی طور پر ہے ورنہ حقیقت میں مستعلی و مستفلی زبان ہے۔

۷ اِطْباق: یعنی زبان کے بیچ کا بھی اوپر تالو کی طرف اُٹھ جانا اور اُس کو ڈھانپ لینا'' (جس سے حرف کی آواز خوب پُر ہو جائے) جیسے فَصَلَ کا صاد جن حرفوں میں صفتِ اطباق ہے ان کو مُطْبِقَہ کہتے ہیں (اور) حروفِ مطبقہ چار ۴ ہیں جو صَضَطَظَ میں جمع ہیں۔

۸ اِنْفِتاح: یعنی بیچ زبان کا تالو سے علیحدہ اور دونوں کے درمیان 'کھلاؤ' رہنا جیسے فَصَلَ کا لام جن حرفوں میں صفتِ انفتاح ہے ان کو مُنْفَتِحَہ کہتے ہیں (اور) حروفِ منفتحہ پچیس ہیں جو مطبقہ کے علاوہ ہیں۔

ضد نمبر ۴

تنبیہ: حروفِ مطبقہ کا مجموعہ مُہمَل ہے کیونکہ اُن سے کوئی معنی دار مجموعہ نہیں بن سکتا۔

۹ اِذْلاق: یعنی مخرج سے آواز کا جلدی سے نکل جانا (اور گویا ''پھسل جانا'') جیسے فَقَدَ کی فا، جن حرفوں میں صفتِ اذلاق ہے اُن کو مُذْلَقَہ کہتے ہیں (اور) حروفِ مذلقہ چھ ۶ ہیں جو ''مُرِ بِنَفَلٍ'' میں جمع ہیں

۱۰ اِصْمات: یعنی مخرج سے آواز کا جم کر نکلنا (اور گویا آواز کو جلدی کے ساتھ نکلنے سے ''روکنا'') جیسے فَقَدَ کا قاف۔ جن حرفوں میں صفتِ اصمات ہے اُن کو مُصْمَتَہ کہتے ہیں (اور) حروفِ مُصْمَتَہ تیئیس ۲۳ ہیں جو مذلقہ کے علاوہ ہیں۔

ضد نمبر ۵

تنبیہ: صفت اذلاق اور اصمات غیر واضح سی ہیں لیکن سمجھنے کی کوشش ضرور کریں۔

تِلْكَ عَشَرَةٌ كَامِلَةٌ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۸ اٹھارہواں سبق

صفات لازمہ منفردہ کا بیان

ہر صفت لازمہ منفردہ کے متعلق چار باتیں جاننا ضروری ہیں۔ نام[۱] معنیٰ[۲] حروف[۳] اوران کی تعداد[۴]

صفات لازمہ سات ہیں اور اکیلی اکیلی ہیں۔

۱ قَلْقَلَة: یعنی حرف ادا کرتے وقت مخرج میں "حرکت" یعنی جنبش ہونا جیسے قَدْ جَ فُوْ میں صفتِ قلقلہ ہے ان کو مُقلقَلہ کہتے ہیں۔ اور حروفِ مقلقلہ پانچ[۵] ہیں جو "قُطْبُ جَدٍّ" میں جمع ہیں۔

۲ صَفِیْر: یعنی آواز کا "سیٹی کی طرح تیز نکلنا" جیسے اَزْوَاجًا کی زا رجن حرفوں میں صفتِ صفیر ہے ان کو صَفِیرہ کہتے ہیں (اور) حروف صفیرہ تین[۳] ہیں جو زَسَصْ میں جمع ہیں۔

۳ لِیْن: یعنی آواز میں ایسی "نرمی" ہونا کہ (قاعدہ پائے جانے پر) اگر اس پر مد کرنا چاہیں تو کرسکیں۔ جیسے زَوْجَیْنِ کی واؤ اور یار۔ جن حرفوں میں صفتِ لین ہے اُن کو لَیِّنَہ کہتے ہیں (اور) حروف لینہ دو[۲] ہیں جو وَیْ میں جمع ہیں۔

۴ غُنَّہ: یعنی آواز کا ناک میں جانا جیسے اُمْ کا میم۔ جن حرفوں میں صفت غنہ ہے ان کو غُنُویَّہ کہتے ہیں (اور) حروف غنویہ دو[۲] ہیں جو مَنْ میں جمع ہیں۔

۵ تَفَشِّی: یعنی مخرج میں آواز کا پھیلنا" جیسے شَرِّ کا شین جن حرف میں صفت تفشی ہے اس کو مُتَفَشِّیَہ کہتے ہیں (اور) حروفِ مُتفشیہ صرف شین ہے۔

۶ تَکْرِیْر: یعنی مخرج میں زبان پر ایک قسم کا لرزہ یعنی کپکپاہٹ سی ہونا جس سے آواز میں "تکرار" کی مشابہت ہوجائے جیسے اَرْسَلَ کی را رجس حرف میں صفت تکریر ہے اس کو مُکَرَّرَہ کہتے ہیں (اور) حرف مکررہ صرف را ہے (لیکن) را میں تکرار ادا کرنا حرام ہے۔

۷ اِسْتِطَالَت: یعنی آواز کا شروع مخرج سے آخر مخرج تک بتدریج اعتماد کرنا کہ آواز میں "درازی" سی ظاہر ہو جیسے فِضَّةٍ کا ضاد جس حرف میں صفت استطالت ہے اس کو مستطیلہ کہتے ہیں (اور) حرف مستطیلہ صرف ضاد ہے

فائدہ: حرف ضاد کی درازی حرفِ مدہ سے کم اور حرکت کی مقدار سے زیادہ ہوتی ہے۔

تنبیہ: ہر حرف میں کم سے کم پانچ[۵] صفتیں (متضادہ) ضرور ہوتی ہیں (اور) جس حرف میں صفتِ منفردہ بھی ہو تو اُس میں چھ یا سات ضرور ہوں گی (لہٰذا) ہر حرف کی تمام صفاتِ لازمہ استاذ مشاق سے سن کر اور سمجھ کر مشق کر لینا چاہئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۹ انیسواں سبق

صفات کا وضاحتی بیان

① صفت پہچاننے اور اس کی مشق کرنے کا طریقہ بھی وہی ہے جو مخرج کا ہے البتہ بعض صفات سکون کی حالت میں واضح معلوم ہوتی ہیں جیسے قلقلہ اور بعض حرکت کی حالت میں جیسے استعلاء

② صفتِ جہر میں سانس بند ہونے کا مطلب یہ ہے کہ سانس سب آواز بن جاتا ہے اور اس کی اصلی کیفیت باقی نہیں رہتی (اور) ہمس میں سانس کچھ آواز بنتا ہے اور کچھ اپنی کیفیت پر باقی رہتا ہے چنانچہ اَف ۔ اَثْ وغیرہ کہنے میں انگلیوں کو لبوں سے بالکل قریب کریں تو سانس یعنی ہوا محسوس ہوگی

③ حرف تار اور کاف میں صفت ہمس بھی ہے اور صفتِ شدّت بھی لہٰذا پہلے شدۃ کی وجہ سے آواز بند ہوتی ہے اور پھر ہمس کی وجہ سے نہایت کمزور اور پست معمولی آواز ظاہر ہوتی ہے لیکن اس میں مبالغہ نہیں ہونا چاہئے ورنہ کْ، کھ اور تْ، تھ وغیرہ ہو جائے گا جو فحش غلطی ہے۔

④ صفتِ استطالت ضاد کے لئے ایسی لازم ہے کہ اسی پر ضاد کی صحت موقوف ہے (اور) استطالۃ کی صحت ضاد کے مخرج اور صفتِ رخوت کی صحت پر موقوف ہے لہٰذا ضاد کی ادائیگی میں ان تینوں چیزوں کی رعایت نہایت ضروری ہے ورنہ ضاد صحیح نہیں ادا ہو سکتا۔

⑤ میم اور نون کے اخفار کے وقت آواز میں جریان ہوتا ہے لیکن چونکہ وہ فرعی اور عارضی کیفیت ہے اس لئے ان کے متوسط ہونے پر کوئی اشکال نہیں۔

⑥ بعض حضرات نے صفتِ تکریر کو احترازی کہا ہے لیکن اس سے مراد تکرار ہے۔ تکریر صفتِ ادائی ہے

⑦ اکثر کتابوں میں صفت غنہ مذکور نہیں بلکہ صفتِ انحراف ہے جو بہت ہی غیر واضح سی صفت ہے انحراف کے معنی "آواز کا اپنے مخرج سے گذر کر دوسرے کے مخرج کی طرف مائل ہونا"۔ حروفِ منحرفہ دو ہیں لام اور رار جن کے ادا کرتے وقت آواز ایک دوسرے کے مخرج کی طرف مائل ہوتی ہے۔

فائدہ: امام فراء نے صفت انحراف کو شمار نہیں کیا کیونکہ ان کے نزدیک لام اور رار کا مخرج ایک ہے۔

⑧ بعض بڑی کتابوں میں مذکورہ صفات کے علاوہ اور بھی صفات مذکور ہیں جن میں سے دو یہ ہیں۔

① مَدّ: یعنی آواز میں درازی ہونا۔ حروفِ مدہ تین ہیں
② ھَوا: یعنی آواز جوف میں وسیع ہونا۔ حرف ہاوی الف ہے

یہ دونوں صفتیں اس قول کے نتیجہ میں شمار ہو آئیں جس میں مدّہ اور غیر مدّہ کا ایک مخرج ہے۔ امام خلیل کے قول پر یہ باتیں مخرج میں آگئیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۰ بیسواں سبق

صفات ضبط کرنے کا بیان

جس طرح مخرج کے بغیر حرف ادا نہیں ہوسکتا اسی طرح صفات کے بغیر حرف صحیح وکامل نہیں ہوسکتا اس لئے مخارج کے ساتھ ساتھ صفات کا محفوظ رکھنا بھی ہر قاری کے لئے ضروری ہے لہذا صفات کو یاد کرنے اور محفوظ رکھنے کا ایک طریقہ لکھا جاتا ہے جو حسب ذیل ہے۔

○ سب سے پہلے صفاتِ لازمہ متضادہ کے چھؤوں مجموعے اور صفاتِ منفردہ کے سب مجموعے اور حروف زبانی پختہ یاد کریں

○ اس کے بعد کتاب ھذا کے اگلے صفحہ کو دیکھ کر بعینہٖ ایک کاغذ پر صفاتِ لازمہ کا نقشہ بنائیں اور کے ناموں کے علاوہ سب کچھ لکھ لیں۔

○ اس کے بعد الف سے بالترتیب صفات لکھنا شروع کریں اس طرح کہ جس حرف کی صفات معلوم کرنا ہوں اس کو سب سے پہلے صفت ہمس کا مجموعہ پڑھ کر سوچیں کہ اس میں وہ حرف ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو اس حرف کے متصل خانہ میں ہمس لکھیں اور اگر ہمس کے مجموعہ میں نہیں ہے تو پھر اس کی ضد یعنی جہر لکھیں

● اس کے بعد صفت شدت کا مجموعہ پڑھ کر سوچیں کہ اس میں وہ حرف ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو دوسرے خانہ میں شدت لکھیں اور اگر نہیں تو صفتِ توسط کے مجموعہ میں تلاش کریں۔ اگر ہو تو توسط لکھیں۔ اور اگر توسط کے مجموعہ میں بھی نہ ہو تو شدت کی ضد رخوت لکھیں۔ ● اس کے بعد صفتِ استعلاء کا مجموعہ پڑھ کر سوچیں اگر ہو تو تیسرے خانہ میں استعلاء لکھیں اور اگر نہ ہو تو استعلاء کی ضد استفال لکھیں

● اس کے بعد صفاتِ اطباق کے حرفوں میں غور کریں۔ اگر ہو تو چوتھے خانہ میں اطباق لکھیں ورنہ انفتاح لکھیں ● اس کے بعد صفت اذلاق کا مجموعہ پڑھ کر سوچیں۔ اگر ہو تو پانچویں خانہ میں اذلاق لکھیں ورنہ اصمات لکھیں۔

بَعْدَهٗ ۔ صفاتِ منفردہ میں اسی طرح ترتیب وار تلاش کریں اور ملنے پر لکھتے جائیں یعنی اول صفتِ قلقلہ کا مجموعہ پڑھ غور کریں کہ اس میں وہ حرف ہے یا نہیں۔ اگر ہو تو چھٹے خانہ میں قلقلہ لکھیں اور اگر نہ ہو تو پھر کچھ نہ لکھیں کیونکہ صفتِ قلقلہ کی ضد نہیں ہے ● اس کے بعد صفتِ صفیر ● لین ● غنہ ● تفشی ● تکریر ● استطالت ● انحراف سب کے حرفوں میں غور کرتے جائیں اور ملنے پر لکھتے جائیں۔ اس طرح سب حرفوں کی صفات لکھیں

○ جب نقشہ پورا ہوجائے تو کتاب ہذا کے نقشہ سے ملالیں اور اگر کہیں غلطی ہو تو اصلاح کرلیں۔ اس طرح متعدد نقشے لکھنے سے ان شاء اللہ تعالیٰ تمام صفات ازبر ہوجائیں گی۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقشہ صفات لازمہ

نمبر شمار	حروف	صفات لازمہ متضادہ					صفاتِ منفردہ		کل تعداد
۱	ا	جہر	رخوت	استفال	انفتاح	اصمات			۵
۲	ب	جہر	شدت	استفال	انفتاح	اذلاق	قلقلہ		۶
۳	ت	ہمس	شدت	استفال	انفتاح	اصمات			۵
۴	ث	ہمس	رخوت	استفال	انفتاح	اصمات			۵
۵	ج	جہر	شدت	استفال	انفتاح	اصمات	قلقلہ		۶
۶	ح	ہمس	رخوت	استفال	انفتاح	اصمات			۵
۷	خ	ہمس	رخوت	استعلاء	انفتاح	اصمات			۵
۸	د	جہر	شدّت	استفال	انفتاح	اصمات	قلقلہ		۶
۹	ذ	جہر	رخوت	استفال	انفتاح	اصمات			۵
۱۰	ر	جہر	توسط	استفال	انفتاح	اذلاق	انحراف	تکریر	۷
۱۱	ز	جہر	رخوت	استفال	انفتاح	اصمات	صفیر		۶
۱۲	س	ہمس	رخوت	استفال	انفتاح	اصمات	صفیر		۶
۱۳	ش	ہمس	رخوت	استفال	انفتاح	اصمات	تفشی		۶
۱۴	ص	ہمس	رخوت	استعلاء	اطباق	اصمات	صفیر		۶
۱۵	ض	جہر	رخوت	استعلاء	اطباق	اصمات	استطالت		۶
۱۶	ط	جہر	شدت	استعلاء	اطباق	اصمات	قلقلہ		۶
۱۷	ظ	جہر	رخوت	استعلاء	اطباق	اصمات			۵
۱۸	ع	جہر	توسط	استفال	انفتاح	اصمات			۵
۱۹	غ	جہر	رخوت	استعلاء	انفتاح	اصمات			۵
۲۰	ف	ہمس	رخوت	استفال	انفتاح	اصمات			۵
۲۱	ق	جہر	شدت	استعلاء	انفتاح	اصمات	قلقلہ		۶
۲۲	ک	ہمس	شدت	استفال	انفتاح	اصمات			۵
۲۳	ل	جہر	توسط	استفال	انفتاح	اذلاق	انحراف		۵/۶
۲۴	م	جہر	توسط	استفال	انفتاح	اذلاق	غنّہ		۵/۶
۲۵	ن	جہر	توسط	استفال	انفتاح	اذلاق	غنّہ		۵/۶
۲۶	و	جہر	رخوت	استفال	انفتاح	اصمات	لین		۶
۲۷	ہ	ہمس	رخوت	استفال	انفتاح	اصمات			۵
۲۸	ء	جہر	شدت	استفال	انفتاح	اصمات			۵
۲۹	ی	جہر	رخوت	استفال	انفتاح	اصمات	لین		۶

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۱ اکیسواں سبق

باعتبار قوت وضعف صفات لازمہ کا بیان

قوت وضعف کے لحاظ سے صفتِ لازمہ کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) قَوِی: جو گیارہ صفات ہیں جہر، شدت، استعلاء، اطباق، اصمات، قلقلہ، صفیر، انحراف، تفشی استطالت، تکریر ہیں۔

(۲) ضَعِیف: جو سات صفات ہیں ہمس، رخوہ، استفال، انفتاح، اذلاق، لین، غنہ۔

(۳) مُتَوَسِّط: جو صرف "توسط" ہے (پس) جس حرف میں جتنی صفاتِ قویہ ہوں گی اتنی ہی اس کی آواز قوی ہوگی (اور) حرف میں جتنی صفات ضعیفہ ہوں گی اتنی اس کی آواز ضعیف ہوگی (اور) حرف میں صفاتِ قویہ وضعیفہ برابر ہوں تو اس کی آواز متوسط ہوگی۔

حرفوں کی قوت اور ضعف کے اعتبار سے پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) اَقْوٰی: یعنی وہ حرف جس میں سب یا ایک کم سب صفات قویہ ہوں۔

(۲) قَوِی: یعنی وہ حرف جس میں صفات قویہ زیادہ اور صفات ضعیفہ کم ہوں۔

(۳) مُتَوَسِّط: یعنی وہ حرف جس میں دونوں طرح کی صفات برابر ہوں۔

(۴) ضَعِیف: یعنی وہ حرف جس میں صفاتِ ضعیفہ زیادہ اور صفات قویہ کم ہوں۔

(۵) اَضْعَف: یعنی وہ حرف جس میں سب یا ایک کم سب صفات ضعیفہ ہوں۔

- اقوی حروف چار ہیں۔ ض ط ظ ق ● قوی حروف پانچ ہیں ج د ص غ ء
- متوسط حروف چار ہیں۔ ب۔ ر۔ ز۔ ع
- ضعیف حروف دس ہیں۔ ا۔ ت۔ خ۔ ذ۔ س۔ ش۔ ک۔ ل۔ و۔ ی۔
- اضعف حروف چھ ہیں۔ ث۔ ح۔ ف۔ م۔ ن۔ ہ

نظم

حرف کی ہیں پانچ قسم اے طالب صادق فنون
وہ قوی اقوی ضعیف اضعف میانہ در متون

مجھ سے سن آپ اب تفصیل سب کی صاف صاف
ہیں جو اقوی وہ حروفِ ضاد و طاء، ظاء و قاف

ہیں قوی الحرف جیم و دال و صاد و ہمزہ، غین
چار ہیں حرفِ میانہ با و را و زا و عین

الف و تا و خا و ذال و سین و شین و کاف و لام
اور واو، یا لکھا جن کا ضعیف الحرف نام

اور اضعف ثا و حا و فا و میم و نون و ہا
بس ہوا اس نظم کا بیاں خاتمہ اے با وفا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقشہ صفات قویہ وضعیفہ

اقسام	شمار	حروف	صفاتِ قویہ						صفت متوسطہ	صفاتِ ضعیفہ				
اقوی حروف	۱	ط	جہر	شدت	استعلاء	اطباق	اصمات	قلقلہ						
	۲	ض	جہر	استعلاء	اطباق	اصمات	استطالت			رخوت				
	۳	ظ	جہر	استعلاء	اطباق	اصمات				رخوت				
	۴	ق	جہر	شدت	استعلاء	اصمات	قلقلہ			انفتاح				
قوی حروف	۱	ج	جہر	شدت	اصمات	قلقلہ				استفال	انفتاح			
	۲	د	جہر	شدت	اصمات	قلقلہ				استفال	انفتاح			
	۳	ص	استعلاء	اطباق	اصمات	صفیر				ہمس	رخوت			
	۴	غ	جہر	استعلاء	اصمات					رخوت	انفتاح			
	۵	ء	جہر	شدت	اصمات					استفال	انفتاح			
متوسط حروف	۱	ب	جہر	شدت	قلقلہ					استفال	انفتاح	اذلاق		
	۲	ر	جہر	انحراف	تکریر				توسط	استفال	انفتاح	اذلاق		
	۳	ز	جہر	اصمات	صفیر					رخوت	استفال	انفتاح		
	۴	ع	جہر	اصمات					توسط	استفال	انفتاح			
ضعیف حروف	۱	ا	جہر	اصمات						رخوت	استفال	انفتاح		
	۲	ت	شدت	اصمات						ہمس	استفال	انفتاح		
	۳	خ	استعلاء	اصمات						ہمس	رخوت	انفتاح		
	۴	ذ	جہر	اصمات						رخوت	استفال	انفتاح		
	۵	س	اصمات	صفیر						ہمس	رخوت	استفال	انفتاح	
	۶	ش	اصمات	تفشی						ہمس	رخوت	استفال	انفتاح	
	۷	ک	شدت	اصمات						ہمس	استفال	انفتاح		
	۸	ل	جہر	انحراف					توسط	استفال	انفتاح	اذلاق		
	۹	و	جہر	اصمات						رخوت	استفال	انفتاح	لین	
	۱۰	ی	جہر	اصمات						رخوت	استفال	انفتاح	لین	
اضعف حروف	۱	ث	اصمات							ہمس	رخوت	استفال	انفتاح	
	۲	ح	اصمات							ہمس	رخوت	استفال	انفتاح	
	۳	ف								ہمس	رخوت	استفال	انفتاح	اذلاق
	۴	م	جہر						توسط	استفال	انفتاح	اذلاق	غنہ	
	۵	ن	جہر						توسط	استفال	انفتاح	اذلاق	غنہ	
	۶	ہ	اصمات							ہمس	رخوت	استفال	انفتاح	

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۲ بائیسواں سبق

تمائز بین الحروف کا بیان

حروفِ ہجا میں ہر حرف کی آواز دوسرے حرف سے جو مختلف اور ممتاز ہے اس باہمی فرق اور امتیاز کو تمائز بین الحروف کہتے ہیں۔

تمائز بین الحروف کی چار صورتیں ہیں۔

❶ تمائز بالمخرج :- یعنی مخرج کی وجہ سے ایک حرف کا دوسرے حرف سے ممتاز ہونا۔

جن حرفوں میں تمائز بالمخرج ہے وہ چار شقوں میں ۱۱ حروف ہیں۔

(۱) ث ح ھ :- جو اپنی پانچوں صفاتِ لازمہ میں مشترک ہیں۔

(۲) ب ک :- جو اپنی پانچوں صفاتِ لازمہ میں مشترک ہیں۔

(۳) ج د :- جو اپنی چھیوں صفاتِ لازمہ میں متحد ہیں۔

(۴) م ن :- جو اپنی پانچوں صفاتِ لازمہ میں متفق ہیں۔

(مگر ان سب حرفوں کا مخرج الگ الگ ہے)

❷ تمائز بالصفت :- یعنی صفاتِ لازمہ کی وجہ سے ممتاز ہونا جس کا بیان اگلے سبق میں آئیگا۔

❸ تمائز بالمخرج والصفت :- یعنی مخرج اور صفت دونوں کی وجہ سے حرف کا ممتاز ہونا۔

جن حرفوں میں تمائز بالمخرج والصفت ہے وہ یہ چھ حرف ہیں " ز ۔ ض ۔ ف ۔ ق ل ۔ ن " کہ ان میں سے ہر حرف اپنے غیر کے ساتھ نہ تو مخرج میں شریک ہے اور نہ پورے طور پر تمام صفاتِ لازمہ میں شریک ہے (بلکہ مخرج میں پوری طرح اور صفاتِ لازمہ میں اکثر یا کسی نہ کسی صفت میں اپنے غیر سے مختلف ہے)

❹ تمائز بالحرکت :- یعنی ماقبل کی وجہ سے ایک حرف کا دوسرے حرف سے ممتاز ہونا۔

جن حرفوں میں تمائز بالحرکت ہے وہ تینوں حروف مدہ ہیں جن کی تفصیل یہ ہے۔

(۱) الف کی آواز اپنے ماقبل فتحہ کی وجہ سے کھلی ہوئی ہوتی ہے۔

(۲) یاء مدہ کی آواز ماقبل کے کسرہ کی وجہ سے دبی ہوئی ہوتی ہے۔

(۳) واؤ مدہ کی آواز ماقبل کے ضمہ کی وجہ سے کچھ پھیلی ہوئی سی ہوتی ہے۔

فائدہ :- حروفِ مدہ میں کسی قدر تمائز بالمخرج بھی ہے (جس کی تفصیل تیرھویں سبق میں گذر چکی ہے)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۳ تیئیسواں سبق

تمایز کی چوتھی صورت کا بیان

جن صورتوں میں تمایز بالصفۃ ہے۔ وہ حروف اور ان کی صفاتِ ممیزہ یہ ہیں۔

① ء ھ۔ میں جہر و شدت (یا ہمس و رخوت) سے امتیاز ہوتا ہے۔
② ع ح۔ میں جہر و توسط (یا ہمس و رخوت) سے امتیاز ہوتا ہے۔
● غ خ۔ میں جہر (یا ہمس) سے امتیاز ہوتا ہے۔
④ ج ش۔ میں شدت (یا رخوت و تفشی) سے امتیاز ہوتا ہے۔
● ج ی۔ میں شدت (یا رخوت) سے امتیاز ہوتا ہے۔
● ش ی۔ میں ہمس و تفشی (یا جہر) سے امتیاز ہوتا ہے۔
⑤ ط د۔ میں استعلاء (یا استفال) سے امتیاز ہوتا ہے۔
● ط ت۔ میں استعلاء (یا استفال) سے امتیاز ہوتا ہے۔
● ت د۔ میں ہمس (یا جہر) سے امتیاز ہوتا ہے۔
⑥ ظ ذ۔ میں استعلاء (یا استفال) سے امتیاز ہوتا ہے۔
● ظ ث۔ میں استعلاء (یا استفال) سے امتیاز ہوتا ہے۔
● ذ ث۔ میں جہر (یا ہمس) سے امتیاز ہوتا ہے۔
⑦ ص س۔ میں استعلاء (یا استفال) سے امتیاز ہوتا ہے۔
● ص ز۔ میں ہمس و استعلاء (یا جہر و استفال) سے امتیاز ہوتا ہے۔
● س ز۔ میں ہمس (یا جہر) سے امتیاز ہوتا ہے۔
⑧ ب م۔ میں شدت و قلقلہ (یا توسط و غنہ) سے امتیاز ہوتا ہے۔
● ب و۔ میں شدت و قلقلہ (یا رخوت) سے امتیاز ہوتا ہے۔
● م و۔ میں توسط و غنہ (یا رخوت) سے امتیاز ہوتا ہے۔

فائدہ: واؤ میں کچھ تمایز بالمخرج بھی ہے۔ اس لئے کہ یہ ہونٹوں کے انفتاحِ قلیل سے ادا ہوتا ہے۔ جب کہ بار اور میم ہونٹوں کے انطباق سے ادا ہوتے ہیں (جیسا کہ تیرھویں سبق میں گذرا)۔

ے یعنی ہمزہ میں امتیاز ہار سے جہر و شدۃ کی وجہ سے ہوتا اور ہار میں امتیاز ہمزہ سے ہمس و رخوہ کی وجہ سے ہوتا ہے فافہم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۴ چوبیسواں سبق

حروف مُتَشابہُ الصَّوت کا بیان

حروفِ تہجّی میں جن حرفوں کی آوازیں ایک دوسرے کے مشابہ ہیں ان کو حروف متشابہ الصوت کہتے ہیں۔ حروف مُتَبَایِنُ الصَّوت (یعنی الگ الگ آوازوں والے حروف) کی طرح حروف متشابہ الصوت کو بھی صحیح ادا کرنا فرض ہے (اور) حروف مُشتَبِہُ الصَّوت اٹھارہ ۱۸ مشہور ہیں۔ جو چھ ۶ شقوں میں ہیں۔ اس طرح کہ چار ۴ شقوں میں دو ۲ دو ۲ حرف ہیں اور دو ۲ شقوں میں چار چار حروف ہیں (تفصیل حسب ذیل ہے)

۱ ت ط: میں استفال یا[عہ] استعلا ممیّز ہے۔
۲ ث س: میں صفتِ صفیر ممیّز ہے۔
ث ش: میں صفتِ تفشی ممیز ہے۔
ث ص: میں استعلا و صفیر ممیّز ہے۔
س ش: میں صفیر و تفشی ممیز ہے۔
س ص: میں صفتِ استعلا ممیّز ہے۔
ش ص: میں تفشی یا استعلا ممیز ہے۔
۳ ح ہ: میں صرف مخرج سے امتیاز ہے۔

۴ ذ ز: میں صفتِ صفیر ممیز ہے۔
ذ ض: میں صفتِ استعلا ممیز ہے۔
ذ ظ: میں صفتِ استعلا ممیز ہے۔
ز ض: میں صفیر یا استعلا ممیز ہے۔
ز ظ: میں صفیر یا استعلا ممیز ہے۔
ض ظ: میں صفت استطالت ممیز ہے۔
۵ ع ء: میں توسّط یا شدّت ممیز ہے۔
۶ ق ك: میں استعلا یا استفال ممیز ہے۔

اَسۡئِلَة

(۱) تجوید کا دوسرا جزء کیا ہے؟
(۲) صفات کو تجوید سے کیا تعلق ہے؟
(۳) صفت کے معنیٰ اور قسمیں بیان کریں؟
(۴) صفتِ لازمہ کے معنیٰ، قسمیں اور تعداد بتائیں؟
(۵) صفتِ متضادہ و منفردہ کے معنیٰ و نام بتایئے؟
(۶) ہمس و جہر اور شدّہ و رخوۃ میں کیا فرق ہے؟
(۷) صفت توسّط متضادہ ہے یا غیر متضادہ؟
(۸) راء میں تکریر یا تکرار ادا کرنا کیسا ہے؟
(۹) ہر حرف کی تمام صفات لازمہ بیان کریے؟
(۱۰) سب سے زیادہ صفات کس حرف میں ہیں؟
(۱۱) جیم اور دال میں صفات کے لحاظ سے کیا فرق ہے؟
(۱۲) تمایز بالحرکۃ والے حروف بیان کیجئے؟

عہ یعنی تاء کو طاء سے ممتاز کرنے والی استفال ہے اور طاء کو تاء سے ممتاز کرنے والی استعلاء ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ (۲)

صفاتِ حروف صفت کے معنی "حرف ادا ہونے کی کیفیت" ● صفت کی دو قسمیں ہیں لازمہ اور عارضہ ● لازمہ: یعنی وہ صفت جو حرف سے کبھی جدا نہ ہو ● عارضہ: یعنی وہ صفت جو کسی وجہ سے پیدا ہو

صفاتِ لازمہ صفات لازمہ کی دو قسمیں ہیں متضادہ اور منفردہ ● متضادہ: یعنی وہ صفت جس کی ضد ہو ● منفردہ: یعنی وہ صفت جس کی ضد نہ ہو ● صفاتِ متضادہ دس ہیں جن کے پانچ جوڑے ہیں ● صفاتِ منفردہ آٹھ ہیں اور اکیلی اکیلی ہیں۔

صفاتِ متضادہ

نمبر	صفت	تعریف	حروف
۱	ہمس	آواز پست ہونا	فَحَثَّهٗ شَخْصٌ سَكَتْ
۲	جہر	آواز قوی ہونا	مہموسہ کے علاوہ سب مجہورہ
۳	شدت	آواز سخت ہونا	اَجِدُ قَطٍ بَكَتْ
۴	رخوت	آواز نرم ہونا	شدیدہ و متوسطہ کے علاوہ
●	توسط	آواز کچھ نرم ہونا	لِنْ عُمَرْ
۵	استعلا	جڑ زبان اوپر چڑھنا	خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ
۶	استفال	جڑ زبان نیچے رہنا	مستعلیہ کے علاوہ مستفلہ
۷	اطباق	بیچ زبان اوپر چڑھنا	ص ض ط ظ
۸	انفتاح	بیچ زبان نیچے رہنا	مطبقہ کے علاوہ منفتحہ
۹	اذلاق	آواز میں سرعت ہونا	فَرَّ مِنْ لُبٍّ
۱۰	اصمات	آواز میں جماؤ ہونا	مذلقہ کے علاوہ مصمتہ

صفاتِ منفردہ

نمبر	صفت	تعریف	حروف	نام
۱	قلقلہ	آواز میں جنبش ہونا	قُطْبُ جَدٍّ	مقلقلہ
۲	صفیر	آواز میں تیزی ہونا (مثل سیٹی کے)	زَسَصَ	صفیریہ
۳	لین	آواز خوب نرم ہونا	وَیْ	لینیہ
۴	تفشی	آواز مخرج میں پھیلنا	ش	متفشیہ
۵	تکریر	زبان میں کچھ رعشہ ہونا (تکرار ممنوع ہے)	ر	مکررہ
۶	انحراف	آواز کا اپنے مخرج سے دوسرے مخرج کی طرف پھرنا	لَرُ	منحرفہ
۷	استطالت	مخرج میں آواز دراز ہونا	ض	مستطیلہ
۸	غنّہ	آواز خیشوم میں جانا	مَنْ	غنویہ

صفاتِ قویہ و ضعیفہ صفاتِ لازمہ میں گیارہ قوی، چھ ضعیف اور ایک متوسط ہے الخ

اقسامِ حروف باعتبارِ قوت و ضعف حرف کی پانچ قسمیں ہیں۔ اقوی۔ قوی۔ متوسط۔ ضعیف۔ اضعف الخ

تمایز بین الحروف تمایز بین الحروف کی چار صورتیں ہیں الخ ● تمایز بالصفت کے حروف ۱۸ شقوں میں کس ہیں الخ

حروف مشتبہ الصوت ایک دوسرے کے مشابہ حروف چھ شقوں میں اٹھارہ ہیں تفصیل یہ ہے الخ

تنبیہ:- یہاں یا آئندہ جہاں بھی "الخ" لکھا ہو اس عبارت کی تکمیل و تفصیل طلبا خود کریں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۵ پچیسواں سبق

تنبیہات حروف کا بیان

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مخارج اور صفاتِ لازمہ کے بیان کے بعد ادائے حروف سے متعلق ان غلطیوں سے آگاہ کر دیا جائے جو وقتاً فوقتاً سننے میں آئیں۔ خصوصاً چار غلطیاں۔

(۱) تاء اور کاف میں صفت ہمس ادا کرنے میں مبالغہ کرنا۔

(۲) ضاد کو عین ظاء یا دال کے مشابہ ادا کرنا۔

(۳) لام، میم، نون کے سکون میں آواز ہلا دینا۔

(۴) ہمزہ متحرکہ کو نرم ادا کرنا۔

ا:۔ اس کی ادائیگی میں مقدارِ کشش دو حرکات سے کم یا زیادہ نہ ہو اور وقف کی حالت میں آخر میں ہمزہ پیدا نہ ہو کہ یہ لحن جلی ہے۔

ب:۔ صفت جہر و شدت کا خیال رہے تاکہ پ فارسی کے مشابہ نہ ہو جائے۔

ت:۔ اس کی نرمی میں مبالغہ نہ کیا جائے اور زبان دانتوں کے درمیان نہ آنے پائے۔

ح:۔ گلا بھینچے نہیں بلکہ وسط حلق سے لطیف ادا ہو ● خ:۔ صفت استعلاء کا خیال رکھا جائے۔

د:۔ یہ تاء کے مشابہ ہو جائے۔ ● ذ:۔ ثاء والی دونوں باتوں کا خیال رہے۔

ر:۔ تکرار پیدا نہ ہونے پائے۔ ● ز:۔ سین کی آمیزش پیدا نہ ہو

ش:۔ آواز اوپر نہ چڑھے ورنہ پُر ہو جائے گی ● ص:۔ استعلاء کے ساتھ صفیر کا بھی خیال رہے۔

ض:۔ مخرج اور صفت رخوۃ اور استطالہ کا خیال ہے ● ط:۔ صفت اطباق کا پورا خیال رکھا جائے

ظ:۔ دال مفخم کی بو نہ آنے پائے۔ ● ع:۔ خاء والی بات کا لحاظ رکھا جائے۔

غ:۔ استعلاء کا پورا خیال رکھا جائے۔

ف:۔ مخرج کا پورا خیال رکھا جائے تاکہ ہندی لفظ پھ کے مشابہ نہ ہو جائے۔

ق:۔ استعلاء کا پورا خیال رکھا جائے۔ ● و:۔ حلقہ شفتین کا خیال رکھا جائے اور مدہ ہونے کی حالت میں الف والی دونوں باتوں کا خیال رکھا جائے۔

ہ:۔ نہایت نرمی سے ادا کیا جائے۔ ● ی:۔ اس کی ادائیگی میں جیم کی بو پیدا نہ ہو اور مدہ ہونے کی حالت میں الف اور واؤ مدہ والی دونوں باتوں کا خیال رکھا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوش خبری

اللہ تعالیٰ کے فضل سے علم تجوید کا دوسرا جزو پورا ہو گیا۔ اور یہاں کتاب تقریباً تہائی ہو رہی ہے علم تجوید میں صفاتِ لازمہ اور صفاتِ لازمہ میں "صفاتِ ممیّزہ" کا بیان مشکل مانا جاتا ہے لیکن بندہ نے اپنی بساط کے موافق اس بات کی کوشش کی ہے کہ آسان کر کے پیش کیا جائے تاکہ طلباء عزیز ان اسباق کو بھی آسانی سے سمجھ سکیں۔ لیکن یہ بھی سمجھ لینا ضروری ہے کہ حرفوں کی صحیح ادائیگی پر قدرت صرف کتاب کے دیکھ لینے یا پڑھ لینے سے حاصل نہیں ہوتی بلکہ استاذِ مشاق سے سننے اور اس کے مطابق ادا کرنے کی مشق کرنے سے حاصل ہوتی ہے۔ البتہ کتابوں سے علم ضرور حاصل ہوتا ہے اور اس سے بڑی مدد ملتی ہے لہٰذا کتاب کے ساتھ ساتھ مشق و تمرین پر بھی خاص توجہ اور محنت کی ضرورت ہے۔ بہت سے طلبہ جو مسائل تجوید کو یاد کرنے کے باوجود قرآن کریم کو صحیح نہیں پڑھ پاتے اس کی وجہ یہی ہے کہ انھوں نے مشق پر محنت نہیں کی۔

یہاں یہ بات بھی ذہن نشین کر لینا چاہئے کہ کلام اللہ شریف کی تعلیم دوسرے علوم و فنون کی طرح نہیں بلکہ اس کے پڑھنے پڑھانے پر اللہ رب العزۃ کی بارگاہِ عالی سے ہر حرف کے بدلہ دس نیکیاں عطا فرمائی جاتی ہیں (جیسا کہ مقدمہ کے مضمون نمبر ۱۵ میں گذر چکا ہے۔)

نیز حدیث شریف میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو محبوب رکھتا ہے جو قرآن کو اسی طرح پڑھے جیسا کہ وہ نازل ہوا ہے (یعنی تجوید سے) کیا صفتِ محبوبیت کے برابر کوئی وصف دنیا میں ہو سکتا ہے؟ غور کیجئے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے قرآن مجید کے صحیح پڑھنے پر کس قدر اونچا پروانۂ رضا ارشاد فرمایا ہے کہ مر مٹنے کے قابل ہے لہٰذا دل و جان سے محنت کریئے۔

حضرت ربِّ کریم جلّ شانہٗ ہم سب کی محنتوں کو قبول فرمائے اور آخر دم تک اپنے پاک کلام سے علماً، عملاً، خدمتاً اشتغال نصیب فرمائے۔ آمین

نظم ؎

کر مجھے علم و عمل سے اے خدا آراستہ
باب تجوید و قرأت کا کر کشادہ راستہ

کر معطر روح کو تو علمِ قرآن سے مری
اور منور چشم کر رکھ روئے فرقان سے مری

دور کر مجھ سے غمِ موت و حیاتِ مستعار
زندہ کر ذکر و تلاوت سے مجھے پروردگار

اے مرے اللہ رکھ ہر وقت ہر لیل و نہار
عشق میں قرآن کے بے صبر و بے تاب و قرار

کر عنایت مجھ کو توفیقِ جہاد اے ذو المنن
تاکہ ہو تعلیم میری تیری رحمت سے حسن (آمین)

؎ مستفاد از اشعار شیخ المشائخ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۶ چھبیسواں سبق

صفات عارضہ کا تمہیدی بیان

تجوید کا تیسرا جزء "صفات عارضہ" ہیں۔ صفاتِ عارضہ ادا کے لحاظ سے "تجوید" میں داخل ہیں **البتہ** یہ فرق ہے کہ مخارج اور صفاتِ لازمہ میں ادائیگی کے لحاظ سے قراء کا کوئی اختلاف نہیں۔ **لیکن** صفاتِ عارضہ میں قراءتوں کا اختلاف بھی ہے **مثلاً** اَلصَّلٰوۃَ کا دوسرا لام روایت ورشؒ میں پُر ہے اور باقی قراءتوں میں باریک ہے **اور** مِنْ خَوْفٍ کے نون ساکن میں قراءۃ ابوجعفرؒ میں اخفاء ہے اور باقی قراءتوں میں اظہار ہے **پس** جو صفتِ عارضہ جس روایت میں ثابت ہے اُس کا ادا کرنا اُس روایت میں ضروری ہے ورنہ وہ روایت ناقص رہے گی **نیز** بغیر ثبوت کے صفتِ عارضہ ادا کرنا جائز نہیں اگرچہ سبب پایا جاتا ہو۔ واضح ہو کہ اس کتاب میں روایتِ حفصؒ کے موافق صفات عارضہ اور ان کے قواعد بیان کئے جائیں گے۔

صفاتِ لازمہ اور عارضہ میں چار فرق ہیں۔

۱. صفتِ لازمہ حرف میں ہمیشہ پائی جاتی ہے اور صفتِ عارضہ کبھی پائی جاتی ہے، کبھی نہیں۔
۲. صفتِ لازمہ بغیر سبب کے پائی جاتی ہے اور صفتِ عارضہ کسی سبب کی وجہ سے۔
۳. صفتِ لازمہ کی غلطی لحنِ جلی ہے اور صفتِ عارضہ کی غلطی لحنِ خفی۔
۴. صفتِ لازمہ میں ادا کوئی اختلاف نہیں اور صفتِ عارضہ میں اختلاف بھی ہے۔

صفاتِ عارضہ کے متعلق اوّلاً چار باتوں کا جاننا ضروری ہے۔ معنی[۱]، قسمیں[۲]، تعداد[۳] اور اُن کے نام[۴]

صفتِ عارضہ کے معنی وہ صفت جو حرف میں کبھی اور کسی وجہ سے پائی جائے (اور اُس کے ادا نہ ہونے سے حرف کی خوبصورتی ختم ہو جائے) جیسے لفظ "اَللّٰہُ" کے لام کو ماقبل زبر یا پیش ہونے کی حالت میں پُر پڑھنا

مخارج اور صفاتِ لازمہ کی طرح صفاتِ عارضہ بھی سترہ ہیں جن کی اوّلاً تین[۳] قسمیں ہیں۔

۱ عارض بالصفت: یعنی کسی صفتِ لازمہ کی وجہ سے پیش آنے والی صفت۔ اور یہ دو[۲] ہیں تفخیم[۱] و ترقیق[۲]

۲ عارض بالحرف: یعنی کسی حرف کے ملنے کی وجہ سے پیش آنے والی صفت۔ اور یہ چودہ[۱۴] ہیں۔ مد[۱]۔ ادغام[۲]۔ اخفاء[۳]۔ اقلاب[۴]۔ غنہ[۵]۔ صلہ[۶]۔ تسہیل[۷]۔ ابدال[۸]۔ امالہ[۹]۔ اشمام[۱۰]۔ روم[۱۱]۔ سکتہ[۱۲]۔ حرکت[۱۳]۔ اور صورتِ نقل[۱۴]۔

۳ عارض بالوقف: یعنی وقف کی وجہ سے پیش آنے والی صفت۔ اور یہ چار ہیں۔ اسکان[۱] اشمام[۲] روم[۳]۔ ابدال[۴]

فائدہ: صفتِ عارضہ کو صفتِ مُحَسِّنَۃ[۱]، مُزَیِّنَۃ[۲]، مُحَلِّیَۃ[۳] بھی کہتے ہیں لہٰذا چار نام ہو گئے

تنبیہ: واضح ہو کہ "اظہار" صفتِ اصلی ہے، عارضی نہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۷ ستائیسواں سبق

صفتِ تفخیم وغیرہ کا بیان

تفخیم کے متعلق بھی چار باتوں کا جاننا ضروری ہے۔ معنیٰ۔ قسمیں۔ حروف۔ قواعد۔

تفخیم کے معنی تلفظ میں حرف کو "موٹا" کرنا، (کہ آواز سے منھ بھر جائے) اور ترقیق کے معنیٰ تلفظ میں حرف کو "باریک کرنا" (کہ آواز سے منھ بالکل نہ بھرے) تفخیم کی ۲ قسمیں ہیں دائمی اور عارضی حروف مستعلیہ کی تفخیم دائمی ہوتی ہے اور حروف شبہ مستعلیہ (یعنی پُر ہونے میں حروف مستعلیہ کے مشابہ حروف) کی تفخیم عارضی ہوتی ہے اور حروف شبہ مستعلیہ تین ہیں جو "لاد" میں جمع ہیں۔

قاعدہ:۔ الف سے پہلے پُر حرف ہو تو پُر ورنہ باریک پڑھیں گے جیسے قَالَا۔

قاعدہ:۔ لفظ "اَللّٰه" کے لام سے پہلے زبر یا پیش ہو تو دونوں لام پُر ورنہ باریک پڑھے جائیں گے جیسے اَللّٰهُ الصَّمَدُ۔ عَبْدُ اللّٰهِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ۔

فائدہ:۔ لفظ "اَللّٰهُمَّ" کا بھی یہی قاعدہ ہے چنانچہ قَالُوا اللّٰهُمَّ میں تغلیظ یعنی تفخیم ہوگی اور قُلِ اللّٰهُمَّ میں ترقیق۔

تنبیہ:۔ لفظ اَللّٰهُ اور اَللّٰهُمَّ کے علاوہ سب لام باریک پڑھے جائیں گے جیسے وَلِیّ

قاعدہ:۔ راء بارہ ۱۲ حالتوں میں پُر ہوتی ہے (اور ان کے علاوہ باریک)۔

- راء پر زبر یا پیش ہو جیسے رَبِّ۔ رُبَمَا۔ بَرًّا۔ اَلْبِرُّ
- راء ساکن سے پہلے زبر یا پیش ہو جیسے اَرْسَلَ۔ اُرْسِلَ
- وقف والی راء ساکن سے پہلے زبر یا پیش ہو جیسے اَدْبَرَ۝ الدُّبُرَ۝
- (۷) پیش والی راء پر روم کے ساتھ وقف ہو جیسے هُوَ الْاَبْتَرُ۝
- وقف والی راء ساکن سے پہلے یاء ساکن کے علاوہ کوئی حرف ساکن ہو اور اس سے پہلے (یعنی راء کے تیسرے حرف پر) زبر یا پیش ہو جیسے یُسْرٌ۝ اَلْعُسْرُ۝
- راء ساکن سے پہلے زیر عارضی ہو یا دوسرے کلمہ میں ہو جیسے اِرْجِعْ۔ رَبِّ ارْجِعُوْنِ

(۱) راء ساکن کے بعد اسی کلمہ میں حرف مستعلیہ ہو جیسے فِرْقَةٍ مگر فِرْقٍ (شعراء ۶۳) میں خُلف ہے (یعنی ترقیق بھی جائز ہے)

فائدہ:۔ زیر کا عارضی اور کلمہ کا ایک یا ۲ ہونا مبتدیوں کو معلوم نہیں ہوتا اس لئے آخری تینوں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صورتوں کے تمام کلمات اِنْ شاء اللہ تعالیٰ ابھی ایک نقشہ میں لکھے جائیں گے۔

فائدہ:۔ لفظ مِصْرَ اور اَلْقِطْرِ میں بحالت وقف تفخیم اور ترقیق دونوں جائز ہیں لیکن اول میں تفخیم اور ثانی میں ترقیق بہتر ہے اور یہی جمہور قراء کا مذہب ہے۔

فائدہ: بعض قراء نے ذیل کے کلمات میں بحالت وقف راء میں ترقیق کو بہتر کہا ہے لیکن زیادہ عمل تفخیم پر ہے

(۱) فَاَسْرِ (سورۂ ہود۔ حجر۔ دخان) (۲) اَنْ اَسْرِ (طٰہٰ۔ شعراء)

(۳) اَلْجَوَارِ (سورۂ شوریٰ۔ رحمٰن۔ کورت) (۴) وَنُذُرِ (قمر) (۵) یَسْرِ (فجر)

فائدہ:۔ حرفوں کی تفخیم میں مراتب ہیں جن کی ترتیب کا مجموعہ "لَطْ صَضَظ قَغْ خَرَّ" ہے (چنانچہ) سب سے زیادہ پُر لفظ "اَللّٰہ" کا لام ہے اس سے کچھ کم طاء پھر صاد پھر ضاد پھر ظاء پھر قاف پھر غین پھر خاء پھر راء (اور) الف اپنے ماقبل کی تفخیم کے لحاظ سے پُر ہوتا ہے (چنانچہ) اَللّٰہ کے الف میں اعلیٰ درجہ کی تفخیم ہوگی (اور) راء مفخمہ کے بعد والے الف میں سب سے ادنیٰ درجہ کی تفخیم ہوگی۔

فائدہ:۔ پُر حرف کا فتحہ پُر ہوتا ہے (اور) باریک حرف کا فتحہ باریک ہوتا ہے (باقی) کسرہ اور ضمہ ہمیشہ باریک پڑھے جاتے ہیں

تنبیہ:۔ حرف مفخم کی تفخیم میں مبالغہ کرنا (جس سے واؤ کی آمیزش ہوجائے) یا حرف مرقق کی ترقیق میں مبالغہ کرنا (جس سے امالہ صغریٰ جیسی کیفیت ہوجائے) غلط ہے

کلمات مخصوصہ راء ساکنہ

نمبر شمار	کلمات	نام سورۃ	نمبر آیت	نمبر شمار	کلمات	نام سورۃ	نمبر آیت	نمبر شمار	کلمات	نام سورۃ	نمبر آیت
۱	اِنِ ارْتَبْتُمْ	مائدہ	۱۰۶	۷	لِمَنِ ارْتَضٰی	انبیاء		۱۳	اِنِ ارْتَبْتُمْ	طلاق	
۲	قِرْطَاسٍ	انعام	۷	۸	رَبِّ ارْجِعُوْنِ	مومنون		۱۴	مَنِ ارْتَضٰی	جنّ	
۳	وَاِرْصَادًا	توبہ		۹	اَمِ ارْتَابُوْا	نور		۱۵	مِرْصَادًا	نبا	
۴	فِرْقَةٍ	توبہ		۱۰	الَّذِی ارْتَضٰی	نور		۱۶	لَبِالْمِرْصَادِ	فجر	
۵	اِرْجِعُوْا	یوسف		۱۱	اِرْجِعْ	نمل		۱۷	اِرْجِعِیْ	فجر	
۶	رَبِّ ارْحَمْهُمَا	بنی اسرائیل		۱۲	عَذَابٍ ۔ اُرْكُضْ	صٓ		۱۸	اِرْكَبْ مَّعَنَا وغیرہ	ھود	

اَسْئِلَة

(۱) تجوید کا تیسرا جزء کیا ہے؟ (۲) صفت عارضہ کا ادا کرنا کیسا ہے؟

(۳) صفت لازمہ اور عارضہ میں چوتھا فرق کیا ہے؟ (۴) صفت عارضہ کے معنی قسمیں اور تعداد بتائیں؟

(۵) صفات عارضہ کے سب نام جن کی تعداد سترہ ہے بالترتیب بیان کریئے؟

(۶) وہ کون سی صفات عارضہ ہیں جن کے نام کم آئے ہیں (۷) اظہار صفت عارضہ کی کون سی قسم ہے؟

www.KitaboSunnat.com
محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٨ اٹھائیسواں سبق

صفت مد کا بیان

مد کے متعلق اوّل چار باتیں جاننا ضروری ہے معنیٰ[١] ۔ قسمیں[٢] ۔ تعداد[٣] اور مراتب[٤]

مد کے معنیٰ :۔ مد والے حرف علّت کی آواز کو روایت کے موافق "زیادہ کرنا"

مد کی ابتداءً دو قسمیں ہیں ۔ اصلی اور فرعی

● **مد اصلی** :۔ حرف مد کے بعد ہمزہ یا سکون نہ ہو تو مد اصلی کہتے ہیں جیسے اُوْتِیْنَا ۔

مد اصلی کی مقدار کشش ایک الف کے بقدر[٥] ہے جس میں کمی کرنا حرام ہے (اور) الف کی مقدار دو حرکتوں کے بقدر ہے جیسے قَالَ اور قَالَا (اور) مد اصلی کو مد ذاتی ۔ مد طبعی اور مد طبیعی بھی کہتے ہیں

فائدہ :۔ حرفِ مد کو شرطِ مد محل مد اور ہمزہ وسکون کو سببِ مد کہتے ہیں ۔

● **مد فرعی** :۔ حرفِ مد کے بعد ہمزہ یا سکون اور حرف لین کے بعد سکون ہو تو مد فرعی ہوگا (اور) مد فرعی کو مد عرضی ۔ مد سببی اور مد زائد بھی کہتے ہیں (اور) مد فرعی کی چھ قسمیں ہیں جو بالترتیب یہ ہیں ۔

① **مد لازم** :۔ جس کو مد عدل اور مد تحجز بھی کہتے ہیں ۔ ② **مد متصل** :۔ جس کو مد تمکین اور مد وصل بھی کہتے ہیں

③ **مد عارض** :۔ جس کو مد وقفی اور مد جائز بھی کہتے ہیں ۔ ④ **مد منفصل** :۔ جس کو مد تسبط اور مد فصل بھی کہتے ہیں

⑤ **مد لین لازم** :۔ جس کو مد لین لازم حرفی بھی کہتے ہیں ⑥ **مد لین عارض** :۔ جس کو مد لین وقفی بھی کہتے ہیں ۔

(پس) سب سے قوی مد لازم ہے اس کے بعد مد متصل پھر عارض پھر منفصل پھر لین لازم پھر لین عارض

فائدہ :۔ مد لازم کی چار قسمیں ہیں کلمی مثقل[١] ۔ کلمی مخفف[٢] ۔ حرفی مثقل[٣] ۔ حرفی مخفف[٤] (اور) مد متصل اور مد لازم پر اگر وقف کیا جائے تو ان دونوں کے نام میں اور مد متصل کی مقدار میں بھی کچھ فرق ہو جاتا ہے اس لئے دو قسمیں یعنی "مد متصل وقفی"[١] اور "مد لازم وقفی"[٢] شامل ہو کر مدوں کی کل تعداد گیارہ ہو گئی ۔

فائدہ :۔ الف کی مقدار معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ قراءۃ کی رفتار کے تناسب سے کھلی انگلی بند کر لی جائے یا بند انگلی کھول لی جائے لیکن یہ صرف ایک اندازہ ہے ۔ اصلی معیار استاذِ مشاق سے سن کر حاصل ہو سکتا ہے

تنبیہ :۔ مد صرف حرفِ مد یا حرفِ لین میں ہوتا ہے لہٰذا ان کے علاوہ اگر کسی اور حرف کی آواز کو زیادہ کیا جائے یعنی کھینچا جائے تو اس کو مد نہیں کہیں گے ۔

---

٥ یعنی نصف الف تو ما قبل کی حرکت کی مقدار اور نصف الف ، حرفِ مد کی مقدار ، اسی طرح مد فرعی میں ایک الف کے بقدر آواز کی درازی مد اصلی کی اور باقی مقدار مدِ فرعی کی ہوتی ہے ١٢ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٢٩ انتیسواں سبق

اقسامِ مد کا تفصیلی بیان

ہر مدِ فرعی کے متعلق چار باتیں جاننا ضروری ہے۔ نام، تعریف، مقدار اور حکم مدِ فرعی کی قسمیں اور ان کی تفصیلات یہ ہیں۔

(١) حرفِ مد کے بعد ہمزہ اُسی کلمہ میں ہو مد متصل ہوگا جیسے نَشَآءُ۔ سُوْٓءَ۔ وَجَآئَ

فائدہ:۔ مد متصل کا ادا کرنا واجب ہے اور کسی روایت میں بھی اس کا ترک کرنا جائز نہیں ہے

(٢) حرفِ مد کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ کے شروع میں ہو تو مد منفصل ہوگا جیسے اُتْلُ مَآ اُوْحِیَ۔ ضُرِّہٖٓ اَوْ۔ وَاَزْوَاجُہٗٓ اُمَّھٰتُھُمْ۔

فائدہ:۔ مدِ منفصل کا ادا کرنا عربیت کے لحاظ سے تو صرف جائز ہے لیکن قرأت کے لحاظ سے بعض روایتوں میں اس کا ادا کرنا ضروری ہے۔ مثلاً روایت حفصؒ میں بطریق شاطبیؒ۔

فائدہ:۔ مد متصل اور مد منفصل کی مقدار توسط ہے (اور) توسط کی مقدار تین الف یا چار الف ہے۔

(٣) حرفِ مد کے بعد کلمہ میں تشدید ہو تو مد لازم کلمی مثقل ہوگا جیسے ضَآلًّا

(٤) حرفِ مد کے بعد کلمہ میں (صرف) سکون لازمی ہو تو مد لازم کلمی مخفف ہوگا (اور) مد لازم کلمی مخفف صرف لفظ آٰلْـٰٔنَ میں پایا جاتا ہے (جو سورہ یونس آیۃ ۵۱ اور ۸۱ میں دو جگہ ہے)

فائدہ:۔ سکونِ لازمی اس سکون کو کہتے ہیں جو وقف اور وصل دونوں حالتوں میں باقی رہے۔

(٥) حرفِ مقطع کے تلفظ میں حرفِ مد کے بعد تشدید ہو تو مد لازم حرفی مثقل ہوگا جیسے طٰسٓمّٓ (طَا سِیْنْ مِّیْمْ) میں سین کی یا پر۔

فائدہ:۔ حرف مقطع اس حرف کو کہتے ہیں جو اپنے نام کے ساتھ پڑھا جائے جیسے حٰمٓ قٓ (اور) حروف مقطعات کا بیان اگلے سبق میں آرہا ہے۔

(٦) حرفِ مقطعہ میں حرفِ مد کے بعد صرف سکون ہو تو مد لازم حرفی مخفف ہوگا جیسے طٰسٓ میں سین کی یا پر۔

فائدہ:۔ مد لازم کو ادا کرنا ضروری ہے۔ اس کا بھی قصر کسی روایت میں جائز نہیں۔ مد لازم کی چاروں قسموں کی مقدار "طول" ہے (اور) طول کی مقدار تین یا پانچ الف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑦ حرفِ مد کے بعد سکون عارضی ہو (یعنی ایسا سکون جو وقف کی وجہ سے ہو) تو مد عارض ہوگا جیسے لِلّٰهِ ۝ مَّيِّتُوْنَ ۝ وَاِسْمٰعِيْلُ ط

فائدہ:۔ مد عارض کی مقدار طولؔ، توسّطؔ، قصر تینوں ہیں مگر طول افضل ہے پھر توسط پھر قصر (اور) طول کی مقدار تین۳ یا پانچ۵ الف۔ توسط کی مقدار دو۲ یا تین الف (اور) قصر کی مقدار صرف ایک الف کے برابر ہے۔

تنبیہ:۔ طول، توسط، قصر تینوں کو وجوہِ مد کہتے ہیں (اور) کیفیتِ مد صرف دو۲ ہیں طول اور توسط

⑧ حرفِ مد کے بعد ہمزہ اور سکون عارضی دونوں جمع ہوں تو مد متصل وقفی ہوگا جیسے فِي السَّمَآءِ ۝ قُرُوْٓءٍ ط اَلْمُسِيْٓءُ ط

فائدہ:۔ مد متصل وقفی میں "طول" بھی جائز ہے لیکن مد عارض کا "توسط" بہتر نہیں اور قصر جائز نہیں۔

⑨ حرفِ مد کے بعد سکون لازمی اور سکون عارضی دونوں جمع ہوں تو مد لازم وقفی ہوگا جیسے صَوَآفَّ ج

فائدہ:۔ مد لازم وقفی میں مد عارض کی نیت سے بھی طول کرنا جائز ہے لیکن بہتر نہیں باقی توسط اور قصر جائز نہیں۔

⑩ حرفِ لین کے بعد سکون لازمی آئے تو مدِ لین لازم ہوگا (اور) مدِ لین لازم قرآن شریف میں صرف دو۲ جگہ ہے پہلا عٓینٓ مریم میں دوسرا عٓینٓ شوریٰ میں (جیساکہ رسالہ "قواعد المبتدی" میں گذر چکا ہے)

⑪ حرفِ لین کے بعد سکون عارضی آئے تو مدِ لین عارضی ہوگا جیسے خَوْفٍ ۝ قُرَيْشٍ ۝

فائدہ:۔ مدِ لین لازم میں طُول افضل ہے پھر توسط پھر قصر (اور) مدِ لین عارض میں قصر افضل ہے پھر توسط پھر طول (نیز) مدِ لین عارض کا قصر ایک حرکت کی ادا کے برابر توسط ایک الف یا ڈیڑھ الف کے بقدر اور طول ڈیڑھ الف یا ڈھائی الف کے بقدر ہوگا۔

تنبیہ:۔ قراۃ میں کسی بھی مد کی سب مقداروں کا ادا کرنا ضروری نہیں بلکہ کسی ایک کا اختیار کرلینا کافی ہے۔

تنبیہ:۔ مد کی مقداروں میں سے جس مقدار کو چاہیں پڑھ سکتے ہیں لیکن تین باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

● ایک نشست کی قراۃ میں جس مد کی جو مقدار پہلی جگہ اختیار کی جائے آخر قراۃ تک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہی رکھی جائے (جیسے مد متصل میں پہلی جگہ اگر چار الف کا مد توسط کیا ہے تو آخر تک ہر مد متصل میں چار الفی ہی مد کرتا رہے۔ کہیں چار الف مد کرنا اور کہیں تین الف مد کرنا معیوب ہے) (البتہ) مد عارض میں تعلیم و تعلم کے وقت افادہ و استفادہ کی غرض سے کہیں طول، کہیں توسط اور کہیں قصر کرنا جائز ہے (لیکن مد لازم، متصل، منفصل میں فرق کرنا جائز نہیں)۔

● اگر ایک طرح کے کئی مد جمع ہوں تو سب کو برابر ادا کرنا چاہئے جیسے وَحَآجَّهٗ قَوْمُهٗ قَالَ اَتُحَآجُّوْٓنِّيْ اور سورۃ فاتحہ کے مدود عارض اور سورۃ کافرون کے ساتوں مدود منفصل

● اگر دو یا کئی قسم کے مد جمع ہوں تو ضعیف مد کی مقدار قوی مد سے زیادہ نہ ہونا چاہئے جیسے لَآ اِلٰٓى هٰٓؤُلَآءِ وَلَآ اِلٰٓى هٰٓؤُلَآءِ ط

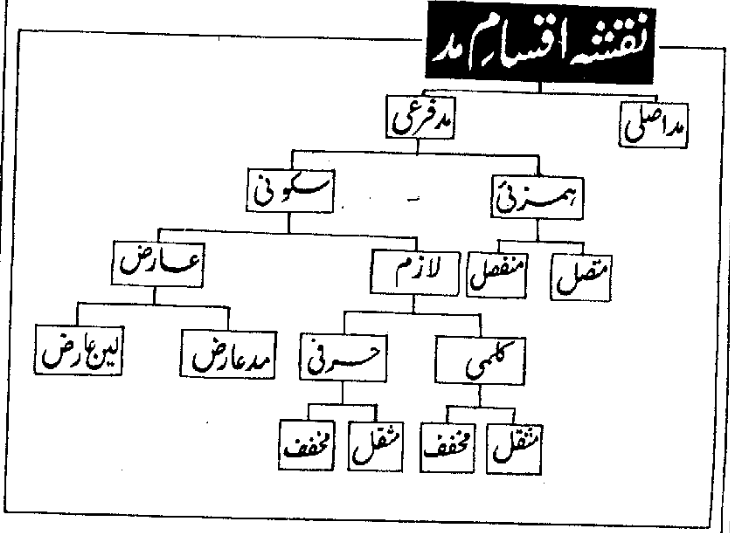

ـــــ مد متصل اور مد منفصل کے توسط کی ایک مقدار ساڑھے تین الف بھی ہے۔ پس دونوں مدوں کی کل مقداریں تین ہو گئیں (۱) تین الف (۲) ساڑھے تین الف (۳) چار الف (کذا فی الکمال والجواہر) یہ مقداریں مد اصلی سمیت ہیں ورنہ دو الف / ڈھائی الف / تین الف کہیں گے ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۰ تیسواں سبق

حروف مقطعات کا بیان

حروف مقطعات کے متعلق چار باتیں جاننا ضروری ہیں۔ معنی۔ قسمیں۔ تعداد۔ مواقع

حروف مقطعات یعنی وہ حروف جو بعض سورتوں کے شروع میں الگ الگ اپنے ناموں کے ساتھ پڑھے جاتے ہیں اور وہ یہ ہیں الٓمٓ۔ الٓمٓصٓ۔ الٓر۔ الٓمٓر۔ کٓہٰیٰعٓصٓ۔ طٰہٰ۔ طٰسٓمٓ۔ طٰسٓ۔ یٰسٓ۔ صٓ۔ حٰمٓ۔ حٰمٓ عٓسٓقٓ۔ قٓ۔ نٓ۔ جن میں چودہ حروف آئے ہیں الف۔ حا۔ را۔ سین۔ صاد۔ طا۔ عین۔ قاف۔ کاف۔ لام۔ میم۔ نون۔ ھا۔ یا جن کا مجموعہ "طُرُقٌ سَمِعَہَا النَّصِیْحَۃُ"

حروف مقطعات جن سورتوں کے شروع میں آئے ہیں وہ انتیس ۲۹ ہیں جن کے نام یہ ہیں بقرہ۔ آل عمران۔ اعراف۔ یونس۔ ھود۔ یوسف۔ رعد۔ ابراہیم۔ حجر۔ مریم۔ طٰہٰ۔ شعراء۔ نمل۔ قصص۔ عنکبوت۔ روم۔ لقمٰن۔ سجدہ۔ یٰسٓ۔ صٓ۔ مؤمن۔ فصلت۔ شوریٰ۔ زخرف۔ دخان۔ جاثیہ۔ احقاف۔ قٓ۔ نٓ

حروف مقطعات کی چار قسمیں ہیں۔

1. سہ حرفی یعنی جس کے نام میں تین حرف ہوں اور بیچ والا حرفِ مدہو۔ ایسے حروف سات ہیں نَقَصَ عَسَلُکُمْ میں جمع ہیں۔
2. سہ حرفی ہو اور بیچ والا حرف لین ہو۔ یہ صرف عین ہے۔
3. سہ حرفی ہو اور بیچ والا حرف نہ مدہ ہو اور نہ لین ہو۔ یہ صرف الف ہے۔
4. دوحرفی ہو۔ ایسے حروف پانچ ہیں جو "طُہْرٌ حَیٌّ" میں جمع ہے۔

(اور) حروف مقطعات کی تعداد کے اعتبار سے ان کی پانچ قسمیں ہیں۔

(۱) اُحَادِیْ: یعنی صرف ایک حرف ہو۔ یہ تین ہیں۔ صٓ۔ قٓ۔ نٓ۔

(۲) ثنائی: یعنی دو حرف ہوں۔ یہ چار ہیں۔ طٰہٰ۔ طٰسٓ۔ یٰسٓ۔ حٰمٓ۔

(۳) ثلاثی: یعنی تین حرف والا۔ یہ بھی تین ہیں۔ الٓمٓ۔ الٓر۔ طٰسٓمٓ

(۴) رباعی: یعنی چار حرف والا۔ یہ دو ہیں۔ الٓمٓصٓ۔ الٓمٓر

(۵) خماسی: یعنی پانچ حرف والا۔ یہ بھی دو ہیں۔ کٓہٰیٰعٓصٓ۔ حٰمٓ عٓسٓقٓ

فائدہ زائدہ: حروف مقطعات کو حروف نورانی بھی کہتے ہیں۔ بعض بزرگوں نے ان کی بہت سی خاصیتیں اور فائدے لکھے ہیں جو فن کی کتابوں میں دیکھے جا سکتے ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ (۳)

صفات عارضہ

صفتِ عارضہ: یعنی وہ صفت جو کبھی کسی وجہ سے پائی جائے۔

صفاتِ عارضہ سترہ ۱۷ ہیں جن کی تین قسمیں ہیں۔

(۱) عارض بالصفت: یہ دو ۲ ہیں تفخیم و ترقیق۔

(۲) عارض بالحرف: یہ چودہ ۱۴ ہیں۔ مد۔ ادغام۔ اخفاء الخ

(۳) عارض بالوقف: یہ چار ہیں۔ اسکان۔ ابدال۔ اشمام۔ روم۔

تفخیم و ترقیق

تفخیم کے معنی حرف کو پُر پڑھنا (اور) ترقیق کے معنی باریک پڑھنا۔

● الف، تفخیم و ترقیق میں ماقبل کے تابع ہے۔

● لفظ "اللہ" سے قبل فتحہ یا ضمہ ہو تو پُر ورنہ باریک ہوگا۔

● را پانچ حالتوں کے علاوہ پُر پڑھی جائیگی۔

(۱) را پر کسرہ ہو جیسے رِجَالٌ

(۲) را ساکن سے قبل یا ساکنہ ہو جیسے خَیْرٌ

(۳) را ساکن سے قبل جزم اور اس سے قبل کسرہ ہو جیسے حِجْرٌ

(۴) را میں امالہ ہو جو صرف مَجْرٖىهَا میں ہے۔

(۵) را ساکن سے قبل کسرہ ہو جیسے وَاصْبِرْ۔

(مگر) کچھ کلمات میں ماقبل کسرہ کے باوجود را پُر ہوگی اور وہ یہ ہیں الخ

(اور) فِرْقٍ (شعراء) میں خلف ہے۔

صفتِ مد

مد: یعنی حرفِ مد یا لین کی آواز روایت کے موافق بڑھانا

● مد کی دو ۲ قسمیں ہیں اصلی اور فرعی۔

● محل مد کے بعد ہمزہ یا سکون نہ ہو تو مد اصلی ورنہ مد فرعی کہتے ہیں۔

اقسام مد

مد فرعی کی چھ ۶ قسمیں ہیں۔

(۱) لازم: جب کہ حرفِ مد کے بعد سکون لازمی ہو۔

مد لازم کی چار ۴ قسمیں ہیں۔

(۱) لازم کلمی مخفف: جبکہ کلمہ میں حرفِ مد کے بعد سکون ہو

(۲) لازم کلمی مثقل: جبکہ کلمہ میں حرفِ مد کے بعد تشدید ہو۔

(۳) لازم حرفی مخفف: حرف مقطعہ میں حرف مد کے بعد سکون ہو

(۴) لازم حرفی مثقل: حرف مقطعہ میں حرف مد کے بعد تشدید ہو

(۲) متصل: جبکہ حرف مد کے بعد ہمزہ اسی کلمہ میں ہو۔

(۳) منفصل: جبکہ حرف مد کے بعد ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو

(۴) عارض: جبکہ حرف مد کے بعد سکون عارضی ہو

(۵) لین لازم: جبکہ حرف لین کے بعد سکون لازمی ہو

(۶) لین عارض: جبکہ حرف لین کے بعد سکون عارضی ہو

مقدار مد

مقدار کے معنی حرفِ مد کو کھینچنے کا اندازہ

● مد لازم کی مقدار "طول" ہے (اور) طول کی مقدار تین ۳ یا پانچ ۵ الف ہے۔

● مد متصل اور منفصل کی مقدار "توسط" ہے۔

(اور) توسط کی مقدار تین ۳ یا چار ۴ الف ہے۔

○ مد عارض کی مقدار طول، توسط، قصر تینوں ہیں لیکن طول بہتر ہے پھر توسط پھر قصر (اور) مد عارض کے توسط کی مقدار دو ۲ یا تین ۳ الف ہے۔

● مد لین لازم میں طول بہتر ہے توسط سے اور قصر ضعیف ہے

● مد لین عارض میں قصر بہتر ہے پھر توسط پھر طول۔

تنبیہ: ایک قسم کے مدوں میں مساوات ہونی چاہیے (اور) مختلف قسم کے مدوں میں ضعیف کو ترجیح نہ دی جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۱ اکتیسواں سبق

صفتِ اظہار کا بیان

اظہار میں چار باتوں کا جاننا ضروری ہے۔ لغوی[۱] و اصطلاحی[۲] معنیٰ۔ قسمیں[۳] اور قواعد[۴]
اظہار کے معنیٰ حرف کو مخرج اور صفاتِ لازمہ کے ساتھ بلا کسی تغیر کے ادا کرنا (اور)
اظہار کے لغوی معنیٰ "ظاہر کرنا"
اظہار کی چند قسمیں ہیں۔ قمری[۱]۔ حرفی[۲]۔ شفوی[۳]۔ حلقی[۴] اور مطلق[۵]۔

قاعدہ (۱):۔ اَل تعریفی (جو شروع کلمہ میں آتا ہے) کے بعد حرفِ قمری ہو تو اظہارِ قمری ہوگا۔ جیسے اَلْحَمْدُ (اور) حروفِ قمریہ چودہ[۱۴] ہیں۔ جو "اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيْمَهٗ" میں جمع ہیں۔

قاعدہ (۲):۔ لفظ هَلْ، بَلْ کے بعد لام اور راء کے علاوہ کوئی حرف ہو تو اظہارِ حرفی ہوگا جیسے هَلْ اَتٰكَ اور بَلْ تُؤْثِرُوْنَ

قاعدہ (۳): میم ساکن کے بعد باء اور میم کے علاوہ کوئی حرف ہو تو اظہارِ شفوی ہوگا جیسے اَنْعَمْتَ ۔ هُمْ فِيْهَا

قاعدہ (۴):۔ نون ساکن کے بعد اگر واؤ یا یاء ایک کلمہ ہوں تو اظہارِ مطلق ہوگا (اور) اظہارِ مطلق کے صرف چار[۴] کلمات ہیں۔ قِنْوَانٌ (سورۂ انعام میں) صِنْوَانٌ (سورۂ رعد میں) بُنْيَانٌ وغیرہ (سات جگہ) اَلدُّنْيَا (ایک سو تیرہ[۱۱۳] جگہ)

قاعدہ (۵):۔ نون ساکن یا تنوین کے بعد حرفِ حلقی ہو تو اظہارِ حلقی ہوگا جیسے يَنْهَى ۔ مِنْ خَوْفٍ ۔ نَارٌ حَامِيَةٌ

فائدہ:۔ دو زبر، دو زیر اور دو پیش کی دوسری حرکت تنوین کی علامت ہوتی ہے۔ نون ساکن اور تنوین میں کئی فرق ہیں (مثلاً) نون ساکن لکھا جاتا ہے اور تنوین نہیں لکھی جاتی (نیز) نون ساکن درمیان کلمہ میں بھی آتا ہے جبکہ تنوین صرف آخر کلمہ میں آتی ہے (لیکن) بحالت وصل تلفظ میں تنوین، نون ساکن ہی ہے جیسے يُؤْمِنُ اور يَوْمِئِذٍ (اور) حروفِ حلقی اس شعر میں جمع ہیں ؎

حروفِ حلقی چھ[۶] ہیں بس اے مہ لقا
ہمزہ[۱]، ہاؤ[۲] عین[۳] و حا[۴] و غین[۵] و خا[۶]

تنبیہ:۔ اظہار صفت اصلی ہے لیکن چونکہ میم ساکن کے تین[۳] اور نون ساکن و تنوین کے چار[۴] احکام، اظہار سمیت ہی ہوتے ہیں اس لئے اظہار کو بھی بیان کیا جاتا ہے (اور) چار احکام یہ ہیں اظہار[۱]۔ ادغام[۲]۔ اقلاب[۳]۔ اخفاء[۴]۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۲ بتیسواں سبق

صفت ادغام کا بیان

ادغام کے متعلق بھی چار باتیں جاننا ضروری ہے۔ معنیٰ[۱]۔ قسمیں[۲]۔ قواعد[۳]۔ مستثنیات[۴]

ادغام کے معنیٰ حرف ساکن کو دوسرے حرف میں اس طرح "داخل کرنا" (یعنی ملانا) کہ دونوں ایک مشدد حرف ہوجائیں جیسے عَمَّا اور عَنْ مَّا

ادغام کی تین قسمیں ہیں مثلین[۱]۔ متجانسین[۲] اور متقاربین[۳]۔

اور باعتبار کیفیت ادغام کی دو قسمیں ہیں۔ تام[۱] اور ناقص[۲]

ادغام میں اگر حرفِ مُدغَم، مُدغَم فیہ میں بالکل چھپ جائے تو ادغام تام کہتے ہیں۔

اور اگر ادغام میں مدغم کا کچھ اثر باقی رہے تو ادغام ناقص کہتے ہیں۔

❶ ادغام مثلین: یعنی حرفِ مدغم اور مدغم فیہ ایک طرح کے ہوں جیسے اِذْ ذَّهَبَ

ادغام مثلین کے حروف قرآن پاک میں تیرہ[۱۳] آئے ہیں بْ۔ تْ۔ دْ۔ ذْ۔ رْ۔ عْ۔ فْ۔ كْ۔ لْ۔ مْ۔ نْ۔ وْ۔ ھْ۔

فائدہ:۔ ادغام مثلین ہر جگہ تام ہوتا ہے (ناقص کہیں نہیں)

❷ ادغام متجانسین: یعنی حرفِ مدغم اور مدغم فیہ ایک مخرج کے ہوں۔

ادغام متجانسین صرف چھ حرفوں کا (سات حرفوں میں) آیا ہے۔

(۱) بار کا میم میں صرف يٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا (ہود میں) ● تار کا دال اور طار میں جیسے اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰهَ۔ هَمَّتْ

(۴) ثار کا ذال میں صرف يَلْهَثْ ذّٰلِكَ (سورۂ اعراف) میں (۵) دال کا تار میں جیسے عَبَدْ تُّمْ

(۶) ذال کا ظار میں جیسے اِذْ ظَّلَمُوْا (۷) طار کا تار میں جیسے اَحَطْتُّ

فائدہ:۔ ادغام متجانسین صرف طار کا تار میں ناقص ہوتا ہے (جس میں طار کی صفت اطباق باقی رہتی ہے)

❸ ادغام متقاربین: یعنی حرفِ مدغم اور مدغم فیہ قریب قریب مخرج کے ہوں۔

ادغام متقاربین چند حرفوں کا (بیس حرفوں میں) واقع ہے۔

● قاف کا کاف میں جو صرف ایک جگہ نَخْلُقْكُّمْ میں ہے

● لام تعریف کا لام کے علاوہ باقی تیرہ[۱۳] حروف شمسی میں جیسے اَلتَّآئِبُوْنَ اور حروف شمسیہ چودہ ہیں جو سَتَرَدُ ضِلَّ نَظْرِ صَشَط يَذ میں جمع ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

● قُلْ اور بَلْ کے لام کا صرف راء میں جیسے قُلْ رَّبِّیْ (مگر) بَلْ رَانَ (سورہ مطففین) میں سکتہ کی وجہ سے ادغام نہیں ہے۔

● نون ساکن اور تنوین کا وَیَرْمَلُ کے (پانچ) حرفوں میں جیسے مَنْ یَّقُوْلُ۔ عِیْشَۃٍ رَّاضِیَۃٍ (مگر) مَنْ رَاقٍ (سورہ قیامہ) میں ادغام نہیں ہے۔

فائدہ:۔ ادغام متقاربین صرف نون ساکن و تنوین کا واؤ اور یاء میں ناقص ہوتا ہے (جس میں نون کی صفتِ غنّہ باقی رہتی ہے) (اور) قاف کا ادغام کاف میں ناقص ہوتا ہے (جس میں قاف کی صفت استعلاء باقی رہتی ہے) لیکن تام بہتر ہے۔

تنبیہ:۔ نون ساکن اور تنوین کا ادغام میم میں بعض حضرات نے ناقص کہا ہے (لیکن یہ اختلاف صرف لفظی ہے ورنہ ادا میں کوئی فرق نہیں)

تنبیہ:۔ واضح ہو کہ ذیل کی حالتوں میں ادغام کرنا منع ہے۔

(۱) پہلا حرف راء اور دوسرا حرف لام ہو جیسے فَاغْفِرْ لِیْ (۲) پہلا حرف حلقی اور دوسرا حرف غیر حلقی ہو جیسے لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا

(۳) متجانسین اور متقاربین میں پہلا حرف حلقی ہو جیسے فَاصْفَحْ عَنْهُمْ

نوٹ:۔ قرآن میں پانچ حروف خ ز ص ط ظ مدغم نہیں (اور) الف و ہمزہ نہ مدغم ہیں نہ مدغم فیہ

(۳۳) تینتیسواں سبق

ادغام کے قواعد کا بیان

ادغام کی اقسامِ ثلاثہ سے کوئی ادغام علیحدہ نہیں لیکن طلباء کی آسانی کے لئے چار حروف یعنی لام تعریف میم ساکن۔ نون ساکن اور تنوین کے قواعد مزید اور مستقل بیان کرتا ہوں۔

(۱) الِ تعریفی کے بعد حرف شمسی آئے تو لام کا ادغام ہوگا جیسے اَلشَّمْسُ (۲) میم ساکن کے بعد میم آئے تو ادغام ہوگا جیسے لَهُمْ مَّا

(۳) نون ساکن یا تنوین کے بعد حروفِ یَرْمَلُوْنَ میں سے کوئی حرف آئے تو نون ساکن اور تنوین کا "یُوْمِنُ" کے چار حرفوں میں ادغام بالغنّہ اور "لَرْ" کے دو حرفوں میں ادغام بلاغنّہ ہوگا جیسے اَنْ یُّوْمِنُوْا۔ لَهَبٍ وَّتَبَّ اور مِنْ لَّبَنٍ لَّمْ (مگر) چار کلمات اَلدُّنْیَا۔ قِنْوَانٌ۔ صِنْوَانٌ بُنْیَانٌ میں ادغام نہیں ہوگا۔ (کیونکہ مدغم اور مدغم فیہ ایک کلمہ میں ہیں)

فائدہ:۔ یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ اور نٓ وَالْقَلَمِ میں اظہار ہوگا۔ (بطریق شاطبی اس میں ادغام ثابت نہیں)

لہ اسی طرح پہلا حرف فعل کا لام اور دوسرا حرف نون یا تاء ہو جیسے قُلْ نَعَمْ اور فَالْتَقَمَهُ الْحُوْتُ ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۴ چونتیسواں سبق

صفتِ اخفار کا بیان

اخفار کے متعلق بھی چار باتوں کا جاننا ضروری ہے معنٰی[1] قسمیں[2]۔ قاعدے[3] اور طریقہ[4]۔
اخفار کے معنٰی حرف کی ذات کو "چھپانا" اور اس کی صفت غُنّہ ادا کرنا۔ اخفار کی دو قسمیں ہیں شفوی[1] اور حقیقی[2]

(اور) کیفیت کے اعتبار سے بھی اخفار کی دو قسمیں ہیں۔ تام[1] اور ناقص[2]

اگر اخفار میں حرف مُخفٰی کی ذات بالکل چھپ جائے تو اخفار تام ہوتا ہے۔

(اور) اگر حرفِ مخفاہ کی ذات کچھ باقی رہے تو اخفار ناقص ہوتا ہے۔

قاعدہ(۱): میم ساکن کے بعد اگر بار آئے تو میم کا اخفار ناقص ہوگا۔ (یعنی ہونٹوں کو نہایت نرمی سے ملاکر غُنّہ کریں گے) جیسے اَمْ بِهٖ جِنَّةٌ۔ اس کو اخفار شفوی کہتے ہیں۔

قاعدہ(۲): نون ساکن یا تنوین کے بعد حروفِ اخفار میں سے کوئی حرف آئے تو نون ساکن و تنوین کا اخفار تام ہوگا (یعنی نون کو پوشیدہ کر کے غنہ ادا کریں گے) جیسے مَنْ کَانَ۔ اَنْقَضَ۔ نَارًا ذَاتَ اسکو اخفار حقیقی کہتے ہیں

(اور) حروفِ اخفار پندرہ[۱۵] ہیں۔ جو اس بیت کے اَوَائِلِ کلمات میں جمع ہیں یعنی ہر کلمہ کا پہلا حرف، حرفِ اخفار ہے ۔

صِفْ، ذَا[۲]، ثَنَا[۳]، کَمْ[۴]، جَادَ[۵]، شَخْصٌ[۶]، قَدْ[۷]، سَمَا[۸]

دُمْ[۹]، طَيِّبًا[۱۰]، زِدْ[۱۱]، فِيْ[۱۲]، تُقًى[۱۳]، ضَعْ[۱۴]، ظَالِمًا[۱۵]

فائدہ: نون ساکن اور تنوین کے اخفار ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ زبان کی نوک کو تالو سے الگ رکھ کر نون کی صفتِ غنہ کو خیشوم سے ادا کیا جائے جیسے اَنْ کَانَ (اور) اخفار میں اس بات کا خیال رکھا جائے کہ نونِ مُخفٰی نہ تو اپنے بعد والے حرف سے متأثر ہو اور نہ اس سے قبل والے حرف کی حرکت میں اشباع ہو (بلکہ) نون مُخفٰی کی صفتِ غنہ اپنے بعد والے حرف سے متصل ادا ہو۔

تنبیہات

(۱) نون کے اخفار میں سرِ زبان کو تالو سے لگانا غلط ہے۔

(۲) شین سے قبل اس طرح اخفار کرنا نونِ مُخفٰی میں شین کی بُو آجائے غلط ہے۔

(۳) اخفار میں فار سے قبل نچلے ہونٹ کو کچھ اندر دبا کر ثنایا علیا کے قریب کرنا غلط ہے۔

(۴) نونِ مُخفٰی سے قبل کی حرکت میں اشباع کرنا لحنِ جلی ہے جیسے مِنْکُمْ کو مِیْنْکُمْ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۵ پینتیسواں سبق

صفتِ اقلاب کا بیان

اقلاب کے متعلق بھی چار باتیں جاننا ضروری ہے۔ نام۔ معنی۔ قاعدہ اور علامت
اقلاب کے معنی۔ ایک حرف کو دوسرے حرف سے پلٹ دینا، یعنی بدل دینا۔

قاعدہ:۔ نون ساکن یا تنوین کے بعد بار آوے تو اقلاب ہوگا (یعنی اس نون کو میم ساکنہ سے بدل کر اخفار کریں گے) جیسے مِنۡ بَعۡدِ۔ اَنۡۢبِئُوۡنِیۡ اور غُلۡفٌۢ بَلۡ
اکثر قرآنوں میں اقلاب کے موقع پر ننھی سی میم بنا دیتے ہیں جیسے مِنۡۢ بَیۡنِہٖ۔

فائدہ:۔ اقلاب کو ابدال بھی کہہ سکتے ہیں (لیکن) ابدال کو اقلاب نہیں کہہ سکتے (چنانچہ) قلب کا اطلاق اسی وقت ہوگا جب کہ نون ساکن یا تنوین کو اخفار کی غرض سے بدل کر پڑھا جائے (لیکن) اگر نون ساکن یا تنوین کو ادغام کی غرض سے بدل کر پڑھا جائے تو اس کو اقلاب نہیں کہیں گے جیسے مِنۡ مَّآءٍ، نَارٌ مُّؤۡصَدَۃٌ۔

فائدہ: میم اصلیہ اور میم مقلوبہ کے اخفار میں ادائیگی کے لحاظ سے کوئی فرق نہیں البتہ حکم کے لحاظ سے فرق ہے (کہ) میم مقلوبہ میں اخفار کرنا واجب ہے اور میم اصلیہ میں اخفار جائز ہے (یعنی) حضرت علامہ جزریؒ وغیرہ کے نزدیک میم اصلی میں اظہار بھی جائز ہے لیکن بہتر اخفار ہے۔

(اور) میم میں اخفار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ میم ادا کرتے وقت ہونٹوں کی خشکی سے بالکل ملے ہوئے تر کناروں کو نہایت نرمی کے ساتھ ملا کر میم کی صفتِ غنہ کو خیشوم سے ادا کیا جائے اور اس کے بعد ہی ہونٹوں کی تری کے آخری حصہ کو سختی سے ملا کر بار ادا کیا جائے۔

تنبیہ: بعض حضرات میم مقلوبہ اور میم مخفاۃ میں اخفار اس طرح کرتے ہیں کہ میم کی ذات تقریباً بالکل چھپ جاتی ہے اور صرف اس کی صفت غنہ ادا ہوتی ہے جس کی وجہ سے نون مخفی جیسی کیفیت ہوجاتی ہے جو غلط ہے اسی طرح میم میں اخفار ادا کرتے وقت دونوں ہونٹوں کو کامل اور محکم طور پر ملا کر غنہ ادا کرنا بھی غلط ہے کہ یہ اخفار نہیں بلکہ اظہار مَعَ الغُنَّۃ ہے (کیونکہ) میم کے اخفار اور اظہار کے درمیان فرق یہی ہے کہ اظہار میں دونوں ہونٹوں کے مخرجی حصے مکمل طور پر قدرے سختی کے ساتھ ملتے ہیں جس کی وجہ سے میم کامل ادا ہوتی ہے اور اخفار میں ناقص اور نہایت نرمی کیساتھ ملتے ہیں جسکی وجہ سے میم اپنے مخرج سے کمزور اور ہلکی ادا ہوتی ہے

ـہ کذا فی النشر الکبیر المجلد الاول ص۲۲۲ "والوجہان صحیحان مأخوذ بھما إلا أن الاخفاء أولی للاجماع علی اخفائھا عند القلب و علی إخفائھا فی مذھب أبی عمرو حالۃ الادغام فی نحو: أعلم بالشاکرین" ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۶ چھتیسواں سبق

غنّہ کا بیان

غنّہ کے متعلق چار باتیں جاننا ضروری ہے۔ معنیٰ[1]۔ قسمیں[2]۔ مقدار[3]۔ قواعد[4]۔
غنہ خیشوم میں جاکر ظاہر ہونے والی آواز کو کہتے ہیں (جو ایک خوش سماعت آواز ہوتی ہے)
(اور) غنہ کے لغوی معنیٰ بھنبھناہٹ والی آواز جو ہرنی کی اس آواز کے مشابہ ہو جو وہ اپنے بچے کے ضائع ہونے پر نکالتی ہے[1]۔ غنّہ کی دو قسمیں ہیں آنی[1] اور زمانی[2]
غنہ آنی، میم اور نون کی صفتِ لازمہ ہے (جیسا کہ اٹھارویں[18] سبق میں گذر چکا ہے)
غنہ آنی کی مقدار بہت ہی خفیف اور لطیف ہوتی ہے جو میم اور نون کے ساتھ ہی ادا ہو جاتی ہے[1]
(اور) غنہ زمانی ذیل کی حالتوں میں ہوتا ہے۔ اور اس کی مقدار ایک الف ہے۔
(۱) میم اور نون مشدد جیسے اُمٌّ (۲) اخفاء حقیقی جیسے اَنْفِقُوْا (۳) اخفاء شفوی جیسے اَمْ بِہٖ
(۴) اقلاب جیسے مُحِیْطٌۢ بِالْکٰفِرِیْنَ (۵) نون ساکن یا تنوین کا یا میں یا واؤ میں ادغام جیسے مَنْ یَّقُوْلُ
(۶) نون ساکن یا تنوین کا نون یا میم میں ادغام جیسے عِظَامًا نَّخِرَۃً (۷) میم ساکن کا ادغام جیسے اَمْ مَّنْ
فائدہ: میم اور نون مشدد کا غنہ حرفِ فرعی نہیں کیونکہ وہ اپنے مخرج سے ادا ہوتے ہیں۔ اسی طرح یٰبُنَیَّ ارْکَبْ مَّعَنَا (ہود) کا غنہ بھی حرفِ فرعی نہیں کیونکہ ادغام تام ہے (اور) ادغام تام اور اظہار کی حالت میں غنہ حرفِ فرعی نہیں ہوتا
تنبیہ: میم اور نون کے علاوہ کسی حرف میں غنہ کرنا جائز نہیں (اور) غنہ کو پُر ادا کرنا صحیح نہیں[2]
(نیز) غنہ کو دو[2]، ڈھائی الف کھینچنا قطعی غلط ہے لہذا احتیاط کرنا ضروری ہے۔

اَسْئِلَۃ

(۱) مد کے معنیٰ اور قسمیں بیان کریں۔
(۲) مد اصلی اور مد فرعی کسے کہتے ہیں؟
(۳) مد اصلی کی مقدار کیا ہے؟
(۴) مد فرعی کی تعداد اور نام بتائیں؟
(۵) مد عارض و لین عارض کی مقداروں اداگی کے لحاظ سے کیا فرق ہے؟
(۶) اظہار کے معنیٰ اور قسمیں بتایئے؟
(۷) اظہارِ شفوی و حلقی کے قواعد سنایئے؟
(۸) حروفِ قمریہ کتنے اور کون کون سے ہیں؟
(۹) اقلاب کے معنیٰ اور قاعدہ سنایئے؟
(۱۰) غنہ حرف ہے یا صفت۔ اگر صفت ہے تو لازمہ ہے یا عارضہ؟ تفصیل سے بتائیں؟

---

[1] کذا فی تعلیقاتِ مالکیہ وغیرہ ۱۲ منہ [2] کذا فی الفوائد التجویدیہ وغیرہ ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۷ سینتیسواں سبق

صفتِ صلہ کا بیان

صلہ کے متعلق چار باتوں کا جاننا ضروری ہے۔ لغوی واصطلاحی معنی۔ قاعدہ اور اس کی علامت

صلہ کے معنی ہارِ ضمیر کی حرکت (کسرہ وضمہ) کو اس قدر "کھینچنا"، کہ یا۔ مدہ واؤ مدہ پیدا ہو جائے جیسے بِہٖ۔ لَہٗ کو بِہِیْ۔ لَہُوْ۔

ہارِ ضمیر اس ہار کو کہتے ہیں جو کلمہ کے آخر میں اسم (نام) کے بجائے آتی ہے جیسے عَبْدُ اللّٰہِ اور عَبْدُہٗ۔ رَسُوْلُ اللّٰہِ اور رَسُوْلُہٗ۔ اِلٰٓی اُمِّ مُوْسٰی اور اِلٰٓی اُمِّہٖ (لیکن) ہارِ ضمیر کی شناخت عربی جاننے پر موقوف ہے لیکن چونکہ قرآنوں میں صلہ کی علامت موجود ہے اس لئے پریشان ہرگز نہ ہوں (البتہ) عربی پڑھنے کی کوشش ضرور کریں۔

قاعدہ: ہارِ ضمیر سے پہلے اور بعد حرف متحرک ہو تو صلہ ہوگا ورنہ نہیں جیسے بِہٖ جَمْعًا۔ اِنَّہٗ لِحُبِّ اور مِنْہُ ابْتِغَآءَ۔ رَاٰہُ بِالْاُفُقِ۔ رَبِّہِ الْاَعْلٰی مگر ۲ دو کلمے اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں۔

(۱) فِیْہٖ مُھَانًا (شعرار) جس میں قصر کے بجائے صلہ ہے (۲) یَرْضَہُ لَکُمْ (زمر) جس میں صلہ کے بجائے قصر ہے واضح ہو کہ ہارِ ضمیر کے بیان میں "قصر" صلہ نہ کرنے کو کہتے ہیں۔

فائدہ: صلہ حرف نہیں بلکہ صفت عارضی ہے لیکن حکم میں حرفِ مد کے ہے اسی لئے صلہ کے بعد اگر ہمزہ اصلی آجائے تو مد ہوتا ہے جیسے یُحَاوِرُہٗٓ اَنَا۔ ھٰذِہٖٓ اَبَدًا۔

فائدہ: عجم کے مطبوعہ قرآنوں میں صلہ کی علامت کسرۂ قائمہ یعنی کھڑا زیر اور ضمۂ مقلوبہ یعنی الٹا پیش ہے یہ دونوں علامتیں (کھڑا زیر اور الٹا پیش) صلہ ہی کے لئے وضع کی گئی ہیں جبکہ ہارِ ضمیر کے موقع پر واقع ہوں (پس) اگر ہار کے علاوہ کسی اور حرف پر کسرۂ قائمہ یا ضمہ مقلوبہ ہو تو اس کو صلہ نہ کہیں گے بلکہ اشباع کہیں گے جیسے یَسْتَحْیٖ۔ مَاوٗرِیَ (اور) اگر فتحہ قائمہ یعنی کھڑا زبر ہو تو اس کو الف مقصورہ کہیں گے جیسے مٰلِکِ۔

فائدہ: عرب ممالک کے قرآنوں میں صلہ اور اشباع کی علامت کسرۂ قائمہ کے بجائے ننھی سی یا اور ضمہ مقلوبہ کے بجائے ننھی سی واؤ لکھی ہوتی ہے جیسے بِہٖٓ اِلَّا۔ اِنَّہٗٓ اَنَا۔ دَاوٗدَ۔ اُحْیٖ

تنبیہ: ہندوستان اور پاکستان وغیرہ کے قرآنوں میں سورۂ انعام کی آیت نمبر ۴۶ میں بِہِ ط اور سورۂ نحل کی آیت نمبر ۱۲۱ میں لِاَنْعُمِہٖ ط کی ہار کے نیچے کھڑا زیر لکھا ہوا ہے جو غلط ہے۔ لہٰذا اصلاح کی ضرورت ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۳۸ اڑتیسواں سبق

صفتِ سکتہ کا بیان

سکتہ کے متعلق بھی چار باتوں کا جاننا ضروری ہے۔ معنیٰ قسمیں مواقع اور حکم۔
سکتہ کے معنیٰ سانس توڑے بغیر ذرا سی دیر کے لئے ٹھہرنا۔
سکتہ کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) لفظی:۔ جس کا بیان اِن شاء اللہ تعالیٰ سبق نمبر ۶۲ میں آئے گا۔
(۲) معنوی:۔ جو معنیٰ کے لحاظ سے دو کلموں کے درمیان کچھ انفصال کرنے کے لئے کیا جاتا ہے
سکتہ معنوی کی دو قسمیں ہیں۔ روایتی اور درایتی۔

۱ سکتۂ روایتی:۔ یعنی وہ سکتہ جس کو صاحبِ روایت حضرت حفصؒ نے نقل فرمایا ہے۔
سکتہ روایتی کی بلحاظ حکم دو قسمیں ہیں۔

(۱) سکتہ واجبی:۔ جس کا ادا کرنا ضروری اور چھوڑنا معیوب ہے۔
(۲) سکتہ جوازی:۔ جس کا ادا کرنا جائز یعنی اختیاری ہے۔

روایتی سکتۂ واجبہ چار جگہ آیا ہے۔

(۱) سورۂ کہف کے شروع میں عِوَجًا پر
(۲) سورۂ یٰسٓ شریف میں مَرْقَدِنَا پر
(۳) سورۂ قیٰمہ میں وَقِيلَ مَنْ پر
(۴) سورۂ تطفیف میں كَلَّا بَلْ پر

اور روایتی سکتہ جائزہ دو جگہ ہے۔

(۱) سورۂ توبہ کے شروع میں۔
(۲) سورۂ حاقہ میں مَالِيَهْ پر

۲ سکتۂ درایتی:۔ یعنی وہ سکتہ جس کو علماء وقف وغیرہ نے اپنے علمی غور و فکر سے مقرر فرمایا ہے لہٰذا سکتۂ درایتی کو روایت کی نیت سے نہ کرنا چاہیے۔
درایتی سکتہ کی بلحاظ ادا دو قسمیں ہیں۔

(۱) سکتۂ لطیفہ:۔ جس میں سکتہ واجبی ہی کے بقدر تاخیر ہوتی ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) سکتہ طویلہ:۔ جس میں سکتہ واجبہ سے زیادہ اور وقف کی مدت سے کم تاخیر ہوتی ہے۔
درایتی سکتہ طویلہ اس جگہ جائز ہے جہاں قرآن شریف میں "وَقفَه" لکھا ہوا ہے۔
(اور) درایتی سکتہ لطیفہ چار جگہ ہے
(۱) سورۂ اعراف (آیت ۲۳) میں ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا پر (۲) سورۂ اعراف (آیت ۱۸۴) میں اَوَلَمْ یَتَفَکَّرُوْا پر
(۳) سورۂ یوسف (آیت ۲۹) میں اَعْرِضْ عَنْ هٰذَا پر (۴) سورۂ قصص (آیت ۲۳) میں یُصْدِرَ الرِّعَآءُ پر
فائدہ:۔ بعض حضرات کے نزدیک آیات کے سروں پر بھی سکتہ معنوی جائز ہے۔
تنبیہ:۔ مذکورہ سکتات کے علاوہ سورہ فاتحہ وغیرہ میں کہیں سکتہ ثابت نہیں (لہٰذا) عوام میں جو مشہور ہے کہ سورۂ فاتحہ میں سات جگہ سکتہ کرنا ضروری ہے ورنہ شیطان کا نام ہو جائے گا یہ قطعی غلط ہے۔

(۳۹) انتالیسواں سبق

صفتِ تسہیل وغیرہ کا بیان

تسہیل کے متعلق بھی چار باتوں کا جاننا ضروری ہے معنیٰ[۱] قسمیں[۲] مواقع[۳] اور اس کی ضد[۴]
تسہیل کے معنیٰ ہمزہ کو نرمی" کے ساتھ ادا کرنا (یعنی ہمزہ اور الف کے درمیان ادا کرنا کہ نہ تو آواز میں سختی اور جھٹکا ہو اور نہ الف کی طرح آواز بالکل سیدھی اور نرم ہو)
تسہیل کی دو قسمیں ہیں۔ واجب[۱] اور جائز[۲]۔
تسہیل واجب صرف لفظ "ءَ اَعْجَمِیٌّ" میں ہے (جس کے ادا نہ کرنے سے روایت کی مخالفت لازم آئے گی) (اور) تسہیل جائز تین[۳] کلمات میں ہے (جو دو دو[۲] جگہ آئے ہیں)
(۱) ءآلذّٰکَرَیْنِ (سورۂ انعام ۱۴۴-۱۴۵) جو اصل میں ءَ اَلذّٰکَرَیْنِ تھا۔
(۲) آٰلْـٰٔنَ (سورۂ یونس علیہ السلام ۵۱-۹۱) جو اصل میں ءَ اَلْـٰٔنَ تھا۔
(۳) ءآللّٰهُ (یونس ۵۹-نمل ۵۹) جو اصل میں ءَ اَللّٰهُ تھا۔
لیکن ان تینوں کلمات میں چھیوں جگہ تسہیل جائز سے ابدال بہتر ہے (اور) ابدال کے معنیٰ ہمزہ کو الف سے "بدلنا"، طلبہ کو چاہیئے کہ تسہیل کی بھی مشق کریں۔
تنبیہ:۔ تسہیل کی ضد تحقیق ہوتی ہے مگر ان کلماتِ ثلاثہ میں ابدال ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۰ چالیسواں سبق

صفتِ اشمام وروم کا بیان

اشمام وروم کے متعلق چار باتیں ہیں۔ معنیٰ[۱] قسمیں[۲] مواقع[۳] حکم[۴]

اشمام کے معنیٰ حرف کو صرف شفتین سے ضمہ کی بو دینا، (یعنی حرف کو ساکن کرتے ہوئے ہونٹ گول کر لینا جیسے نُؤْتِیْ، میں نون ادا کرتے وقت ہونٹ گول ہو جاتے ہیں) اور روم کے معنیٰ حرف کی حرکت کو ہلکا ادا کرنا۔ (کہ تہائی حرکت کے بقدر معلوم ہو لیکن اس کے لئے خاص توجہ اور "ارادہ کرنا"، ہوتا ہے۔)

اشمام وروم کی دو دو[۲] قسمیں ہیں عارض بالوصل اور عارض بالوقف[۳]

روایت حفص میں اشمام وصلی اور روم وصلی صرف لفظ "تَامَنَّا" (سورہ یوسف) کے پہلے نون میں ہے۔ یہ لفظ اصل میں "تَامَنُنَا" ہے (یعنی دو نون ہیں پہلا مضموم اور دوسرا مفتوح ہے۔ پہلے نون کو ساکن کر کے دوسرے میں ادغام کر دیا گیا لیکن اس میں خالص ادغام اور خالص اظہار جائز نہیں بلکہ ادغام کے ساتھ اشمام اور اظہار کے ساتھ روم کرنا ضروری ہے طلبہ کو چاہئے کہ دونوں کی مشق کریں۔ باقی اشمام وقفی اور روم وقفی کا بیان ان شاء اللہ تعالیٰ سبق نمبر ۴۸ میں آئے گا۔

تنبیہ: تامنّا میں ادغام و اظہار کہنا مجازی ہے، ورنہ اصطلاحی اس میں نہ ادغام ہے نہ اظہار کیونکہ دونوں حرف مرسوم نہیں

۴۱ اکتالیسواں سبق

صفتِ امالہ کا بیان

امالہ کے متعلق بھی چار باتیں جاننا ضروری ہے معنیٰ[۱] قسمیں[۲]۔ مواقع[۳] اور اس کی ضد[۴]

امالہ کے معنیٰ فتحہ کو کسرہ کی طرف اور (اس کے بعد کے) الف کو یار کی طرف مائل کرنا جس سے فتحہ کسرہ مجہول کی طرح اور الف، یارِ مجہول کی طرح معلوم ہو (جیسا کہ اردو میں لفظ "قطرے" کی رار کا تلفظ ہوتا ہے) اور اس کو امالۂ کبریٰ کہتے ہیں جس میں آواز کا میلان یار کی طرف زیادہ ہوتا ہے۔

اور امالۂ کبریٰ اور الف کے درمیان پڑھنے کو امالۂ صغریٰ کہتے ہیں جس میں آواز کا جھکاؤ الف کی طرف زیادہ ہوتا ہے لیکن روایت حفصؒ میں امالۂ صغریٰ ثابت نہیں بلکہ یہ قراۃ ابو عمرو بصریؒ وغیرہ میں پایا جاتا ہے اور امالۂ کبریٰ روایت حفصؒ میں صرف ایک جگہ لفظ "مَجْرٖىهَا"، میں آیا ہے (البتہ قراۃِ حمزہؒ وغیرہ میں بکثرت پایا جاتا ہے)

فائدہ:۔ امالہ کی ضد فتح یعنی ترکِ امالہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۲ بیالیسواں سبق

صفتِ حرکت کا بیان

حرکت کے متعلق چار باتیں۔ معنی۔ قسمیں۔ نام۔ طریقۂ ادا۔

حرکت کے معنیٰ۔ وہ آواز جو حرف پر قصداً زیادہ کی جائے جس کی وجہ سے حرف کا "ہلنا" سا محسوس ہو

حرف کی طرح حرکت کی بھی دو قسمیں ہیں۔

❶ اصلی:۔ یعنی وہ حرکت جس میں کسی اور حرکت کا اختلاط (یعنی اثر) نہ ہو۔

❷ فرعی:۔ یعنی وہ حرکت جس میں کسی دوسری حرکت کا بھی اختلاط ہو

حرکات اصلیہ تین ہیں۔

① فَتْحَة:۔ جو انفتاحِ فم اور صوت (یعنی منہ اور آواز کے کھلنے) سے ادا ہوتا ہے۔

(اور "انفتاح" ہی کی مناسبت سے اس کا نام فتحہ رکھا گیا)

② کَسْرَة:۔ جو "انکسارِ" فم اور صوت (یعنی منہ اور آواز کے پست ہونے) سے ادا ہوتا ہے۔

③ ضَمَّة:۔ جو "انضمامِ" شَفَتَیْنِ (یعنی ہونٹوں کے ناتمام ملنے) سے ادا ہوتا ہے۔

حرکتِ اصلی کی ادائیگی کے اعتبار سے بھی تین قسمیں ہیں۔

● اِکْمَال:۔ یعنی حرکت کو پوری ادا کرنا۔

● رَوْم:۔ یعنی حرکت کو تہائی ادا کرنا (جیسا کہ چالیسویں سبق میں گذرا)

● اِخْتِلَاس:۔ یعنی حرکت دو تہائی ادا کرنا۔ (اور ایک تہائی ختم کر دینا)

(لیکن) اختلاس روایتِ حفص میں جائز نہیں (بلکہ یہ روایتِ قالون وغیرہ میں آیا ہے)

(اور) حرکاتِ فرعیہ دو ہیں۔

① فتحہ مُمَالَة:۔ یعنی وہ فتحہ جس میں امالہ کیا گیا ہو جیسے "مَجْرٖبِهَا" کی رار کا فتحہ۔

② کسرۂ مُشَمَّمَة:۔ یعنی وہ کسرہ جس میں اشمام (یعنی ضمّہ کی طرف اشارہ) کیا گیا ہو۔

(لیکن) کسرۂ مُشَمَّمَہ روایتِ حفص میں جائز نہیں (بلکہ یہ روایتِ ہشام وغیرہ میں آیا ہے)

فائدہ:۔ ہر حرکت کی ادائیگی میں اس کی صحیح کیفیتِ ادا کا لحاظ نہایت ضرور رہے (ورنہ حرکت بدل جائیگی یا ناقص رہ جائے گی مثلاً فتحہ میں انخفاض کامل ہو گیا تو کسرہ ہو جائے گا اور اگر ناقص ہوا تو کسرہ کے مشابہ ہو جائے گا)

فائدہ:۔ قرآن پاک بلکہ عربی زبان میں تمام حرکات معروف یعنی باریک ہیں مجہول نہیں (البتہ) حرکت کی آواز کھینچ نہ جائے ورنہ حرفِ مد پیدا ہو جائے گا۔ جو حرام ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۳ تینتالیسواں سبق

صفتِ سکون کا بیان

سکون کے متعلق چار باتیں جاننا ضروری ہے۔ معنیٰ[۱]۔ قسمیں[۲]۔ طریقہ[۳] ادا۔ حکم[۴]

سکون کے معنیٰ حرف کی ادا کا، حرکت سے خالی ہونا۔ سکون کی دو قسمیں ہیں لازمی اور عارضی

❶ جو سکون وقف اور وصل دونوں حالتوں میں باقی رہے اس کو سکون لازمی کہتے ہیں (جیسا کہ سبق نمبر ۲۹ میں گذرا) سکونِ لازمی، صفتِ عارضہ نہیں بلکہ صفتِ لازمہ ہے (اور) سکون لازمی کی دو قسمیں ہیں:

(۱) سکونِ مُخَفَّف:۔ یعنی محض سکون جیسے وَانْحَرْ کے دونوں سکون۔

(۲) سکونِ مُشَدَّد:۔ یعنی تشدید والا سکون جیسے یَدُعُّ کی عین کا سکون۔

فائدہ:۔ تشدید میں پہلا حرف ساکن اور دوسرا متحرک ہوتا ہے۔

❷ جو سکون وقف کی وجہ سے ہو اس کو سکونِ عارضی کہتے ہیں (اور) سکونِ عارضی کی ادا کے لحاظ سے دو قسمیں ہیں اسکانِ محض اور اسکان[۲] باشمام۔ جن کا بیان ان شاء اللہ تعالیٰ وقف والی صفات کے سبق میں آئیگا۔

فائدہ: سکون کے ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آواز جما کر بغیر جنبش اور تاخیر کے ادا کیا جائے ورنہ اگر جنبش ہوگئی تو سکون، حرکت کے مشابہ ہو جائے گا (باقی حروف مُقَلقَلہ کا قلقلہ اور کاف وتا کی ہلکی و معمولی جنبش اس سے مستثنیٰ ہے)۔

تنبیہ: سکون لازمی کی جگہ حرکت پیدا ہو تو لحنِ جلی ہے (اور) سکون عارضی کی جگہ حرکت ظاہر ہو تو لحنِ خفی ہے۔

۴۴ چوالیسواں سبق

صورت نقل کا بیان

نقل کے معنیٰ۔ ہمزۂ اصلی کی حرکت ماقبل کے حرف ساکن غیر مدہ پر منتقل کرنا، اور ہمزہ کو حذف کر دینا جیسے روایتِ ورش میں مِنْ اٰلِفٍ کو مِنَ لِفٍ اور خَلَوْا اِلٰی کو خَلَوِلٰی (لیکن) روایتِ حفص میں حقیقی نقل نہیں بلکہ صُورۃً نقل ہے۔ یعنی نقلِ حقیقی جیسی صورت بعض کلمات میں پائی جاتی ہے۔

صورتِ نقل کے معنیٰ، ہمزۂ عارضی کی حرکت ماقبل کے ساکن حرف کو دینا اور ہمزہ کو حذف کر دینا جیسے اَمِرَا رَبَابُوْا اور بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ کہ یہ اصل میں اَمْ اَرْبَابٌ اور بِئْسَ اَلْاِسْمُ الْفُسُوْقُ ہیں جب قاعدہ کے موافق ہمزہ وصلی حذف ہو گیا تو اجتماع ساکنین کی وجہ سے میم اور لام کو زیر دیا گیا لہٰذا نقلِ حقیقی جیسی شکل ہو گئی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ:۔ اگر الاسم سے ابتدا کی جائے تو اَلِسْمُ اور لِسْمُ دونوں طرح جائز ہے لیکن ہمزہ کے ساتھ ابتدا کرنے میں رسم قرآنی کی موافقت اور ایک حرف کی زیادتی ہے جس پر حدیث شریف میں دس نیکیوں کا ثواب آیا ہے۔

نوٹ:۔ ہمزہ اصلی و عارضی اور اجتماع ساکنین کا بیان ابھی آئے گا۔

۴۵ پینتالیسواں سبق

اجتماع ساکنین کا بیان

اجتماعِ ساکنین کے معنی" دو ساکن حرفوں کا جمع ہونا"۔ اجتماعِ ساکنین کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) علیٰ حَدِّہٖ:۔ یعنی اپنی حد (یعنی اپنی حالت) پر رہنے والا۔

(۲) علیٰ غیرِ حَدِّہٖ:۔ یعنی اپنی حالت کے غیر پر (یعنی اپنی حالت پر نہ) رہنے والا۔

❶ اگر دونوں ساکن حرف ایک ہی کلمہ میں جمع ہوں اور پہلا ساکن حرفِ مد یا حرفِ لین ہو (اور دوسرے حرف کا سکون اصلی لازمی ہو) تو اجتماعِ ساکنین علیٰ حدہٖ کہتے ہیں جیسے آٰلْئٰنَ۔ ضَآلّٓ اور عین شوریٰ

اجتماع ساکنین علیٰ حدہٖ وقف اور وصل دونوں حالتوں میں باقی رہتا ہے سوائے الٓمّٓ اللّٰہُ کے (جو سورہ آل عمران میں ہے) کہ اس کے میم پر وصل کی حالت میں عارضی طور پر فتحہ آجاتا ہے۔

❷ اگر اجتماعِ ساکنین والی (مذکورہ) صورت نہ پائی جائے تو اجتماعِ ساکنین علیٰ غیر حدہٖ کہتے ہیں۔ اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدہٖ کی دو قسمیں ہیں۔ فِیْ کَلِمَۃٍ اور فِیْ کَلِمَتَیْنِ۔

(۱) اگر دونوں ساکن ایک ہی کلمہ میں ہوں (اور دوسرے حرف کا سکون عارضی ہو) تو یہ اجتماع ساکنین صرف وقف میں ہوتا ہے جیسے رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ وَالصَّیْفِ ○ بِالصَّبْرِ ○

(۲) اگر دونوں ساکن دو کلموں میں ہوں تو یہ اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدہٖ ناجائز ہے جس کو ختم کرنے کے چار قاعدے ہیں

❶ پہلا ساکن "حرف مد" ہو تو اس کو حذف کیا جائے گا جیسے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ۔ وَاَقِیْمُوا الْوَزْنَ۔ فِی الْاَرْضِ

❷ پہلا ساکن "مِنْ" کا نون ہو تو اس کو فتحہ دیا جائے گا جیسے مِنَ اللّٰہِ۔

❸ پہلا ساکن میم جمع (یعنی تُمْ۔ کُمْ۔ ھُمْ ھِمْ کی میم) ہو تو ضمہ دیا جائے جیسے اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ۔ عَلَیْھِمُ الذِّلَّۃُ۔

❹ پہلا ساکن ان مذکورہ حرفوں میں سے نہ ہو تو اس کو کسرہ دیا جائے گا (اگرچہ تنوین کا نون ہو) جیسے یَکُنِ الَّذِیْنَ۔ یُذْکَرِ اسْمُ۔ اَوِ الطِّفْلِ۔ لُّمَزَۃِ نِ الَّذِیْ۔

ہ اسی طرح جمع کے اس واو لین پر بھی ضمہ آتا ہے جو فعل میں واقع ہو جیسے فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۶ چھیالیسواں سبق

نون قطنی کا بیان

جاننا چاہیئے کہ ادا کے لحاظ سے تنوین بھی نون ساکن ہے اس لئے وصل کی حالت میں وہ نون ساکن کے حکم میں ہے (لہذا) تنوین کے بعد اگر کوئی ساکن حرف آجائے تو (اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کے چوتھے قاعدہ کے مطابق) تنوین کے نون ساکن کو کسرہ دے کر پڑھا جائے گا جیسے خَیْرُ اِنِ الْوَصِیَّةُ جو اصل میں خَیْرًا اَلْوَصِیَّةُ ہے۔ ● لُمَزَةِ نِ الَّذِیْ جو اصل میں لُمَزَةِ اَلَّذِیْ ہے ● خَیْرُ نِ اطْمَانَّ جو اصل میں خَیْرُ اِطْمَانَّ ہے۔ اور اس کو نون قطنی کہتے ہیں۔ ہندوستان، پاکستان اور بنگلہ دیش وغیرہ کے مطبوعہ قرآنوں میں ایسے موقع پر چھوٹا سا نون لکھا ہوا ہوتا ہے لیکن اگر یہ نون لکھا ہوا نہ بھی ہو تب بھی قاعدہ کے مطابق نون پڑھنا ضروری ہے جیسے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدُ نِ اللّٰهُ الصَّمَدُ

فائدہ:۔ قُطْنٌ اور قُطُنٌ عربی میں روئی کو کہتے ہیں۔ روئی کی کوئی بھی چیز ہو (جیسے رضائی۔ گدا۔ تکیہ۔ مرزئی۔ سینہ بند۔ ٹوپہ وغیرہ) اس میں روئی کپڑے کے دو استروں میں چھپی ہوئی ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ نون بھی دو کلموں یا دو زبر، دو زیر، دو پیش (ـًـ ـٍـ ـٌـ) میں گویا چھپا ہوا ہوتا ہے (کیونکہ) نون قطنی عرب ممالک کے قرآنوں میں تو لکھا ہوا ہوتا ہی نہیں جیسے خَیْرًا الْوَصِیَّةُ۔ مُّبِیْنِ اقْتُلُوْا۔ خَیْرُ اطْمَاَنَّ۔ اور عجم کے قرآنوں میں کہیں لکھا ہوا ہوتا بھی ہے تو بہت چھوٹا اور ننھا سا ہوتا ہے پس اس مناسبت کی وجہ سے اسکو نون قطنی کہتے ہیں واللہ اعلم

تنبیہ:۔ نون قطنی کے موقع پر اگر وقف کر کے دوسرے کلمے سے ابتدا کی جائے تو نون قطنی نہیں پڑھا جائے گا بلکہ اس وقت دوسرے کلمہ کے ہمزہ سے شروع کر کے پڑھا جائے گا جیسے اَلَّذِیْ۔ اُقْتُلُوْ۔ اِسْتِکْبَارًا وغیرہ

ہدایت:۔ صورت نقل اور نون قطنی کا تعلق عربی سے ہے لیکن کوشش کی گئی ہے کہ ان اسباق کو بھی آسان انداز میں لکھا جائے تاکہ مبتدی طلبہ بھی سمجھ سکیں لیکن اس کے باوجود اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو پریشان ہرگز نہ ہوں کیونکہ قرآن پاک میں اعراب (یعنی زبر زیر پیش وغیرہ) لگے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے ان قواعد کی کوئی خاص ضرورت نہیں پڑتی۔ دوسرے یہ کہ قرآن پاک یاد بھی ان قواعد کے مطابق ہوتا ہے اور قرآن کو صحیح اور قواعد کے مطابق پڑھنا ہی اصل چیز ہے (البتہ) اُن مقامات پر ان قواعد کی واقعی ضرورت پڑتی ہے کہ جہاں آیت یا وقف کی کوئی نشانی ہو اور ہمزہ عارضی پر حرکت لکھی ہوئی ہو اور وہاں وصل کر کے یعنی ملا کر پڑھا جائے جیسے نَسْتَعِیْنُ اِهْدِنَا۔ خَیْرٌ اِهْبِطُوْا۔ لہذا اس ضرورت کو ان شاء اللہ تعالی سبق نمبر ۵۹ میں ایک نقشہ کے ذریعہ پورا کیا جائے گا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۷ سینتالیسواں سبق

ہمزہ کا مختصر بیان

ہمزہ کی دو قسمیں ہیں اَصْلی اور وَصْلی۔

جو ہمزہ وصل اور ابتداء دونوں حالتوں میں باقی رہے اس کو ہمزہ اصلی اور قطعی کہتے ہیں جیسے اَمَرَ۔ سَاَلَ۔ نَبَاَ۔ اَنْعَمْتَ۔ ءَاَنْتُمْ۔

(اور) جو ہمزہ درمیان کلام میں حذف ہو جائے اور صرف ابتداء کی حالت میں باقی رہے اس کو ہمزہ وصلی اور عارضی کہتے ہیں جیسے اَلرَّحْمٰنُ۔ اِتَّبِعُوا۔ اُدْخُلُوْهَا۔

(اور) قرآن شریف میں ہمزہ وصلی ہی زیادہ آیا ہے۔

ہمزہ قطعی اور ہمزہ عارضی کی پہچان بغیر عربی پڑھے بہت ہی مشکل بلکہ ناممکن ہے (البتہ) ایک طریقہ بہت ہی آسان لکھتا ہوں کہ اس کے ذریعہ آپ کو یہ بڑی آسانی سے معلوم ہو جائے گا کہ کون سا ہمزہ اصلی ہے اور کون سا وصلی ہے وہ یہ کہ آپ یہ دیکھیں کہ اس ہمزہ پر حرکت لکھی ہوئی ہے یا نہیں۔ اگر حرکت نہیں ہے تو وہ ہمزہ عارضی ہے جیسے اَلَّذِیْ۔ اشْدُدْ۔ ارْجِعِیْ (اور) اگر اس ہمزہ پر حرکت لکھی ہوئی ہے تو یہ دیکھیں کہ وہ لفظ اٹھتیسویں سبق میں لکھا ہوا ہے یا نہیں اگر ہے تو وہ ہمزہ عارضی ہے اور اگر نہیں ہے تو وہ ہمزہ اصلی ہے۔

اَسْئِلَۃ

(۱) صفت صلہ کے معنی بیان کریئے گا؟

(۲) فِیْهٖ مُهَانًا کی ہا میں صلہ ہوگا یا قصر؟

(۳) کسرہ قائمہ اور ضمہ مقلوبہ کس کی علامت ہے؟

(۴) امالہ کے معنی اور اس کا موقع بتائیے۔

(۵) وصل اشمام و روم کے معنی اور موقع بتائیں

(۶) سکتہ کے معنی اور قسمیں بیان کریں۔

(۷) سکتاتِ واجبہ کے تمام مواقع بتائیے۔

(۸) عِوَجًا اور مَرْقَدِنَا پر وقف کر دینے سے ترک سکتہ لازم آئے گا یا نہیں؟

(۹) سورۂ توبہ کے شروع میں سکتہ واجب ہے یا جائز؟

(۱۰) صفتِ سکون کے معنی اور قسمیں بیان کریئے؟

(۱۱) سکون لازمی اور عارضی کی صورتیں بتائیے؟

(۱۲) صورتِ نقل کے معنی اور چند مثالیں بتائیے؟

(۱۳) اَلِاسْمُ الْفُسُوْقُ سے ابتدا کس طرح کی جائیگی؟

(۱۴) اجتماع ساکنین کے معنی اور قسمیں بیان کریں؟

(۱۵) الٓمّٓ اللہ کا وصلی تلفظ پڑھ کر بتائیے؟

(۱۶) اجتماع ساکنین علیٰ غیر حدہٖ فی کلمتین میں اگر پہلا ساکن حرف مدہ ہو تو کس طرح پڑھیں گے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴۸ اڑتالیسواں سبق

وقف والی صفات کا بیان

جو صفات وقف کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں وہ چار ہیں (جن کو کیفیاتِ وقف بھی کہتے ہیں)

① **اِسکان**:۔ یعنی وقف والے حرف کو بالکل ساکن ادا کرنا (کہ حرکت کی بو بھی باقی نہ رہے) اس کو وقف بالاسکان کہتے ہیں۔

وقف بالاسکان تینوں حرکات (فتحہ، کسرہ، ضمہ) میں جائز بلکہ بہتر ہے۔

فائدہ:۔ اگر حرف موقوف پہلے ہی سے ساکن ہو تو اس کو وقف بالسکون کہتے ہیں جیسے وَلَمْ یُوْلَدْ ۝ (لیکن یہ صفتِ عارضہ نہیں)

② **اِبدال**:۔ یعنی وقف والے حرف کو قاعدہ کے مطابق کسی دوسرے حرف سے ''بدلنا''

(پس) اگر موقوف علیہ پر دو زبر ہوں تو تنوین کو الف سے بدلا جائے گا جیسے تَوَّابًا ۝ بِنَدَآءً ط هُدًى ج (اور) اگر حرفِ موقوف علیہ گول تا ہو تو اس کو ہا ساکنہ سے بدلا جائے گا جیسے قَسْوَةً ط اس کو وقف بالابدال کہتے ہیں۔

③ **اشمام**:۔ یعنی وقف والے حرف کو ساکن کرتے ہوئے فوراً اس کے ضمہ کی طرف حلقۂ شفتین سے ذرا سی دیر اشارہ کرنا جیسے نَسْتَعِيْنُ ۝ اس کو وقف بالاشمام کہتے ہیں۔

④ **روم**:۔ یعنی وقف والے حرف کی حرکت اکثر ختم کر کے کمتر ادا کرنا جیسے يَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اس کو وقف بالروم کہتے ہیں۔

وقف بالروم ضمہ اور کسرہ میں جائز ہے (اور) قرا کے نزدیک فتحہ میں روم جائز نہیں۔

تنبیہ:۔ ذیل کی دو حالتوں میں بھی روم اور اشمام بالکل جائز نہیں اور آخری صورت میں قرار کا اختلاف ہے۔

❶ گول تا (جو وقف میں ہا سے بدل جاتی ہے) جیسے اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ج

❷ حرکتِ عارضی (جو اجتماعِ ساکنین کی وجہ سے وصل کی حالت میں آتی ہے) جیسے وَلَقَدِ اسْتُهْزِئَ

❸ ہا ضمیر سے پہلے ضمہ یا کسرہ یا واؤ ساکن یا یائے ساکنہ ہو جیسے مَالُهٗ۔ رَبِّهٖ۔ فَعَلُوْهُ۔ عَلَيْهِ۔

تنبیہ:۔ يَوْمَئِذٍ اور حِيْنَئِذٍ کی ذال کا کسرہ عارضی ہے لہٰذا ان پر بھی وقف بالروم جائز نہیں۔

نوٹ:۔ اشمام۔ روم وغیرہ کے لغوی معنی سبق نمبر ۴۰ اور ۴۳ میں گذر چکے ہیں۔ باقی وقف کے معنیٰ اور اس سے متعلق ضروری باتیں مستقل طور پر آگے بیان کی جائیں گی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۲۹ انچاسواں سبق

وقفی وجوہ کا بیان

● اگر وقف والے حرف سے پہلے حرف مد یا حرف لین نہ ہو تو حرف موقوف پر زبر کی حالت میں صرف اسکان اور زیر کی حالت میں اسکان و روم اور پیش کی صورت میں اسکان و اشمام اور روم تین ۳ وجہیں ہوتی ہیں جیسے حَسَدَ ○ مَسَدٍ ○ اَحَدٌ ○

● حرف موقوف علیہ پر فتحہ ہو اور اس (وقف والے) حرف سے پہلے حرف مد یا حرف لین ہو جیسے اَلْعٰلَمِیْنَ اور اَلْیَوْمَ تو حرف مد یا حرف لین میں طول۔ توسط۔ قصر، حرف موقوف کے اسکان کے ساتھ تینوں وجہیں جائز ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ حرفِ مدہ میں طول بہتر ہے اس کے بعد توسط پھر قصر اور حرف لین میں اس کے برعکس پہلا مرتبہ قصر کا ہے اس کے بعد توسط پھر طول۔

(اور) اگر حرف موقوف پر کسرہ ہو اور اس سے پہلے حرفِ مدہ یا حرف لین ہو جیسے الرَّحِیْمِ ○ اور اَلْبَیْتِ ○ تو اس میں چار ۴ وجوہ جائز ہیں یعنی طول۔ توسط۔ قصر تینوں اسکان کے ساتھ پھر قصر روم کے ساتھ

(اور) حرف موقوف پر ضمہ ہو اور اس سے پہلے حرفِ مد یا حرف لین ہو جیسے نَسْتَعِیْنُ ○ خَیْرٌ تو اس میں سات وجوہ جائز ہیں یعنی طول۔ توسط۔ قصر اسکان کے ساتھ پھر یہی تینوں (یعنی طول۔ توسط۔ قصر) اشمام کے ساتھ پھر قصر روم کے ساتھ۔

● وقف والے حرف ہمزہ پر اگر فتحہ ہو اور اس سے پہلے حرف مد ہو جیسے اَوْلِیَآءَ تو اس میں دو ۲ وجہ ہیں یعنی طول اور توسط اسکان کے ساتھ۔

(اور) اگر ہمزہ موقوفہ پر کسرہ ہو اور اس سے قبل حرف مد ہو جیسے قُرُوْٓءٍ تو تین ۳ وجوہ جائز ہیں یعنی حرفِ مد کا طول اور توسط ہمزہ کے اسکان کے ساتھ پھر توسط روم کے ساتھ۔

(اور) اگر ہمزہ موقوفہ پر ضمہ ہو اور اس سے پہلے حرف مد ہو جیسے اَمِ السَّمَآءُ تو پانچ وجوہ جائز ہیں یعنی حرفِ مد کا طول اور توسط ہمزہ کے اسکان کے ساتھ۔ حرف مد کا طول و توسط ہمزہ کے ضمہ کے اشمام کے ساتھ پھر حرفِ مد کا توسط ضمہ ہمزہ کے روم کے ساتھ۔

● اگر ہمزہ موقوفہ پر کسرہ ہو اور اس سے پہلے حرف لین ہو جیسے مَثَلُ السَّوْءِ تو اس میں چار وجوہ جائز ہیں یعنی قصر۔ توسط طول اسکان کے ساتھ اور قصر روم کے ساتھ۔

(اور) اگر ہمزہ موقوفہ پر ضمہ ہو جیسے مِنْهُمْ شَیْءٌ تو اس میں سات وجوہ جائز ہیں یعنی قصر توسط۔ طول اسکان کے ساتھ پھر قصر توسط۔ طول اشمام کے ساتھ پھر قصر روم کے ساتھ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ (۴)

اظہار (۱) یعنی حرف کو مخرج اور صفات لازمہ کیساتھ ادا کرنا
اظہار کے مشہور تین قاعدے ہیں۔
(۱) نون ساکن یا تنوین کے بعد حرف حلقی ہو۔
(۲) میم ساکن کے بعد بار و میم کے علاوہ کوئی حرف ہو۔
(۳) لام تعریف کے بعد حرف قمری ہو۔
(اور) حروف قمریہ چودہ ۱۴ ہیں الخ

ادغام (۲) یعنی ساکن حرف کو متحرک میں ملا کر مشدد پڑھنا۔
(۲) ادغام میں پہلے حرف کو مدغم اور دوسرے کو مدغم فیہ کہتے ہیں۔
(۳) مدغم بالکل چھپ جائے تو ادغام تام ورنہ ناقص ہے۔
(۴) ادغام تین قسم پر ہے مثلین ۱ متجانسین ۲ متقاربین ۳
(۵) مدغم اور مدغم فیہ ایک سے حرف ہوں تو مثلین ۱۔ دونوں حرف کا مخرج ایک ہو تو متجانسین ۲ ورنہ متقاربین ۳۔
(۶) باعتبار کیفیت ادغام کی دو قسمیں تام ۱ اور ناقص ۲۔
(۷) ادغام مثلین ہر جگہ تام ہوتا ہے۔
(۸) ادغام متجانسین صرف طا کا تا میں ناقص ہوتا ہے۔
(۹) ادغام متقاربین صرف نون ساکن و تنوین کا واؤ۔ یار میں ناقص ہوتا ہے (اور) نخلقکم میں ناقص سے تام بہتر ہے۔

اخفاء (۳) یعنی حرف کی ذات کو چھپانا۔
اخفاء دو قسم پر ہے تام ۱ اور ناقص ۲
(۱) نون ساکن یا تنوین کے بعد حرف اخفاء ہو تو تام۔
(۲) میم ساکن کے بعد بار ہو تو اخفاء ناقص ہوگا۔

اقلاب (۴) یعنی نون ساکن یا تنوین کے بعد بار ہو تو نون ساکن و تنوین کو میم ساکن سے بدل کر اخفاء کرنا۔

غنہ (۵) یعنی آواز خیشوم میں لیجانا جس کی مقدار ایک الف ہے۔
غنہ چھ حالتوں میں ہوتا ہے۔
(۱-۲) میم نون مشدد ہوں۔
(۳-۴) میم ساکن کے بعد بار یا میم ہوں۔
(۵-۶) نون ساکن کا اخفاء یا ادغام بالغنہ ہوں۔

صلہ (۶) یعنی ہار ضمیر کی حرکت کو دوگنا کرنا۔
ہار ضمیر سے قبل و بعد حرکت ہو تو صلہ ہوگا مگر دو کلمے مستثنیٰ ہیں الخ

سکتہ (۷) یعنی سانس توڑے بغیر ذرا سی دیر رکنا
سکتہ کی دو قسمیں ہیں لفظی ۱ اور معنوی ۲ (لیکن) بطریق شاطبیؒ سکتہ لفظی مروی نہیں (بطریق جزری جائز ہے)۔
سکتہ معنوی چار جگہ واجب ہے الخ

تسہیل ابدال (۸)(۹) تسہیل کے معنی ہمزہ کو نرم ادا کرنا (اور) ابدال کے معنی ہمزہ کو الف سے بدلنا۔ ءَاَعجمیٌّ میں تسہیل واجب اور تین کلمات میں جائز ہے الخ **اشمام (۱۰)** یعنی تَاْمَنَّا کے نون ساکن میں ہونٹ گول کرنا **روم (۱۱)** یعنی تَاْمَنُنَّا کے ضمہ کو تہائی ادا کرنا **امالہ (۱۲)** یعنی مجرٖیھا کا پہلا الف یا رکی طرف جھکانا۔ **حرکت (۱۳)** یعنی الخ (۲) حرکت کی دو قسمیں ہیں صلی ۱ اور فرعی ۲ (۳) اصلی حرکت فتحہ، کسرہ، ضمہ ہیں۔ جو باریک ادا ہوتی ہیں (۴) فرعی حرکت فتحہ ممالہ ہے **صورۃ نقل (۱۴)** یعنی ہمزہ عارضی کی حرکت ماقبل کے ساکن حرف کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دینا۔ **اسکان (۱۵)** یعنی وقف میں حرف متحرک کو ساکن محض پڑھنا۔ وقف بالاسکان تینوں حرکتوں میں جائز ہے **ابدال (۱۶)** یعنی وقف میں دو زبر کو الف سے اور گول تار کو ہار سے بدلنا **اشمام (۱۷)** یعنی حرف موقوف کو ساکن کرتے ہوئے اس کے ضمہ کی طرف اشارہ کرنا **روم (۱۸)** یعنی حرف موقوف کے کسرہ یا ضمہ کو تہائی ادا کرنا

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقشہ صفاتِ عارضہ

نمبر شمار	حروف	عارض بالصفت		عارض بالحرف						عارض بالوقف		
١	ا	تفخیم	ترقیق	مد	اماله							
٢	ب			ادغام	حرکت					اسکان	اشمام	روم
٣	ت			〃	〃					〃	〃	〃 [١]
٤	ث			〃	〃					〃	〃	〃
٥	ج			·	〃					〃	〃	〃
٦	ح			·	〃					〃	〃	〃
٧	خ			·	〃					〃	〃	〃
٨	د			ادغام	〃					〃	〃	〃
٩	ذ			〃	〃					〃	〃	〃
١٠	ر	تفخیم	ترقیق	〃	〃					〃	〃	〃
١١	ز			·	〃					〃	〃	〃
١٢	س			·	〃					〃	〃	〃
١٣	ش			·	〃					〃	〃	〃
١٤	ص			·	〃					〃	〃	〃
١٥	ض			·	〃					〃	〃	〃
١٦	ط			ادغام	〃					〃	〃	〃
١٧	ظ			〃	〃					〃	〃	〃
١٨	ع			·	〃					〃	〃	〃
١٩	غ			·	〃					〃	〃	〃
٢٠	ف			ادغام	〃					〃	〃	〃
٢١	ق			〃	〃					〃	〃	〃
٢٢	ک			〃	〃					〃	〃	〃
٢٣	ل	تفخیم	ترقیق	〃	〃					〃	〃	〃
٢٤	م			〃	اخفا	غنّہ	اظہار	حرکت		〃	〃	〃
٢٥	ن			〃	〃	اقلاب	غنّہ	اظہار	حرکت [٢]	〃	〃	〃
٢٦	و			〃	مد	حرکت				〃	〃	〃
٢٧	ہ			〃	صلہ	〃				〃	〃	〃
٢٨	ء			تسہیل	ابدال	صورۃ نقل	حرکت			〃	〃	〃
٢٩	ی			مد	حرکت					〃	〃	〃

١ اور ابدال جبکہ تا مدوّرہ ہو ١٢ منہ
٢ اور وصلی اشمام و روم صرف تَأمَنّا میں ١٢ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۰ پچاسواں سبق

ضربی وجوہ کا بیان

صفات عارضہ کے باب میں یہ بیان بہت مشکل سمجھا جاتا ہے لیکن اس کو مشکل سمجھنا ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک انجان آدمی پانی پر تیرنے کو مشکل بلکہ ناممکن سمجھتا ہے لیکن جب وہ کسی جاننے والے سے سیکھ لیتا ہے تو پھر بلا تکلف تیرتا چلا جاتا ہے اور پھر اس تیرنے میں جو اس کو لطف آتا ہے خاص کر موسم گرما میں اس کو وہی شخص سمجھتا ہے جو تیرتا ہو اسی لئے کہا کرتا ہوں کہ طلبہ کی تفریح کا جو سامان اس مضمون میں ہے وہ تجوید کے کسی مضمون میں نہیں ہے

پُرلطف یہ سبق ہے کہتا ہے بندۂ صادق
کرنا ہے ضبط اس کو چاہتے ہو بننا حاذق

ضرب کے معنیٰ دو عددوں میں ایک عدد کو دوسرے عدد کے شمار کے مطابق دوگنا یا کئی گنا کرنا (مثلاً) چار کو چار میں ضرب دینا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ چار کو چار گنا کر دیا جائے جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ متعدد وجوہ والے دو مدوں کے جمع ہونے کی حالت میں ایک مد کی ہر وجہ کے ساتھ دوسرے مد کی سب وجہوں کو یکے بعد دیگرے پڑھا جاتا ہے اس کو آپ ایک محسوس مثال سے اس طرح سمجھیں کہ آپ بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ کے داہنی طرف چار بادام اور بائیں طرف سولہ (۱۶) کشمش رکھی ہیں۔

آپ بسم اللہ الخ پڑھ کر سیدھے ہاتھ سے ایک بادام اور الٹے ہاتھ سے کشمش اٹھا کر اپنے سامنے رکھتے ہیں اس کے بعد بادام کو واپس اٹھا لیتے ہیں اور کشمش کو وہیں چھوڑ دیتے ہیں اس کے بعد دوبارہ پھر اسی طرح آپ کرتے ہیں کہ داہنی طرف سے بادام اور بائیں طرف سے کشمش لے کر سامنے رکھتے ہیں اور بادام واپس لے لیتے ہیں اور کشمش وہیں چھوڑ دیتے ہیں اس کے بعد تیسری بار پھر آپ بالکل اسی طرح کرتے ہیں۔

چوتھی بار پھر آپ بادام اور کشمش لے کر سامنے رکھتے ہیں لیکن اس بار بادام کو بھی سامنے چھوڑ دیتے ہیں۔

اب آپ اپنے استاذِ محترم کو بتائیں کہ آپ کے سامنے اس وقت کتنے بادام اور کتنی کشمشیں رکھی ہیں؟

16842

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد پھر آپ بالکل اسی طرح کرتے ہیں کہ چار بار میں کشمش ہر مرتبہ اپنے سامنے چھوڑ دیتے ہیں اور بادام کو تین بار واپس لے لیتے ہیں اور چوتھی بار میں بادام کو بھی اپنے سامنے چھوڑ دیتے ہیں۔

بتائیے کہ اس وقت آپ کے سامنے بادام کتنے ہیں اور کشمشیں کتنی ہیں؟

تیسری بار اور چوتھی بار پھر آپ بعینہٖ یہی کرتے ہیں لہٰذا بتائیں کہ تیسری بار میں دونوں چیزوں کی آپ کے سامنے کیا تعداد ہوئی اور چوتھی بار میں کیا؟

مجھے امید ہے کہ ان سطور سے "ضرب" کے معنیٰ ان شاء اللہ تعالیٰ آسانی سے سمجھ میں آجائیں گے جو کہ اس مضمون کو سمجھنے کے لئے ایک بنیادی چیز ہے۔

ضربی وجوہ بہت بہت پیدا ہوسکتی ہیں (کیونکہ) جتنے وقوف اور مدود زیادہ جمع ہوں گے اتنی ہی ضرب دینے سے ضربی وجوہ زیادہ ہوتی چلی جائیں گی (لیکن) فن لحاظ سے ان بہت سی ضربی وجوہ میں سے چند ہی وجوہ جائز ہوتی ہیں (کیونکہ) کسی بھی وجہ کے درست ہونے کے لئے تین معیار ہیں۔

(۱) ایک قسم کے مدوں کی مقداروں میں مساوات یعنی برابری ہو۔

(۲) مختلف قسم کے مدوں میں قوی مد پر ضعیف کو ترجیح نہ ہو۔

(۳) مقداروں سے متعلق جو اقوال ہیں ان میں خلط نہ ہو۔

پس اگر کسی جگہ دو یا اس سے زیادہ مد جمع ہو جائیں تو ضرب دینے سے بہت سی وجوہ نکلیں گی (مثلاً) استعاذہ بسملہ اور رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ کے فصل کل کی حالت میں ضربی وجہیں اڑتالیس نکلتی ہیں جس کی تفصیل یہ ہے کہ یہاں تین وقوف ہیں جن میں سے الرَّجِیْمِ اور الرَّحِیْمِ میں مدعارض اور کیفیت وقف کے اعتبار سے چار چار وجہیں نکلتی ہیں (یعنی طول۔ توسط۔ قصر اسکان کے ساتھ اور قصر روم کے ساتھ) اور الْعٰلَمِیْنَ میں صرف اسکان والی تین وجہیں۔ اب نقشہ نمبر ایک دیکھیں اور اس کی وجوہ زبانی یاد کریں۔

نقشہ (۱)

نمبر شمار	الرَّجِیْمِ	الرَّحِیْمِ	الْعٰلَمِیْنَ
۱	طول مع الاسکان	طول مع الاسکان	طول مع الاسکان
۲	توسط مع الاسکان	توسط مع الاسکان	توسط مع الاسکان
۳	قصر مع الاسکان	قصر مع الاسکان	قصر مع الاسکان
۴	قصر مع الروم	قصر مع الروم	

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پس استعاذہ کی چار[۴] وجوہ کو بسملہ کی چار[۴] وجوہ میں ضرب دینے سے چار چوک سولہ وجہیں ہوتی ہیں جن کے جاری کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ استعاذہ کی ہر وجہ کے ساتھ بسملہ کی چار چار وجوہ اس طرح پڑھیں کہ اول الرَّجِیۡمِ میں صرف طول[۱] اسکان کے ساتھ اور الرَّحِیۡمِ میں طول۔ توسط۔ قصر اسکان کے اور قصر روم کے ساتھ (پھر) دوسری بار الرَّجِیۡمِ میں توسط[۲] مع الاسکان اور الرَّحِیۡمِ میں وہی چاروں وجوہ (یعنی طول[۱]۔ توسط[۲]۔ قصر مع[۳] الاسکان اور قصر مع الروم) پڑھی جائیں (پھر) تیسری بار الرَّجِیۡمِ میں صرف قصر مع[۳] الاسکان اور الرَّحِیۡمِ میں وہی چاروں[۱-۲-۳-۴] وجوہ اسی ترتیب سے پڑھی جائیں (پھر) چوتھی بار الرَّجِیۡمِ میں صرف قصر[۴] مع الروم اور الرَّحِیۡمِ

نقشہ (۲)

شمار	الرَّجِیۡمِ	الرَّحِیۡمِ	وضاحت
۱	طول مع الاسکان	طول مع الاسکان	یہ پہلی چار وجہیں ہیں جن میں الرجیم کی وجہ تو بادام کی طرح ایک ہی ہی اور الرحیم کی وجوہ کشمکش کی طرح چاروں ہوگئیں
۲	〃 〃 〃	توسط مع الاسکان	
۳	〃 〃 〃	قصر مع الاسکان	
۴	〃 〃 〃	قصر مع الروم	
۵	توسط مع الاسکان	طول مع الاسکان	یہ دوسری چار وجوہ ہیں جن میں وہی تفصیل ہے جو ابھی گذری البتہ دوسرے بادام کی طرح الرجیم کی وجہ بھی دوسری ہے۔
۶	〃 〃 〃	توسط مع الاسکان	
۷	〃 〃 〃	قصر مع الاسکان	
۸	〃 〃 〃	قصر مع الروم	
۹	قصر مع الاسکان	طول مع الاسکان	یہ تیسری چار وجوہ ہیں جن میں وہی مذکورہ تفصیل ہے البتہ تیسرے بادام کی طرح الرجیم کی وجہ بھی تیسری ہے۔
۱۰	〃 〃 〃	توسط مع الاسکان	
۱۱	〃 〃 〃	قصر مع الاسکان	
۱۲	〃 〃 〃	قصر مع الروم	
۱۳	قصر مع الروم	طول مع الاسکان	یہ چوتھی چار وجوہ ہیں جن میں وہی مذکورہ تفصیل ہے البتہ چوتھے بادام کی طرح الرجیم کی وجہ بھی چوتھی ہے
۱۴	〃 〃 〃	توسط مع الاسکان	
۱۵	〃 〃 〃	قصر مع الاسکان	
۱۶	〃 〃 〃	قصر مع الروم	

میں بعینہ وہی چاروں[۱-۲-۳-۴] وجوہ پڑھی جائیں پس یہ کل وجہیں ۱۶ سولہ ہوگئیں اب نقشہ نمبر۲ دیکھیں اور اس کی وجوہ زبانی یاد کریں۔

پھر ان سولہ[۱۶] وجہوں کو الْعٰلَمِیْنَ کی تین وجوہ میں ضرب دینے سے سولہ تیا اڑتالیس وجہیں ہوتی ہیں۔ اس طرح کہ مذکورہ سولہ[۱۶] وجوہ کو بالترتیب تین بار اس طرح پڑھا جائے کہ پہلی[۱] بار میں الْعٰلَمِیْنَ میں ہر مرتبہ طول کیا جائے اور دوسری[۲] بار میں ہر مرتبہ توسط کیا جائے اور تیسری[۳] بار میں ہر مرتبہ قصر کیا جائے پس یہ کل وجوہ اڑتالیس ہوگئیں جن میں صرف چھ[۶] وجوہ صحیح ہیں اور دو[۲] وجہوں میں اختلاف ہے، باقی چالیس[۴۰] وجوہ بالاتفاق غیر صحیح ہیں۔ اب اگلے صفحے کے نقشہ نمبر تین کو دیکھ کر تمام وجوہ سمجھنے کی کوشش کریں اور خوب ہمت سے کام لیں۔ اللہ تعالیٰ مدد فرمائے۔ آمین ؎

عجب ہے وصف شاہیں کا یہ صادق ۔۔۔ کہ وہ پرواز سے تھکتا نہیں ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقشہ (۳) اڑتالیس وجوہ

	الرَّحِیْمِ	الرَّحِیْمِ	الْعٰلَمِیْنَ		الرَّحِیْمِ	الرَّحِیْمِ	الْعٰلَمِیْنَ
●	طول مع الاسکان	طول مع الاسکان	طول مع الاسکان	۲۵	قصر مع الاسکان	طول مع الاسکان	توسط مع الاسکان
۲	〃 〃	توسط مع الاسکان	〃 〃	۲۶	〃 〃	توسط مع الاسکان	〃 〃
۳	〃 〃	قصر مع الاسکان	〃 〃	۲۷	〃 〃	قصر مع الاسکان	〃 〃
۴	〃 〃	قصر مع الروم	〃 〃	۲۸	〃 〃	قصر مع الروم	〃 〃
۵	توسط مع الاسکان	طول مع الاسکان	〃 〃	۲۹	قصر مع الروم	طول مع الاسکان	〃 〃
۶	〃 〃	توسط مع الاسکان	〃 〃	۳۰	〃 〃	توسط مع الاسکان	〃 〃
۷	〃 〃	قصر مع الاسکان	〃 〃	۳۱	〃 〃	قصر مع الاسکان	〃 〃
۸	〃 〃	قصر مع الروم	〃 〃	(۳۲)	〃 〃	قصر مع الروم	〃 〃
۹	قصر مع الاسکان	طول مع الاسکان	〃 〃	۳۳	طول مع الاسکان	طول مع الاسکان	قصر مع الاسکان
۱۰	〃 〃	توسط مع الاسکان	〃 〃	۳۴	〃 〃	توسط مع الاسکان	〃 〃
۱۱	〃 〃	قصر مع الاسکان	〃 〃	۳۵	〃 〃	قصر مع الاسکان	〃 〃
۱۲	〃 〃	قصر مع الروم	〃 〃	۳۶	〃 〃	قصر مع الروم	〃 〃
۱۳	قصر مع الروم	طول مع الاسکان	〃 〃	۳۷	توسط مع الاسکان	طول مع الاسکان	〃 〃
۱۴	〃 〃	توسط مع الاسکان	〃 〃	۳۸	〃 〃	توسط مع الاسکان	〃 〃
۱۵	〃 〃	قصر مع الاسکان	〃 〃	۳۹	〃 〃	قصر مع الاسکان	〃 〃
(۱۶)	〃 〃	قصر مع الروم	〃 〃	۴۰	〃 〃	قصر مع الروم	〃 〃
۱۷	طول مع الاسکان	طول مع الاسکان	توسط مع الاسکان	۴۱	قصر مع الاسکان	طول مع الاسکان	〃 〃
۱۸	〃 〃	توسط مع الاسکان	〃 〃	۴۲	〃 〃	توسط مع الاسکان	〃 〃
۱۹	〃 〃	قصر مع الاسکان	〃 〃	●	〃 〃	قصر مع الاسکان	〃 〃
۲۰	〃 〃	قصر مع الروم	〃 〃	●	〃 〃	قصر مع الروم	〃 〃
۲۱	توسط مع الاسکان	طول مع الاسکان	〃 〃	۴۵	قصر مع الروم	طول مع الاسکان	〃 〃
●	〃 〃	توسط مع الاسکان	〃 〃	۴۶	〃 〃	توسط مع الاسکان	〃 〃
۲۳	〃 〃	قصر مع الاسکان	〃 〃	●	〃 〃	قصر مع الاسکان	〃 〃
۲۴	〃 〃	قصر مع الروم	〃 〃	●	〃 〃	قصر مع الروم	〃 〃

نوٹ:۔ رسالہ سراج القراءۃ، معارف التجوید، ہدیۃ الوحید، فوائد مکیہ وغیرہ میں وجہ نمبر ۴۴-۴۷ کو بھی غیر جائز فرمایا ہے لیکن انکے عدم جواز کی وجہ سمجھ نہیں آسکی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تیسرے جدول کی مذکورہ اڑتالیس⁴⁸ وجوہ میں سیاہ دائرہ والی چھ وجوہ صحیح ہیں اور گول دائرہ والی دو² وجہوں میں اختلاف ہے یعنی بعض حضرات جائز کہتے ہیں اور بعض ناجائز باقی چالیس⁴⁰ وجوہ بالاتفاق غیر صحیح ہیں۔

(اور) اگر فصلِ کل کے بجائے فصلِ اول وصلِ ثانی کے ساتھ پڑھا جائے تو ضربی وجوہ بارہ¹² نکلتی ہیں جن میں مساوات والی چار⁴ وجوہ بالاتفاق جائز ہیں اور دو² اختلافی ہیں باقی چھ غیر جائز۔

(اور) وصلِ اول فصلِ ثانی کی حالت میں بعینہٖ یہی بارہ وجوہ نکلتی ہیں

(اور) وصلِ کل کی صورت میں صرف العٰلمین کی تین وجوہ ہی ہونگی

فائدہ:۔ اگر مدعارض اور مدلین عارض جمع ہوں تو ضربی وجوہ کم از کم نو نکلتی ہیں جن میں چھ وجہیں جائز اور تین ناجائز ہیں کیونکہ ان میں مدقوی پر ضعیف کی ترجیح لازم آتی ہے۔ (دیکھئے نقشہ نمبر۴)

(اور) مدعارض اور مدلین عارض میں حرف موقوف پر کسرہ یا ضمہ ہو تو روم واشمام کی وجہ سے وجوہ بڑھ جائیں گی جیسے الرَّحِیْمِ ۝ قُرَیْشٍ ۝ کہ اس میں ضربی وجوہ بجائے نو⁹ کے سولہ نکلیں گی۔

فائدہ: اگر دو² مدِ متصل جمع ہوں تو ضربی وجوہ نو⁹ نکلتی ہیں جن میں مساوات والی تین³ وجوہ جائز اور باقی چھ⁶ غیر جائز ہیں کیونکہ ان میں خلط فی الاقوال لازم آتا ہے (دیکھئے نقشہ نمبر۵)

(اور) اگر دو² مد منفصل جمع ہوں جیسے یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا تو اس صورت میں بعینہٖ وہی نو⁹ وجوہ نکلتی ہیں جن میں تین جائز باقی چھ⁶ وجوہ خلط کی وجہ سے غیر جائز ہیں۔ (اور) اگر مدِ متصل اور مد منفصل جمع ہوں جیسے وَجَآءُوْٓ اَبَاهُمْ تو اس صورت میں بھی ضربی وجوہ نو⁹ نکلتی ہیں جن میں چھ جائز ہیں اور تین ناجائز کیونکہ ان میں مدقوی پر ضعیف کو ترجیح ہو جاتی ہے

نقشہ (۴)

	فِیْهَا السَّیِّرُ	اٰمِیْنَ ۝
۱	قصر مع الاسکان	طول مع الاسکان
۲	"	توسط مع الاسکان
۳	"	قصر مع الاسکان
۴	توسط مع الاسکان	طول مع الاسکان
۵	"	توسط مع الاسکان
●	"	قصر مع الاسکان
۷	طول مع الاسکان	طول مع الاسکان
●	"	توسط مع الاسکان
●	"	قصر مع الاسکان

نقشہ (۵)

	وَالسَّمَآءَ	بِنَآءً
●	تین الفی مد	دو الفی مد
۲	"	ساڑھے تین الفی مد
۳	"	چار الفی مد
۴	ساڑھے تین الفی مد	تین الفی مد
●	"	ساڑھے تین الفی مد
۶	"	چار الفی مد
۷	چار الفی مد	تین الفی مد
۸	"	ساڑھے تین الفی مد
●	"	چار الفی مد

فائدہ:۔ اگر چند مد متصل یا چند مد منفصل یا دونوں قسم کے کئی جمع ہو جائیں تو قاعدہ کے مطابق ضربی وجوہ صحیح اور غیر صحیح نکال لینی چاہئیں مثلاً هٰٓاَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ میں ضربی وجوہ ستائیس²⁷ نکلتی ہیں اس طرح کہ پہلے مد منفصل کی تین وجوہ کو دوسرے مد منفصل کی تین وجوہ میں ضرب دینے سے تین تیا نو⁹ وجہیں ہوتی ہیں اور ان نو⁹ کو مد متصل کی تین وجوہ میں ضرب دینے سے نو تیا ستائیس وجوہ ہوتی ہیں جن میں صرف چھ⁶ وجوہ صحیح ہیں باقی غیر صحیح۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خوش خبری

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے علم تجوید کا تیسرا جز و پورا ہوگیا۔ اور اسباق کے اعتبار سے یہاں کتاب تقریباً دو تہائی ہو رہی ہے۔

مجھے امید ہے کہ طلبائے عزیز "ضربی وجوہ" کا بیان بھی اِن شاء اللہ تعالیٰ بآسانی سمجھ سکیں گے لیکن اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو حیران و پریشان نہ ہوں بلکہ ذوق وشوق سے وقتاً فوقتاً اس کو دیکھتے رہیں اور غور وخوض کرتے رہیں۔ اِن شاء اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی وقت سمجھ میں آجائے گی۔ ساتھ ہی اللہ ربُّ العزّت سے دعا بھی کرتے رہیں کہ وہ مدد ونصرت فرماوے اور آپ کو ہمت واستقلال کی دولت سے نوازے۔ آمین

نظم

حمد کے لائق ہے تو اے ذوالجلال
ہر طرح سے ہے تو بے شک بے مثال

کر تو نازل تو درود اور تو سلام — بر نبیِّ مصطفیٰ خیرُ الانام
ہے نہیں تیرے سوا کوئی الٰہ — نفس وشیطان سے تو دے اپنی پناہ
بے شبہ کمزور ہوں اور خام بھی — کر سہل میرے لئے یہ کام بھی
ڈگمگا جائیں نہ یاں میرے قدم — کر کرم بس مجھ پہ تو اے ذُوالکرم
میری اس کوشش کو تو کر کامیاب — دے نہ جائے میری ہمّت یہ جواب
ہے بہت آسان یہ بیشک کتاب — لیک ہے مشکل سمجھنا بس یہ باب
عزم وہمّت کا بنا مجھ کو پہاڑ — تا کہ پاؤں علم وعرفان کی بہار
طالبِ صادق بنا ترتیل کا — اور اس کے علم کی تکمیل کا
حافظ وقاری مجھے بہتر بنا — فن کا ماہر بلکہ ماہر تر بنا
کر عطا مجھ کو حیاتِ طیبہ — اور علم وفہم دینِ قیمہ
اے خدا مجھ کو بنا لے باوفا — اور اپنی معرفت تو کر عطا

کر دُعا مقبول یہ اے ذُوالمنَن
اور درود لاکھ، بر جدِّ الحسن رضی اللہ عنہ

آمین

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا (سورۃ المزمل)

قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

جَوِّدُوا الْقُرْاٰنَ وَزَيِّنُوْهُ بِاَحْسَنِ الْاَصْوَاتِ وَاَعْرِبُوْهُ الخ

(نشر کبیر ص ٢١)

نقشہ علم التجوید

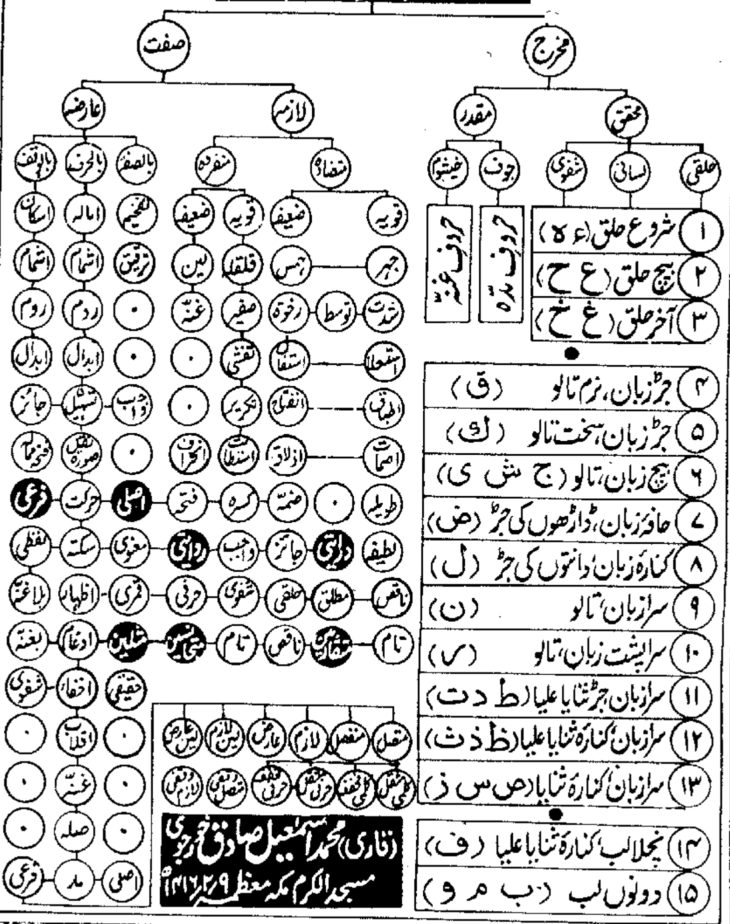

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

٥١ اکیاونواں سبق

وقف کا تمہیدی بیان

اللہ تعالیٰ کے ارشاد گرامی وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا کے تحت سیدنا حضرت علیؓ وغیرہ کا مشہور قول ہے اَلتَّرْتِیْلُ ھُوَ تَجْوِیْدُ الْحُرُوْفِ وَمَعْرِفَۃُ الْوُقُوْفِ یعنی ترتیل کے معنیٰ ہیں حرفوں کو تجوید سے پڑھنا اور وقفوں کی معرفت حاصل کرنا (لہٰذا) ترتیل اسی وقت کامل ہوسکتی ہے جبکہ حرفوں کی تجوید کے ساتھ وقفوں کی تجویز بھی صحیح ہو (ورنہ) صرف علم تجوید سے الفاظ کی ادا، تو صحیح ہوسکتی ہے لیکن بے موقعہ وقف وغیرہ کرنے سے قراءۃ صحیح نہیں ہوسکتی (بلکہ) بعض مرتبہ کلام اللہ شریف کے مقصود کے خلاف معنیٰ پیدا ہونے کا وہم ہوسکتا ہے اس لئے کہ کلام اللہ عربی میں اور اس کی عبارتیں گفتگو کے انداز میں واقع ہوئی ہیں (اور) ظاہر ہے کہ ہر زبان کی گفتگو میں رُکنے نہ رُکنے کے مواقع ہوتے ہیں جن کو بات کے صحیح بیان کرنے اور صحیح سمجھنے میں بہت دخل ہوتا ہے جس کی مثال اردو میں یوں سمجھیں کہ آپ کو کسی سے کہنا ہے "اُٹھو۔ مت بیٹھو" جس میں اُٹھنے کا حکم ہے اور بیٹھنے کی ممانعت لیکن اگر آپ نے "اٹھو" کے بجائے "مت" پر وقف کیا تو مطلب بالکل برعکس۔ یعنی اٹھنے کی ممانعت اور بیٹھنے کا حکم ہوجائے گا۔ جو مقصود کے قطعی خلاف ثابت ہوگا (لہٰذا) قاری کے لئے ضروری ہے کہ وہ مسائل تجوید کی طرح مسائل وقف وغیرہ سے بھی واقف ہو۔

وقف کے معنیٰ لغت میں "اَلْوَقْفُ عَنِ الشَّیْءِ"۔ یعنی کسی چیز سے رُک جانا۔ اصطلاحِ قرّاء کے لحاظ سے وقفِ لغوی کی چار صورتیں ہیں۔ وقف[1]، سکتہ[2]، سکوت[3] اور قطع[4]۔ پھر چونکہ وقف اور سکوت کے بعد ابتداء[5] یا اعادہ[6] ضروری ہے نیز وقف کی ضد وصل ہے اس لئے ان سب[7] کے ضروری ضروری مسائل مختصر طور پر لکھنا شروع کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ سے مدد چاہتا ہوں۔ وَھُوَ حَسْبِیْ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ۔

فائدہ: مذکورہ ساتوں چیزوں (یعنی وقف، سکتہ۔ سکوت۔ قطع۔ ابتداء۔ اعادہ۔ وصل) کو قرّاء کی اصطلاح میں ملحقاتِ قراءۃ کہتے ہیں۔

ے یعنی سکتہ کے علاوہ کیونکہ سکتہ کا بیان اڑتیسویں سبق میں گذر چکا ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۲ باونواں سبق

وقف اصطلاحی کا بیان

وقف کے معنیٰ:- آخر کلمہ پر سانس توڑ کر آگے پڑھنے کی نیت کے ساتھ کچھ دیر رکنا۔
قاری کے حال اور ضرورت کے اعتبار سے وقف کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) **وقفِ اختیاری**:- یعنی اپنے ارادہ اور اختیار سے استراحت کی غرض سے وقف کرنا۔ اوقاف میں یہی اصل ہے۔ وقفِ اختیاری کی آیت اور علامتِ وقف وغیرہ پر کرنا چاہئے۔

(۲) **وقفِ اضطراری**:- یعنی کسی اضطرار (مجبوری) کی وجہ سے وقف کرنا جس کی چند صورتیں ہیں

- قرأۃ کے دوران سانس تنگ ہو جائے
- کھانسی، چھینک، ہچکی آجائے۔
- پڑھتے پڑھتے تھک جائے یا رک جائے
- کوئی بات کرنے کی ضرورت لاحق ہو جائے۔

(۳) **وقفِ اختباری**:- یعنی وقف سے متعلق کوئی بات سمجھنے سمجھانے یا امتحان و اختبار (آزمائش) کی غرض سے وقف کرنا مثلاً شاگرد استاذ سے کسی کلمہ پر وقف کرنے کا طریقہ معلوم کرے کہ فلاں کلمہ پر وقف کس طرح کیا جائے گا یا استاذ شاگرد سے اس لئے کسی کلمہ پر وقف کرنے کے لئے کہے کہ وہ قاعدہ کے مطابق وقف کر سکتا ہے یا نہیں۔

وقف اضطراری اور وقف اختباری ہر اس کلمہ پر ہو سکتا ہے جو اپنے بعد کے کلمہ سے الگ لکھا ہوا ہو۔

(۴) **وقفِ انتظاری**:- یعنی کلمہ کی مختلف قرأتیں ادا کرنے کی غرض سے وقف کرنا۔ وقف انتظاری کی ضرورت قراٰتِ سبعہ وغیرہ میں واقع ہوتی ہے (البتہ) روایتِ منفردہ میں اگر کسی کلمہ کی مختلف وجوہ ادا کرنے کی غرض سے وقف کیا جائے تو اس کو بھی وقفِ انتظاری کہہ سکتے ہیں جیسے مدعارض کی تینوں وجہیں ادا کرنے کی غرض سے وقف کرنا۔

وقف انتظاری ہر اُس کلمہ پر درست ہے جس میں قرأۃ کی مختلف وجہ ہوں۔

فائدہ:- وقف میں دو باتوں کا لحاظ رکھنا بہت ہی ضروری ہے چاہے وقفِ اختیاری ہو یا وقفِ اضطراری وغیرہ

(۱) **کیفیتِ وقف**:- یعنی وقف کرنے کا طریقہ جاننا کہ وقف کیسے کیا جائے۔

(۲) **محلِ وقف**:- یعنی وقف کرنے کی جگہ پہچاننا کہ وقف کہاں کیا جائے۔

ے یعنی وقفِ تام اور وقف کافی (جن کا بیان اِن شاء اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ضمیمہ میں آئے گا) ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۳ ترپنواں سبق

محلِ وقف کا بیان

محل وقف (یعنی وقف کرنے کی جگہ) کا پہچاننا بہت ضروری ہے تاکہ وقف بے موقع نہ ہو محل وقف کا پہچاننا عربی جاننے پر موقوف ہے (لہٰذا) حضرت علامہ سجاوندیؒ وغیرہ نے اوقاف کی قسمیں متعین کر کے قرآن شریف میں ان کی نشانیاں وضع فرمادی ہیں (باقی) آیتوں کے مقامات اللہ تعالیٰ کے حکم سے سیدنا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مقرر فرمائے ہیں لیکن یہ وقف کی غرض سے نہیں ہیں (گو) آیات پر سنت کی نیت سے وقف کر سکتے ہیں (لیکن) آیات پر وقف فرمانے کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دائمی معمول سمجھنا، یا ہمیشہ آیت پر وقف کرنا اور اس کے خلاف پڑھنے کو غلط کہنا صحیح نہیں (کیونکہ) آپ سے آیات کا وصل بھی ثابت ہے (پس) اگر شوقِ سنت یا کوئی ضرورت ہو تو آیات پر وقف کرے ورنہ معنیٰ کے لحاظ ہی سے وقف کرنا بہتر ہے۔

محل کے اعتبار سے وقف کی قسمیں اور ان کی رموز متعدد ہیں جن میں سے چار، قوی اور مرتبہ میں بڑی ہیں جو بالتدریج یہ ہیں۔

(۱) وقفِ اَحسَن ؎: یعنی ہر آیت (جس پر لام الف وغیرہ نہ ہو) ایسی آیت پر وقف کرنا بہت ہی بہتر ہے جیسے یَوۡمِ الدِّیۡنِ ۝ نَسۡتَعِیۡنُ ۝ هُمُ الۡمُفۡلِحُوۡنَ ۝ عَظِیۡمٌ ۝ ع

(۲) وقفِ لازِم: جس کی علامت میم (م) ہوتی ہے اس جگہ وقف کرنا عرفی طور پر ضروری ہے۔

(۳) وقفِ مُطلَق: جس کی علامت طاء (ط) ہوتی ہے اس جگہ وقف کرنا بہتر ہے۔

(۴) وقفِ جائز: جس کی علامت جیم (ج) ہوتی ہے اس جگہ وقف کرنا جائز ہے۔

علاماتِ قویہ پر وقف کے بعد ابتداء کی جائے گی اعادہ نہیں (البتہ) ضعیف علامت پر ضرورۃً وقف کے بعد عربی داں قاری کو مناسب اور مفید جگہ سے اعادہ کرنا چاہئے اور غیر عربی داں شخص مابعد سے ابتداء کر سکتا ہے (کیونکہ) ایسے اعادہ سے ابتداء بہتر ہے جس سے کلام میں بے ربطی ہو (اور) وقف کی علاماتِ ضعیف، چار ہیں جو بالترتیب یہ ہیں۔

(۱) ز: جو وقف مُجَوَّز کی علامت ہے اس جگہ وقف کی اجازت ہے لیکن وصل بہتر ہے۔

(۲) ص: جو وقف مُرَخَّص کی علامت ہے اس جگہ وقف کی رخصت ہے لیکن بہتر وصل ہی ہے۔

(۳) ق: جو قِیۡلَ عَلَیۡهِ الۡوَقۡفُ کی علامت ہے اور بہت ضعیف ہے اس جگہ وقف میں اختلاف ہے۔

(۴) قف: جو قَدۡ یُوۡقَفُ علیہ کی علامت ہے اور اضعف ہے اس جگہ مجبوراً ہی وقف کیا جاتا ہے۔

؎ وقف کی یہ قسم مؤلف کا اضافہ ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ:۔ مذکورہ اوقاف کے علاوہ چار اوقاف اور ہیں جو قرآن کے حاشیہ پر لکھے ہوتے ہیں۔
① **وقفُ النبیؐ**:۔ اس جگہ وقف کرنا مستحب ہے، یہ وقف آپؐ کی طرف خصوصیت کے ساتھ منسوب ہے
② **وقف جبریل**ؑ:۔ اس جگہ بھی وقف کرنا مستحب ہے کہ جبریلؑ کے اتباع میں آپ نے بھی وقف فرمایا ہے۔
③ **وقفِ غفران**:۔ اس جگہ وقف کرنا بہتر ہے کہ یہاں وقف سے معنیٰ خوب واضح ہو جاتے ہیں۔
④ **وقف معانقہ**:۔ اس جگہ قریب قریب دو جگہ تین تین نقطے ہوتے ہیں جیسے اَمرُہٗ سلٰمٌ قف
وقفِ معانقہ کا حکم یہ ہے کہ ایک جگہ وصل کیا جائے اور ایک جگہ وقف (کیونکہ) وقفِ معانقہ کے موقع پر فصل کل جائز نہیں اور وصل کل بہتر نہیں۔

تنبیہات:۔ وقف کرتے میں اوقاف کے مراتب کا لحاظ ضروری ہے تاکہ قوی وقف پر ضعیف کو ترجیح نہ ہو
- آیت پر جس قسم کی علامت ہوگی ویسا ہی اس کا حکم دیا جائے گا (مثلاً ایک آیت پر طا ہے اور دوسری پر جیم ہے تو ٹھہرنے کے بارے میں طا والی آیت زیادہ بہتر ہوگی)
- اگر ایک جگہ کئی علامتیں ہوں تو جو علامت اوپر یا آگے ہو اس کا اعتبار کیا جائے۔
- وقف میں صرف اتنی دیر رُکنا چاہیے کہ سانس بآسانی لے سکے ورنہ سکوت کہا جائے گا۔

فائدہ زائدہ:۔ آیت کے معنیٰ "قرآنی حروف کی جماعت" قرآن شریف کی آیتوں کا شمار بھی سیدنا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت ہے۔ آیات کا شمار ایک مستقل فن ہے جس کو "فنّ عدّ الآی" کہتے ہیں جس میں آیتوں کی تعداد اور ان کے شروع و آخر وغیرہ کا بیان ہوتا ہے۔
آیات کے شمار سات ہیں ① مکّی ● مدنی ④ کوفی ⑤ بصری ⑥ دمشقی ⑦ حمصی
موجودہ قرآنوں میں آیتوں کے نشانات کوفی شمار کے مطابق بنے ہوئے ہیں (اور) کوفی شمار میں آیات کی تعداد چھ ہزار دو سو چھتیس (۶۲۳۶) ہے۔

تنبیہ:۔ پانچ کا ہندسہ (۵) بھی آیت کی علامت ہے لیکن کوفی شمار میں یہاں آیت نہیں

اَسئِلَہ

① بقول حضرت علیؓ ترتیل کے کیا معنی ہیں؟ ② تجوید اور معرفۃ وقف میں حکماً کیا فرق ہے؟
③ بے موقع وقف کرنے میں کیا نقصان ہے؟ ④ وقف کے لغوی و اصطلاحی معنیٰ بتائیں۔
⑤ اصطلاح قراء کے لحاظ سے وقف کی کتنی اور کیا کیا قسمیں ہیں ⑥ وقف میں کن دو باتوں کا جاننا ضروری ہے؟
⑦ محل وقف اور کیفیت وقف کسے کہتے ہیں؟ ⑧ وقف اختیاری و اضطراری کے معنیٰ اور محل بتائیں؟
⑨ وقف اختیاری و انتظاری میں بلحاظ محل کیا فرق ہے؟ ⑩ کیفیتِ وقف بلحاظ اصل کی صورتیں اور ان کے معنیٰ بتائیے گا،
⑪ آیت کے لغوی و اصطلاحی معنیٰ بتائیے۔ ⑫ آیتوں کے شمار کتنے اور ان کے کیا کیا نام ہیں نیز کوفی شمار میں آیات کتنی ہیں؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۴ چونواں سبق

کیفیتِ وقف کا بیان

جس طرح وقف کیا جاتا ہے اس کو کیفیتِ وقف کہتے ہیں حضراتِ قراءِ وقف میں اسی سے بحث کرتے ہیں۔

کیفیتِ وقف کی چار قسمیں ہیں۔

❶ **کیفیتِ وقف بلحاظ ادا:** جس کی چار صورتیں ہیں

(۱) وقف بالاسکان (۲) وقف بالاشمام (۳) وقف بالروم (۴) وقف بالابدال (جن کا بیان سبق نمبر ۴۶ میں گزر چکا ہے)

❷ **کیفیتِ وقف بلحاظ اصل:** جس کی چار صورتیں ہیں۔

① وقف بالسکون: یعنی وقف والا حرف پہلے ہی سے ساکن ہو جیسے فَارْغَبْ ۝

② وقف بالتشدید: یعنی وقف والا حرف مشدد ہو جیسے وَتَبَّ ۝

③ وقف بالاظہار: یعنی وقف والا حرف مدغم یا مخفی ہو جیسے فَقُلْنَا اضْرِبْ (بِّعَصَاكَ)۔ أَوَلَمْ نُؤْمِنْ قَالَ۔ وَلٰكِنْ (بَعُدَتْ)

④ وقف بالاثبات: یعنی وقف والا حرف، حرفِ مدِ محذوف ہو جیسے وَقُلْنَا (اهْبِطُوا) وَلَآ أَنَا۔ يُحْيِ

❸ **کیفیتِ وقف بلحاظِ رسم:** جس کی دو صورتیں ہیں۔

① وقف والا حرف وصل میں بھی پڑھا جاتا ہو اور رسمِ قرآنی میں بھی موجود ہو اس کو وقف موافقِ رسم کہتے ہیں جس کی مثالیں ظاہر ہیں جیسے مَاهِيَهْ ۝

② وقف والا حرف صرف رسم میں موجود ہو لیکن وصل میں نہ پڑھا جاتا ہو اس کو بھی وقف موافقِ رسم کہتے ہیں جیسے لفظ انا۔ اس صورت کے چند کلمات ہیں۔

❹ **کیفیتِ وقف بلحاظِ وصل:** جس کی دو صورتیں ہیں۔

① وقف والا حرفِ مد رسم میں موجود نہ ہو لیکن وصل میں پڑھا جاتا ہو اس کو وقف موافقِ وصل کہتے ہیں جیسے اُحْيِ۔ يَسْتَحْيِ۔ فَاْوٗ۔ لِتَسْتَوٗ۔

② جو الف قراءۃ کے خلاف رسم میں موجود ہو لیکن وصل کی طرح وقف میں بھی نہ پڑھا جاتا ہو اس کو بھی وقف موافق وصل کہتے ہیں جیسے لِتَتْلُوَا۔ اس صورت کے دس بارہ کلمات ہیں۔

نوٹ: کیفیتِ وقف بلحاظِ رسم اور کیفیتِ وقف بلحاظِ وصل کی آخری دونوں صورتوں کے کلمات رسالہ "قواعد المبتدی" کے آخری سبق میں گذر چکے ہیں اور اس کتاب کے سبق نمبر ۶۱ میں بھی ان شاء اللہ تعالیٰ آئینگے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۵ پچپنواں سبق

سکوت کا بیان

سکوت کے معنٰی قراۃ سے متعلق کسی ضرورت سے وقف کی مدت میں تاخیر ہونا مثلاً مشق کے وقت سننے سنانے میں یا تجوید کا کوئی مسئلہ سمجھنے سمجھانے کی وجہ سے ابتدا میں تاخیر کرنا۔

سکوت میں بھی دو چیزیں ہیں کیفیتِ سکوت اور محلِ سکوت۔

سکوت کی کیفیت وقف کی کیفیت کے حکم میں ہے (اس لئے کہ سکوت بھی وقف کی قسم ہے)

(اور) سکوت کا اصل محل آیت ہے باقی علامت وقف پر سکوت جائز ہے لیکن بہتر نہیں۔

(اور) آیت کے درمیان جہاں کوئی علامتِ وقف نہ ہو سکوت جائز نہیں۔

فائدہ (۱): سکوت کی تاخیر وقف کے حکم میں ہے لہذا ابتدا کے وقت استعاذہ نہیں کیا جائے گا۔

فائدہ (۲): سکوت کے وقفہ کی کوئی حد نہیں پھر بھی کوشش کی جائے کہ کم سے کم تاخیر ہو۔

فائدہ (۳): سکوت کے دوران کسی ایسی ضرورت میں مشغول نہ ہو جو قراۃ کے منافی ہو کیونکہ اس سے سکوت کا حکم جاتا رہتا ہے مثلاً سجدۂ تلاوت ادا کرنا۔ یا سلام کا جواب دینا۔

فائدہ (۴): سکوت میں قراۃ کا ارادہ اور ابتدا ضروری ہے ورنہ قطع ہو جائے گا۔

۵۶ چھپنواں سبق

قطع کا بیان

قطع کے معنٰی قراۃ ختم کرنا۔

قطع بھی چونکہ وقف ہی کی قسم سے ہے اس لئے یہ تمام احکام میں وقف ہی کی طرح ہے

قطع حقیقی کے محل، جزو کامل ہیں اور وہ چار ہیں۔ قرآن کا ختم۔ منزل کا ختم۔ سورۃ کا ختم اور رکوع کا ختم (اور) قطع اتفاقی ہر آیت کے ختم پر جائز ہے۔

فائدہ: قرآن شریف کی جتنی قراءۃ کرنے کا ارادہ کر لیا ہے اس کو پورا کئے بغیر قطع نہ کرنا چاہئے (اور) نہ کوئی ایسی بات کرے کہ جس سے قطع لازم آئے (اور) اگر کسی وجہ سے قطع ہو جائے مثلاً کسی کے سلام کا جواب دے دیا تو جلد ہی استعاذہ پڑھ کر قراءۃ شروع کر دی جائے۔

فائدہ: جس آیت پر وصل کی علامت ہو اس پر قطع جائز ہے لیکن بہتر نہیں۔

فائدہ: آیت کے درمیان میں قطع کرنا جائز نہیں اگرچہ وہاں علامتِ وقف ہو۔

فائدہ: قطع کے وقت صَدَقَ اللّٰہُ الْخَالِقُ الْعَظِیْمُ وغیرہ الفاظ پڑھنا چاہئے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۷ ستاونواں سبق

ابتداء کا بیان

ابتداء کے معنی قرأۃ شروع کرنا یا وقف کے بعد آگے پڑھنا۔
ابتداء کی چار قسمیں ہیں حقیقی۔ تقدیری۔ حکمی۔ اصطلاحی۔

(۱) ابتدائِ حقیقی: یعنی قرأۃ شروع کرنا۔ (اس ابتداء میں استعاذہ ضروری ہے)
(۲) ابتدائِ تقدیری: یعنی کسی سورۃ کو ختم کر کے دوسری سورۃ یا وہی سورۃ شروع کرنا۔
(۳) ابتدائِ حکمی: یعنی قرآن ختم کر کے پھر فاتحہ سے شروع کرنا (ان دونوں میں بسملہ ضروری ہے)۔
(۴) ابتدائِ اصطلاحی: یعنی کلمہ موقوف علیہ کے بعد سے پڑھنا علماء وقف اسی سے بحث کرتے ہیں

ابتداء میں بھی دو چیزوں کا جاننا ضروری ہے۔ کیفیتِ ابتداء اور محلِ ابتداء۔

کیفیتِ ابتداء کی صرف ایک صورت ہے یعنی ابتداء بالحرکۃ (لہذا) کلمہ مبدوءہ کے پہلے حرف پر حرکت ہو تو ابتداء اسی حرکت کے ساتھ ہوگی اور اگر حرکت نہ ہو تو ہمزۂ وصلی کو قاعدہ کے موافق حرکت دی جائے گی۔[1]

(اور) ہمزۂ وصلی کو حرکت دینے کے چار قاعدے ہیں۔

قاعدہ (۱): اگر کلمہ کے شروع میں ال تعریفی ہو تو ہمزہ کو زبر دیا جائے گا جیسے اَلَّذِیْ

قاعدہ (۲): اگر ہمزہ کے بعد مشدد حرف ہو تو ہمزہ کو کسرہ دیا جائے گا جیسے اِتَّبِعُوْا (مگر) سورۂ بقرہ میں اِذْ تَبَرَّاَ الَّذِیْنَ اتُّبِعُوْا کے ہمزہ کو پیش دیا جائے گا۔

قاعدہ (۳): اگر ہمزہ کے بعد ساکن حرف ہو اور اس کے بعد پیش نہ ہو تو کسرہ دیا جائے گا جیسے اِرْجِعْ۔

قاعدہ (۴): اگر ہمزہ کے بعد ساکن حرف ہو اور اس کے بعد پیش ہو تو ہمزہ کو پیش دیا جائے گا جیسے اُدْخُلُوْهَا مگر سات کلمات میں ہمزہ کو زیر دیا جائے گا۔[2]

(۱) اِسْمٌ: جیسے اِسْمُهُ الْمَسِیْحُ (۲) اِبْنٌ: جیسے عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ (۳) اِمْرُؤٌ: جیسے اِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ
(۴) اِئْتُوْا: جیسے ائْتُوْنِیْ بِكِتٰبٍ (۵) اِمْشُوْا: جیسے اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا (۶) اِبْنُوْا: جیسے فَقَالُوا ابْنُوْا عَلَیْهِمْ
(۷) اِقْضُوْا: یعنی ثُمَّ اقْضُوْا اِلَیَّ (سورۂ یونس آیت نمبر ۷۱)

(اور) محل ابتداء کے متعلق یہ ہے کہ ابتداء علامتِ وقف اور آیت کے بعد سے کرنا صحیح ہے

[1] کذا فی معرفۃ الوقوف مصنفہ حضرت استاذی علیہ الرحمۃ ۱۲ منہ [2] کذا فی العطایا الوھبیہ شرح المقدمۃ الجزریۃ ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

البتہ لام الف والی آیت کے بعد سے ابتدا کرنے میں اختلاف ہے غیر عربی داں وغیرہ کے لئے ابتدا مناسب ہے۔

فائدہ: قطع قرأۃ کے بعد پھر پڑھنا شروع کیا تو اس کو بھی ابتدا حقیقی کہیں گے۔

تنبیہ: جس طرح کلمہ کے درمیان وقف کرنا جائز نہیں اسی طرح کلمہ کے درمیان سے ابتدا کرنا جائز نہیں

تنبیہ: حرف مبدوء (یعنی جس حرف سے ابتدا کی جائے) کا خیال رکھنا چاہئے کہ کامل ادا ہو۔

تنبیہ: قرأۃ شروع کرتے وقت خاص طور سے مجلس میں اس کا لحاظ رکھنا چاہئے کہ ابتدا ایسی جگہ کی جائے جہاں سے مستقل مضمون شروع ہو رہا ہو۔ جیسے یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّکُمْ (بقرہ ۲۱) ● وَاِذْ قَالَ رَبُّکَ لِلْمَلٰٓئِکَۃِ (۳۰) ● یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِیْنُوْا (۱۵۳) ● یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ (۱۸۳) ● وَاَتِمُّوا الْحَجَّ (۱۹۶) ● یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا (۲۵۴) ● شَھِدَ اللّٰہُ (آل عمران ۱۸) ● اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ (۹۶) ● یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ (۱۰۲) ● کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّۃٍ (۱۱۰) ● شروع نسآء ● اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ (نسآء ۱۱۶) ● جَعَلَ اللّٰہُ الْکَعْبَۃَ (مائدہ ۹۷) ● یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا لَقِیْتُمْ فِئَۃً (انفال ۴۵) ● اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ (توبہ ۱۸) ● وَقَالَتِ الْیَھُوْدُ (۳۰) ● اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی (۱۱۱) ● یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قَاتِلُوْا (۱۲۳) ● وَاِذْ قَالَ اِبْرٰھِیْمُ (ابراہیم ۳۵) ● اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ (حجر ۹) ● اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّکَ (نحل ۱۲۵) ● اِنَّ ھٰذَا الْقُرْاٰنَ یَھْدِیْ (بنی اسرائیل ۹) ● وَقَضٰی رَبُّکَ (۲۳) ● وَمَآ اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَۃً (انبیآء ۱۰۷) ● وَقَالَ الرَّسُوْلُ (فرقان ۳۰) ● وَلَقَدْ اٰتَیْنَا (نمل ۱۵) کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ (عنکبوت ۵۷) ● وَمِنْ اٰیٰتِہٖٓ اَنْ خَلَقَکُمْ (روم ۲۰) ● مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ (احزاب ۴۰) ● اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ (فاطر ۲۹) ● اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ (حم سجدہ ۳۰) ● لَقَدْ رَضِیَ اللّٰہُ (فتح ۱۸) ● مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ (۲۹) ● یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا (حجرات ۱۲) ● کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ (رحمٰن ۲۶) ● یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوۃِ (جمعہ) ● شروع سورۃ مزمل[1] وغیرہ۔

---

[1] اسی طرح ہر سورۃ کا شروع ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۸ اٹھاونواں سبق

اعادہ کا بیان

اعادہ کے معنیٰ وقف کے بعد کلمہ مَوْقُوفَہ یا اس کے ماقبل سے لوٹا کر پڑھنا۔

اعادہ میں بھی دو چیزوں کا جاننا ضروری ہے۔ اوّل کیفیت اعادہ، دوسرے محلِ اعادہ اعادہ کی کیفیت، ابتدا کی کیفیت کے حکم میں ہے (یعنی اعادہ بھی حرکت کے ساتھ کیا جاتا ہے) (کیونکہ) صورۃً اعادہ بھی ابتداء ہے (البتہ) اعادہ اور ابتداء کے محل میں قبلیت اور بعدیت کا فرق ہے (کہ) ابتداء وقف والے کلمہ کے بعد سے کی جاتی ہے اور اعادہ موقوف علیہ سے یا اس کے ماقبل سے۔ اعادہ وصل کا فائدہ دیتا ہے (کیونکہ) وصل میں کلام کا ربط ہوتا ہے اور اعادہ بھی کلام کے ربط کے لئے کیا جاتا ہے (البتہ) اعادہ اور وصل میں یہ فرق ہے کہ اعادہ انقطاعِ نفس یعنی سانس ٹوٹنے کے بعد ہوتا ہے اور وصل میں انقطاعِ نفس نہیں ہوتا (معرفۃ الوقوف)

محل کے اعتبار سے اعادہ کی کئی قسمیں[ف] ہیں لیکن ان کا جاننا علم عربی پر موقوف ہے۔

(لہٰذا) مبتدیوں کو چاہئے کہ وقف آیات اور وقف کی علامات پر کریں کہ اس صورت میں اعادہ کی ضرورت نہیں (اور) اگر کسی مجبوری سے درمیان میں وقف ہو جائے حرف موقوف سے پہلے اگر آیت یا علامتِ وقف ہو تو اس کے بعد سے اعادہ کر لیا جائے (اور) بہتر یہ ہے کہ استاذ سے یا کسی عربی داں قاری سے طویل عبارتوں میں وقف اور اعادہ کے نشانات لگالئے جائیں اس طرح کہ وقف والے حرف سے لے کر اعادہ والے حرف تک خط (لکیر) کھینچ لیں یا دونوں حرفوں کے بالکل نیچے ایک ایک سُرخ صِفر رکھ دیں۔

تنبیہ: بعض قُرّاء وقف صحیح کرتے ہیں لیکن اعادہ غلط کرتے ہیں جس سے بڑی کلفت ہوتی ہے مثلاً سورۂ ابراہیمؑ کی آیت شریفہ ۳ قُلْ لِّعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ہیں وَعَلَانِیَۃً پر وقف کے بعد سِرًّا سے اعادہ کرنا حالانکہ اعادہ وَیُنْفِقُوْا سے کرنا چاہئے۔

[ف] محل کے اعتبار سے اعادہ کی چھ قسمیں ہیں (۱) احسن: یعنی وہ اعادہ جو وقف لازم کے بعد سے کیا جائے (۲) تام: یعنی وہ جو وقف تام کے بعد سے کیا جائے (۳) کافی: یعنی جو وقفِ کافی کے بعد سے کیا جائے (۴) صحیح: یعنی جو اُس آیتِ لا (لا) کے بعد سے کیا جائے جس کے بعد کا جملہ مستقل ہو کہ معنی صحیح مفہوم ہوں (۵) قبیح: یعنی جو وقفِ قبیح یا وقفِ حسن کے بعد سے کیا جائے۔ (۶) اقبح: یعنی جو ایسی جگہ سے کیا جائے کہ ایہام معنی غیر مراد لازم آئے جیسے لَقَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّذِیْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ فَقِیْرٌ پر وقف کے بعد اِنَّ اللّٰهَ سے اعادہ کرنا ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۹ اُنسٹھواں سبق

وصل کا بیان

وصل کے معنیٰ حتی الوسع آواز کو جاری رکھتے ہوئے پڑھنا۔
وصل کی ۲ قسمیں ہیں۔

① وصل حقیقی: یعنی ایک حرف کو دوسرے حرف سے اور ایک کلمہ سے دوسرے کلمہ کو ملانا۔
وصل حقیقی قرأۃ میں اصل ہے کیونکہ اس کے بغیر قراۃ نہیں ہوسکتی۔

② وصل اصطلاحی: یعنی ایک موقف کو دوسرے موقف سے ملا کر پڑھنا۔ یہاں اسی کا بیان مقصود ہے
وصل اصطلاحی قراءۃ حدر میں اصل ہے کیونکہ اس میں عجلت ہوتی ہے باقی جائز ہر درجہ میں ہے
وصل میں بھی ۲ چیزیں جاننا ضروری ہے۔ (۱) کیفیتِ وصل (۲) محلِ وصل۔

● محلِ وصل: یعنی وصل کی جگہ پہچاننا۔ کہ کہاں وصل ضروری ہے اور کہاں بہتر ہے۔ وصل کا تعلق بھی عربی سے ہے (لہٰذا) علامہ سجاوندیؒ وغیرہ نے خاص خاص جگہوں پر وصل کی علامات لکھ دی ہیں جو ۲ ہیں
① لا: جو لَاوَقْفَ عَلَيْهِ کا مختصر ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں وقف اختیاری جائز نہیں
② صلے: جو اَلْوَصْلُ اَوْلٰی کا مختصر ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہاں وصل بہتر ہے۔ علامت وصل پر یا جہاں آیت یا وقف کی نشانی نہ ہو وہاں وصل ہی کرنا چاہئیے اور اگر وقف ہو جائے تو اعادہ ضروری ہے

● کیفیتِ وصل: یعنی وصل کا طریقہ جاننا۔ کیفیتِ وصل کی چار ۴ صورتیں ہیں۔
① وصلِ حرکت بحرکت: یعنی حرفِ متحرک کو حرفِ متحرک سے ملانا جیسے يَوْمِ الدِّيْنِ، اِيَّاكَ
② وصلِ سکون بسکون: یعنی حرفِ ساکن کو قاعدہ کے موافق حرفِ ساکن سے ملانا جیسے وَاَخْفَى اللّٰهُ
③ وصلِ حرکت بسکون: یعنی حرفِ متحرک کو قاعدہ کے موافق حرف ساکن سے ملانا جیسے لِلْمُتَّقِيْنَ اللّٰهُ
④ وصلِ سکون بحرکت: یعنی حرف ساکن کو حرف متحرک سے ملانا جیسے لَمْ يَتَسَنَّهْ وَانْظُرْ

فائدہ: وصلِ سکون بالسُّکُوْن اور وصلِ حرکت بالسکون میں ہمزۂ وصلی کو دخل ہے لہٰذا طلبار کی سہولت کے لئے وہ تمام الفاظ جو آیت یا علامتِ وقف کے بعد واقع ہیں اور ان کے شروع میں ہمزۂ وصلی ہے (اور اُس پر حرکت لکھی ہوئی ہے) ایک قاعدہ اور ایک نقشہ میں لکھتا ہوں۔

قاعدہ: تین کلمات اَللّٰهُ۔ اَلْحَمْدُ۔ اَلَّذِيْنَ سے پہلے حرف متحرک ہو تو وصل میں ہمزہ حذف ہوگا جیسے يَسْتَوِنَ الْحَمْدُ
(اور) اگر ما قبل ساکن حرفِ مد ہو تو وہ (اور ہمزۂ وصلی) حذف ہوگا جیسے بِالْحُسْنَى الَّذِيْنَ
(اور) اگر هُمْ یا كُمْ کی میم ہو تو ضمہ دیا جائے گا جیسے لَا يَعْلَمُوْنَهُمُ اللّٰهُ۔ بَيْنَكُمُ اللّٰهُ
(اور) اگر تنوین ہو تو نون قطنی لا کر پڑھا جائے گا جیسے مَثَلًانِ الْحَمْدُ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نقشۂ موعودہ عہ ہمزۂ وصلیہ

نمبر شمار	حالت وصل	نام سورہ	نمبر آیت	نمبر شمار	حالت وصل	نام سورہ	نمبر آیت
۱	نَسْتَعِیْنُ اهْدِنَا	فاتحہ	۵	۲۳	لِلْمُؤْمِنِیْنَ اتَّبِعُوْا	اعراف	۳
۲	خَیْرُنِ اهْبِطُوْا	بقرہ	۶۱	۲۴	بِرَحْمَةِنِ ادْخُلُوْا	〃	۴۹
۳	یَعْلَمُوْنَ الْحَقَّ	〃	۱۴۷	۲۵	رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ادْعُوْا	〃	۵۵
۴	فِی الْقَتْلَی الْحُرُّ	〃	۱۷۸	۲۶	سَبِیْلَانِ اتَّخَذُوْهُ	〃	۱۴۸
۵	عَلَی الظّٰلِمِیْنَ الشَّهْرُ	〃	۱۹۴	۲۷	یَفْقَهُوْنَ الْئٰنَ	انفال	۶۶
۶	شَدِیْدُ الْعِقَابِ الْحَجُّ	〃	۱۹۷	۲۸	فٰسِقُوْنَ اشْتَرَوْا	توبہ	۹
۷	حَکِیْمُنِ الطَّلَاقُ	〃	۲۲۹	۲۹	یُؤْفَکُوْنَ اتَّخَذُوْا	〃	۳۱
۸	هُوَ الْحَیُّ	〃	۲۵۵	۳۰	حَکِیْمُنِ انْفِرُوْا	〃	۴۱
۹	حَمِیْدُنِ الشَّیْطٰنُ	〃	۲۶۸	۳۱	مُجْرِمِیْنَ الْمُنٰفِقُوْنَ	〃	۶۷
۱۰	عَذَابَ النَّارِ الصّٰبِرِیْنَ	آل عمران	۱۷	۳۲	اَلِیْمُنِ اسْتَغْفِرْ	〃	۸۰
۱۱	فَیَکُوْنُ الْحَقُّ	〃	۶۰	۳۳	الْفٰسِقِیْنَ الْاَعْرَابُ	〃	۹۷
۱۲	شَهِیْدَانِ الرِّجَالُ	نساء	۳۴	۳۴	الْعَظِیْمُ التَّآئِبُوْنَ	〃	۱۱۲
۱۳	فَتِیْلَانِ انْظُرْ	〃	۵۰	۳۵	خَیْرُ الْحٰکِمِیْنَ ارْجِعُوْا	یوسف	۸۱
۱۴	ثَلٰثَةُنِ انْتَهُوْا	〃	۱۷۱	۳۶	اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ اذْهَبُوْا	〃	۹۳
۱۵	تَعْدِلُوْا اعْدِلُوْا	مائدہ	۸	۳۷	عُیُوْنِنِ ادْخُلُوْهَا	حجر	۴۶
۱۶	یَاْکُلٰنِ الطَّعَامَ انْظُرْ	〃	۷۵	۳۸	لِاَنْعُمِهِ اجْتَبٰهُ	نحل	۱۲۱
۱۷	عَلِیْمُنِ اعْلَمُوْا	〃	۹۸	۳۹	یَخْتَلِفُوْنَ ادْعُ	〃	۱۲۵
۱۸	مُشْرِکِیْنَ انْظُرْ	انعام	۲۴	۴۰	مَنْشُوْرَانِ اقْرَاْ	اسراء	۱۴
۱۹	بِهِ انْظُرْ	〃	۴۶	۴۱	مَحْظُوْرَانِ انْظُرْ	〃	۲۱
۲۰	بَعْضٍنِ انْظُرْ	〃	۶۵	۴۲	مُقْتَدِرَانِ الْمَالُ	کہف	۴۶
۲۱	مُتَشَابِهِنِ انْظُرُوْا	〃	۹۹	۴۳	الْعُلَی الرَّحْمٰنُ	طٰہٰ	۵
۲۲	یَعْلَمُوْنَ اتَّبِعْ	〃	۱۰۶	۴۴	الْکُبْرَی اذْهَبْ	〃	۲۴
				۴۵	لِنَفْسِی اذْهَبْ	〃	۴۲

عہ جس کا وعدہ سبق نمبر ۴۶ میں کیا گیا تھا ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نمبر	الفاظ	سورت	آیت	نمبر	الفاظ	سورت	آیت
۴۶	ذِكْرَى اذْهَبَا	طٰهٰ	۴۳	۷۱	الْعَذَابِ النَّارُ	غافر	۴۶
۴۷	الرَّحِيْمِ اقْتَرَبَ	انبیاء	۱	۷۲	تَمْرَحُوْنَ ادْخُلُوْا	〃	۷۶
۴۸	عَقِيْمٍ نِ الْمُلْكُ	حج	۵۶	۷۳	السَّيِّئَةَ ادْفَعْ	فصلت	۳۴
۴۹	ذٰلِكُمُ النَّارُ	〃	۷۲	۷۴	الْقِيٰمَةِ اعْمَلُوْا	〃	۴۰
۵۰	لَقٰدِرُوْنَ ادْفَعْ	مؤمنون	۹۲	۷۵	سَبِيْلٍ نِ اسْتَجِيْبُوْا	شوریٰ	۴۷
۵۱	تَذَكَّرُوْنَ الزَّانِيَةُ	نور	۲	۷۶	يَشْعُرُوْنَ الْاَخِلَّاءُ	زخرف	۶۷
۵۲	مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ الزَّانِيْ	〃	۳	۷۷	مُسْلِمِيْنَ ادْخُلُوْا	〃	۷۰
۵۳	الْمُبِيْنُ الْخَبِيْثٰتُ	〃	۲۶	۷۸	السَّمٰوٰتِ ائْتُوْنِيْ	احقاف	۴
۵۴	مِصْبَاحٌ نِ الْمِصْبَاحُ	〃	۳۵	۷۹	تُبْصِرُوْنَ اصْلَوْهَا	طور	۱۶
۵۵	زُجَاجَةٍ نِ الزُّجَاجَةُ	〃	۳۵	۸۰	الرَّحِيْمِ اقْتَرَبَتِ	قمر	۱
۵۶	تَنْزِيْلًا نِ الْمُلْكُ	فرقان	۲۶	۸۱	الرَّحِيْمِ الرَّحْمٰنُ	رحمٰن	۱
۵۷	الْعَرْشِ الرَّحْمٰنُ	〃	۵۹	۸۲	الْبَيَانَ الشَّمْسُ	〃	۵
۵۸	الْكٰذِبِيْنَ اذْهَبْ	نمل	۲۸	۸۳	فٰسِقُوْنَ اعْلَمُوْا	حدید	۱۷
۵۹	تَفْرَحُوْنَ ارْجِعْ	〃	۳۷	۸۴	الْجَحِيْمِ اعْلَمُوْا	〃	۲۰
۶۰	الْاٰمِنِيْنَ اسْلُكْ	قصص	۳۲	۸۵	يَعْلَمُوْنَ اتَّخَذُوْا	مجادلہ	۱۶
۶۱	الْعَنْكَبُوْتِ اتَّخَذَتْ	عنکبوت	۴۱	۸۶	الْكٰذِبُوْنَ اسْتَحْوَذَ	〃	۱۹
۶۲	لِلْمُؤْمِنِيْنَ اتْلُ	〃	۴۵	۸۷	هُوَ الْمَلِكُ	حشر	۲۳
۶۳	السَّبِيْلَ ادْعُوْهُمْ	احزاب	۵	۸۸	لَكٰذِبُوْنَ اتَّخَذُوْا	منٰفقون	۲
۶۴	رَحِيْمًا نِ النَّبِيُّ	〃	۶	۸۹	الرَّحِيْمِ الْحَاقَّةُ	حاقّہ	۱
۶۵	رٰسِيٰتٍ نِ اعْمَلُوْا	سبا	۱۳	۹۰	لِلْمُكَذِّبِيْنَ انْطَلِقُوْا	مرسلٰت	۲۹
۶۶	تُوْعَدُوْنَ اصْلَوْهَا	یٰس	۶۴	۹۱	تُكَذِّبُوْنَ انْطَلِقُوْا	〃	۳۰
۶۷	تُكَذِّبُوْنَ احْشُرُوْا	صٰفّٰت	۲۲	۹۲	طُوًى نِ اذْهَبْ	نٰزعٰت	۱۷
۶۸	الْحِسَابِ اصْبِرْ	صٓ	۱۷	۹۳	الرَّحِيْمِ اقْرَاْ	علق	۱
۶۹	عَذَابٍ نِ ارْكُضْ	〃	۴۲	۹۴	عَلَقٍ نِ اقْرَاْ	〃	۳
۷۰	اِبْلِيْسَ اسْتَكْبَرَ	〃	۷۴	۹۵	الرَّحِيْمِ الْقَارِعَةُ	قارعۃ	۱

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خلاصہ (۵)

وقف وقف کے معنی "آخر کلمہ پر کچھ دیر رکنا" ● وقف میں دو چیزیں ہیں (۱) کیفیت۔ یعنی وقف کا طریقہ جاننا (۲) محل یعنی وقف کی جگہ پہچاننا ● وقف کی تین قسمیں ہیں ① اختیاری۔ جو قصداً کیا جائے۔ ② اضطراری۔ جو بلا قصد واقع ہو ③ اختباری۔ جو سمجھنے سمجھانے کی غرض سے کیا جائے۔

کیفیت وقف کیفیتِ وقف کی چار صورتیں ہیں ① بلحاظ ادار ② بلحاظ اصل ③ بلحاظ رسم ④ بلحاظ وصل ● کیفیتِ وقف بلحاظ اصل کی چار صورتیں ہیں الخ ● وقف بلحاظ اصل کی چار صورتیں ہیں الخ ● وقف بلحاظ رسم کی دو صورتیں ہیں ① حرف موقوف وصل اور رسم میں موجود ہو ② حرف موقوف صرف رسم میں موجود ہو ● وقف بلحاظ وصل کی بھی دو صورتیں ہیں ① حرف موقوف مدہ وصل میں موجود اور رسم میں محذوف ہو ② حرف موقوف کے بعد الف زائد مرسوم ہو جیسے ثَمُوْدَا

محل وقف وقف اختیاری کا محل پکی آیت اور وقف کی قوی علامت ہے ● وقف اضطراری اور اختباری ہر مقطوع کلمہ پر جائز ہے ● وقف کی قوی علامت تین ہیں مـ۔ ط۔ ج اور ضعیف علامت چار ہیں۔ ز۔ ص۔ ق۔ قف ● بغرض اعلان یا اتباع سنت میں ہر ہر آیت پر وقف کرسکتے ہیں۔ ● آیت کا حکم اس کی علامت کے تابع ہے ● اوقاف میں حفظ مراتب ضروری ہے ● دو یا کئی اوقاف ایک جگہ جمع ہوں تو اعلیٰ کو ترجیح دی جائے ● وقف معانقہ میں دونوں جگہ وقف جائز نہیں۔

سکوت سکوت کے معنی الخ ● سکوت کا اصل محل آیت ہے ● علامت وقف پر سکوت بہتر نہیں اور درمیان میں جائز نہیں ● سکوت بالوجہ بہتر نہیں اور بلاوجہ جائز نہیں ● منافی قرأت سے سکوت کا حکم ختم ہو جاتا ہے جیسے سجدۂ تلاوت وغیرہ

قطع قطع کے معنی الخ ● قطع حقیقی کا محل جزو کامل ہیں ● قطع اتفاقی کا محل صرف آیت ہے۔

ابتداء ابتداء کے معنی وقف کے بعد آگے پڑھنا ● وقف کی طرح ابتداء میں بھی دو چیزیں ہیں ① محل۔ یعنی علامتِ وقف اور آیت کا مابعد ② کیفیت۔ اس کی صرف ایک صورت ہے یعنی حرکت خواہ مرسوم ہو یا نہ ہو ● اگر حرف مبدو (ہمزہ عارضی) پر حرکت نہ ہو تو اس کے چار قاعدے ہیں الخ

اعادہ اعادہ کے معنی الخ ● اعادہ کیفیت میں ابتداء کے حکم میں ہے اور محل میں ابتداء کے تابع ہے۔

وصل وصل کے معنی الخ ● وصل کی دو قسمیں ہیں ① حقیقی الخ ② اصطلاحی الخ ● وصل اصطلاحی کی چار صورتیں ہیں الخ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۰ ساٹھواں سبق

قرارۃ کے مراتب کا بیان

رفتار کے اعتبار سے قرارۃ (یعنی قرآن پاک پڑھنے) کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) تحقیق :۔ یعنی خوب اطمینان سے ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا } تاکہ دل زیادہ متاثر ہو اور قرآن کے معنی
(۲) ترتیل :۔ یعنی اطمینان سے ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا } و مطالب سمجھنے میں آسانی ہو۔

اکثر کتابوں میں قرارۃ کے تین درجے لکھے ہیں اور تحقیق و ترتیل کو ایک ہی درجہ قرار دیا ہے (یعنی) تحقیق اور ترتیل ایک ہی رفتار کے دو نام ہیں۔ اور معیار یہ ہے کہ اس قدر اطمینان سے پڑھنا کہ اگر سامع (قرآن سننے والا) قرارۃ والی آیتوں کو لکھنا چاہے تو لکھ سکے اور معنی سمجھ سکے (لیکن) حرکت، مد اور غنہ میں زیادتی نہ ہونے پائے کہ یہ عیب ہے۔

قرارۃ تحقیق و ترتیل میں ہر محلِ وقف پر وقف کرنا اور مدوں کی اعلیٰ یعنی زیادہ مقداروں کو اختیار کرنا بہتر ہے جلسوں، کانفرنسوں اور قرارۃ کے مقابلوں میں عام طور پر اسی رفتار میں پڑھا جاتا ہے قرارۃ کے امام حضرت عاصم کوفیؒ وغیرہ کا مذہب یعنی ان کی اکثری عادت ترتیل میں پڑھنے کی تھی۔

(۳) تدویر :۔ یعنی درمیانی رفتار سے پڑھنا جیسا کہ فرض نمازوں میں ائمہ قرارۃ کرتے ہیں۔

قرارۃ تدویر کا معیار یہ ہے کہ سامع معنی سمجھ سکے مگر لکھ نہ سکے۔ تدویر میں وقف کے قوی محل پر وقف کرے اور مدوں کی مقداروں میں میانہ روی اختیار کرے مثلاً مد متصل اور مد منفصل کی مقدار توسط تین الف، ساڑھے تین الف اور چار الف سے تو ساڑھے تین الف والی مقدار اختیار کرے قرارۃ تدویر میں ترتیل اور حدر دونوں کی رعایت ہے۔

(۴) حدر :۔ یعنی عجلت کے ساتھ پڑھنا۔ تاکہ کثرت تلاوت کی وجہ سے ثواب زیادہ حاصل ہو (لیکن) پڑھنے میں اتنی تیزی اور جلدی نہ ہو کہ حروف واضح ادا نہ ہو سکیں کہ یہ عیب ہے۔ تراویح میں قاری حضرات اسی رفتار میں پڑھتے ہیں۔ حدر میں بلا ضرورت محلِ وقف پر وقف نہ کرنا اور مدات کی مقداروں میں ادنیٰ درجہ اختیار کرنا بہتر ہے

فائدہ :۔ رفتار قرارۃ کی ایک قسم "**ھَذْرَمَۃ**" بھی ہے جس کے معنی عربی میں "تیز رفتاری" کے ہیں۔ اور اصطلاحی معنی "قرآن کو تجوید کے ساتھ خوب عجلت سے پڑھنا (لیکن) رفتار ہذرمہ میں وہی قاری پڑھ سکتا ہے جس کو قرآن بھی خوب یاد ہو اور تجوید بھی پختہ ہو (پس) قرارۃ کی رفتار کے کل درجے پانچ ہیں لیکن مشہور تین ہیں (۱) ترتیل (۲) تدویر (۳) حدر

تنبیہ :۔ جو شخص تجوید کے ساتھ ترتیل یا حدر میں نہیں پڑھ سکتا وہ تدویر میں پڑھے، ترتیل و حدر میں پڑھنے کا وہ مکلف نہیں۔ البتہ ان کو سیکھنے کی کوشش ضرور کرتا رہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۱ اکسٹھواں سبق

مسائلِ جزئیّہ کا بیان

● چار کلمات قرآن شریف میں صاد سے لکھے ہوئے ہیں لیکن ان پر چھوٹا سا سین بھی لکھا ہوا ہے
(۱) وَيَبْصُۜطُ :۔ جو سورۂ بقرہ کی آیت نمبر ۲۴۵ میں آیا ہے۔
(۲) بَصْۜطَةً :۔ جو سورۂ اعراف کی آیت نمبر ۶۹ میں آیا ہے۔
ان دونوں میں سین پڑھا جائے گا۔ صاد پڑھنا جائز نہیں (کیونکہ) قراءۃ قرآن شریف کی رسم کے تابع نہیں بلکہ روایت کے تابع ہے (لہذا) جس کلمہ کا جس طرح پڑھنا روایت سے ثابت ہو اس کو اسی طرح پڑھنا ضروری ہے چاہے وہ رسم کے موافق ہو یا خلاف ہو۔
(۳) اَلْمُصَۜيْطِرُوْنَ :۔ جو سورۂ طور کی آیت نمبر ۳۷ میں واقع ہے۔
اس میں صاد ہی پڑھنا چاہیے کیونکہ جمہور حضرات اہل ادا کے نزدیک اس میں صاد ہی ہے اور کتبِ تجوید میں جو سین سے پڑھنا بھی جائز لکھا ہے وہ طریقِ شاطبیّۃ کے خلاف ہے (باقی تفصیل اس سبق کے آخر میں آئے گی)
(۴) بِمُصَۜيْطِرٍ: جو سورۂ غاشیہ میں ہے۔ اس میں صاد پڑھا جائے گا سین پڑھنا جائز نہیں۔
● سورۂ روم کے آخر میں ضُعْفٍ دو جگہ اور ضُعْفًا ایک جگہ تینوں میں ضاد کا فتحہ اور ضمہ دونوں ثابت ہیں لیکن فتحہ پڑھنا ہو تو تینوں پر فتحہ اور ضمہ پڑھنا ہو تو تینوں پر ضمہ پڑھنا چاہیے کسی پر فتحہ اور کسی پر ضمہ پڑھنا درست نہیں۔
فائدہ:۔ اگر روایت حفصؒ کے ساتھ قراءۃ عاصم کی بھی نیت ہو تو پھر مذکورہ تینوں کلمات میں فتحہ ہی پڑھنا چاہیے کیونکہ حضرت امام عاصم صاحب کوفیؒ سے ان کلمات میں ضمہ ثابت نہیں بلکہ اس کو حضرت حفصؒ نے دوسرے شیوخ سے اخذ کیا ہے اور ضمہ ہی کو ترجیح دی ہے اسی لئے عجم کے مطبوعہ قرآنوں میں تینوں جگہ ضمہ لکھا ہوا ہوتا ہے اور فتحہ کی قراءۃ قرآن شریف کے حاشیہ پر لکھی ہوتی ہے لیکن عرب ممالک کے مطبوعہ قرآنوں میں فتحہ لکھا ہوتا ہے اور اسی کو مقدم قرار دیا ہے اور ضمہ کی قراءۃ قرآن مجید کے آخر میں درج ہوتی ہے۔
● ذیل کے سات کلمات کے آخر میں جو ہاء ہے اس کو ہاء سکتہ کہتے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہاں سکتہ کیا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱) لَمْ یَتَسَنَّهْ: جو سورۂ بقرہ کی آیۃ نمبر ۲۵۹ میں ہے۔
(۲) هُمُ اقْتَدِهْ: جو سورۂ انعام کی آیۃ نمبر ۹۰ میں ہے۔
(۳) کِتَابِیَهْ: جو دو جگہ ہے
(۴) حِسَابِیَهْ: جو دو جگہ ہے
(۵) مَالِیَهْ: جو ایک جگہ ہے
(۶) سُلْطٰنِیَهْ: جو ایک جگہ ہے
یہ چاروں کلمات سورہ حاقہ میں ہیں۔
(۷) مَاهِیَهْ: جو سورۂ قارعہ میں ہے۔ ان ساتوں کلمات پر وصل کی بہ نسبت وقف کرنا بہتر ہے
فائدہ: اگر مَالِیَهْ کا هَلَكَ سے وصل کیا جائے تو ادغام سے اظہار بہتر ہے جس کے لئے ضروری ہے کہ مَالِیَهْ پر سکتہ کیا جائے۔ کیونکہ بغیر سکتہ کے اظہار نہیں ہو سکتا۔
● کَاَیِّنْ: یہ لفظ سات جگہ واقع ہے (آل عمران ۱۴۶۔ یوسف ۱۰۵۔ حج ۴۵/۴۸ عنکبوت ۶۰۔ محمد ۱۳۔ طلاق ۸) یہ اصل میں "کَاَیٍّ" ہے یعنی آخر میں جو نون ہے وہ دراصل تنوین ہے لیکن چونکہ یہاں تنوین (قاعدہ کے خلاف) نون کی شکل میں لکھی ہوئی ہے اس لئے وقف میں بھی پڑھی جائے گی (کیونکہ) قاعدہ ہے کہ وقف، رسم قرآنی کے مطابق ہوتا ہے (البتہ) دس کلمات (جو رسم غیر قیاسی کے بیان میں لکھے جائیں گے) اور ایک قاعدہ، رسم کی مطابقت والے اصول سے مُستثنیٰ ہے (اور وہ یہ ہے)
قاعدہ: جو حرف تَمَاثُلُ فِی الرَّسْمِ (یعنی ایک کلمہ میں دو الف، دو یاء، دو واؤ یا دو سے زیادہ جمع ہو جانے) کی وجہ سے رسم میں محذوف ہو تو وہ وقف (اور وصل دونوں حالتوں) میں پڑھا جاتا ہے جیسے تَرٰٓءَا۔ تَلْوٗا۔ اُحْیٖ۔ وَلِیِّۦ۔
● وَلَیَکُوْنًا: (سورۂ یوسف ۳۲)۔ اور لَنَسْفَعًا (سورۂ علق)۔ یہ دونوں کلمے اصل میں وَلَیَکُوْنَنْ اور لَنَسْفَعَنْ ہیں لیکن چونکہ ان کا آخری نون الف کی شکل میں لکھا ہوا ہے اس لئے وقف بھی الف ہی کے ساتھ ہوگا۔
● قرآن شریف میں دو کلمے ایسے ہیں جن پر دو طرح وقف کر سکتے ہیں۔
(۱) اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ (سورۂ نمل ۳۶)۔ یہاں وصل کی حالت میں نون کے بعد یاء مفتوحہ پڑھی جاتی ہے لیکن وقف میں اس یاء کو ثابت رکھ کر اٰتٰنِیْ اور حذف کرکے اٰتٰنْ دونوں وجہیں کتابوں میں مذکور ہیں لیکن طریق کے موافق حذف ہے اور اثبات طریق کے خلاف ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② سَلْسِیْلًا (سورۂ دہر) اس کلمہ کے آخری الف میں بھی بحالتِ وقف حذف اور اثبات دونوں وجہیں ہیں لیکن طریق کے موافق اثبات ہے اور حذف طریق کے خلاف[۱] ہے۔

فائدہ: کتاب شاطبیہ، حضرت علامہ قاسم بن فیرُّہ شاطبیؒ کی ہے جس میں انھوں نے حضرت علامہ عثمان بن سعید دانیؒ کی کتاب "التَّیْسِیْر" کے مضامین کو نظم کیا ہے۔ قرارات میں ان دونوں کتابوں کا وہ مرتبہ ہے جو حدیث میں بخاری شریف اور مسلم شریف کا[۲] ہے۔

کتاب "تیسیر" میں حضرت علامہ دانیؒ نے (جن کی سند سے ساری دنیا میں قرارات پڑھی اور پڑھائی جاتی ہیں) سات قرائتیں بیان فرمائی ہیں جن کی چودہ ۱۴ روایتیں بنتی ہیں (کیونکہ) ہر قاری سے دو دو روایتیں منقول ہیں۔ ان چودہ ۱۴ روایتوں میں علامہ دانیؒ کے چار شیوخ ہیں۔

① شیخ ابو القاسم خاقانی مصریؒ: جو علامہ دانی کے روایتِ وَرْش میں شیخ ہیں (متوفی ۴۰۲ھ)

② شیخ ابو القاسم فارسی بغدادیؒ: جو روایتِ بَزِّی۔ روایتِ دُوْرِی اور روایتِ ابنِ ذَکْوَان کے شیخ ہیں (متوفی ۴۱۳ھ)

③ شیخ ابو الحسن طاہر بن غلبون: جو روایتِ حفص اور روایتِ خَلَف کے شیخ ہیں (متوفی ۳۹۹ھ)

④ شیخ ابو الفتح فارس بن احمد حمصی: جو باقی آٹھ روایتوں کے شیخ ہیں (متوفی ۴۰۱ھ)

پس اس سبق میں جو بعض وجہوں کو طریق کے خلاف کہا ہے وہ اس لئے کہ وہ وجہیں شیخ ابو الحسن کے بجائے ابو الفتح سے ہیں۔ یعنی حضرت علامہ دانیؒ نے وہ وجوہ شیخ ابو الفتح سے پڑھی ہیں حالانکہ روایتِ حفص کا طریق شیخ ابو الحسن سے ہے۔ فَافْهَمْ

اور شیخ ابو الحسن موصوفؒ کی سند کا سلسلہ روایتِ حفص میں یہ ہے۔

① شیخ ابو الحسن طاہر بن غلبون حلبی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

② شیخ ابو الحسن علی بن محمد ہاشمی بصریؒ متوفی ۳۶۸ھ

③ شیخ ابو العباس احمد بن سہل اشنانیؒ متوفی ۳۰۷ھ

④ شیخ ابو محمد عُبید بن صباح بغدادیؒ متوفی ۲۱۹ھ

⑤ شیخ ابو عمرو حفص بن سلیمان کوفیؒ۔ جن کا سلسلۂ سند ان شاء اللہ تعالیٰ سبق نمبر ۲۹ میں آئیگا

---

[۱] کذا فی تنویر شرح تیسیر ۱۲ منہ [۲] کذا فی التنویر و شرح السبعۃ للحضرۃ القاری محی الاسلام الفانی پتیؒ ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۲ باسٹھواں سبق

اختلافِ شیخینؒ کا بیان

روایتِ حفصؒ ہو یا قرأت سبعہ وعشرہ تمام ممالک میں عام طور پر صرف دو طریق سے پڑھی پڑھائی جاتی ہے۔[1]

(۱) بطریق شاطبی: یعنی وہ طریق جو کتاب "شاطبیہ" سے حاصل ہو۔
(۲) بطریق جزری: یعنی وہ طریق جو کتاب "طیبہ" سے حاصل ہو (لیکن) طریق شاطبی زیادہ مشہور ہے (اور) طریق جزری کا بہت کم معمول ہے (ضرورت ہے کہ اس طریق کی بھی تعلیم وتعلم اور تحریر وتشہیر کا اہتمام کیا جائے)۔

روایتِ حفصؒ میں مذکورہ دونوں طریق کے اختلافات یہ ہیں۔

قاعدہ (۱): بطریق جزری مدِ متصل میں توسط کے علاوہ طول کرنا بھی ثابت ہے۔

قاعدہ (۲): مدِ منفصل میں توسط کے علاوہ قصر بھی جائز ہے (اور) مدِ منفصل میں قصر پڑھتے ہوئے لَآ اِلٰهَ میں مدِ تعظیمی مان کر توسط بھی کر سکتے ہیں۔[2]

قاعدہ (۳): ساکن حرف غیر مدہ کے بعد اگر ہمزہ ہو تو سکتہ بھی ثابت ہے جیسے قَدْ اَفْلَحَ۔ شَیْءٍ اور اس کو سکتۂ لفظی کہتے ہیں جو ہمزہ کی تقویت کے لئے کیا جاتا ہے (اور) سکتۂ لفظی وصل کے حکم میں ہے۔

فائدہ: سکتاتِ اربعہ جن کا بحالتِ وصل ادا کرنا واجب ہے، ان میں عدمِ سکتہ بھی ثابت ہے۔

قاعدہ (۴): نون ساکن اور تنوین کا لام اور را میں ادغام بالغنہ بھی ثابت ہے بشرطیکہ نون ساکن لکھا ہوا ہو جیسے اَنْ لَّا

فائدہ: یَلْهَثْ ذّٰلِكَ اور یٰبُنَیَّ ارْكَبْ مَّعَنَا میں ادغام کے علاوہ اظہار بھی ثابت ہے۔

فائدہ: یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ اور نٓ وَالْقَلَمِ میں اظہار کے علاوہ ادغام بھی ثابت ہے۔ اس صورت میں مدِ لازم حرفی مثقل کہیں گے۔

فائدہ: بِمُصَیْطِرٍ (غاشیہ) میں صاد کے علاوہ سین سے پڑھنا بھی ثابت ہے۔

تنبیہ: ایک طریق میں پڑھتے پڑھتے دوسرے طریق کو خلط کرنا درست نہیں۔

---

[1] یعنی علامہ شاطبیؒ وعلامہ جزریؒ ۱۲ منہ [2] کذا فی جامع القرأت ۱۲ منہ [3] کذا فی سراج القرأۃ وغیرہ ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۳ ترسیٹھواں سبق

تکبیر کا بیان

تکبیر یعنی قرآن شریف ختم کے قریب سورۃ الضحیٰ سے آخر قرآن تک ہر سورۃ کے آخر میں ”اَللّٰہُ اَکْبَرُ“ کہنا۔

تکبیر کے متعلق حضرات اہل اداء کے چار[1] اقوال ہے

(۱) تکبیر صرف حضرت بزیؒ کے لئے ہے (یعنی صرف روایت بزی میں ہے)

(۲) تکبیر حضرت قنبل رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لئے بھی ہے۔

(۳) تکبیر حضرت سوسی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے لئے بھی ہے۔

(۴) تکبیر تمام قرّاء کے لئے ہے (یعنی ہر قرأۃ اور ہر روایت میں تکبیر پڑھ سکتے ہیں)

اوّل الذکر تینوں قول روایت کے اعتبار سے ہیں (لیکن) مشہور اور متفق علیہ قول صرف پہلا ہے یعنی بروایت بزی تکبیر پڑھنے پر سب حضرات کا اتفاق ہے۔ (لہٰذا) روایتِ بزّی میں پڑھنے والے کے لئے تکبیر کہنا بالاتفاق ضروری ہے ورنہ روایت ناقص رہے گی۔

باقی رہا آخری قول تو وہ صرف تلاوت کے اعتبار سے ہے یعنی مشائخ قرأت نے مسنون ہونے کی وجہ سے تمام قرّاء کے لئے تکبیر کو پسند فرمایا ہے (لہٰذا) سنت کی نیت سے روایتِ حفصؒ وغیرہ میں بھی تکبیر کہہ سکتے ہیں لیکن روایۃً نہیں (چنانچہ) میں نے اپنے استاذ[2] علیہ الرحمۃ کا بھی یہی معمول دیکھا کہ حضرت موصوفؒ ہر طالب علم سے ختم قرآن کے وقت تکبیر کہلواتے تھے۔

فائدہ:۔ استعاذہ کی طرح تکبیر بھی قرآن سے خارج ہے (اور) تکبیر آواز سے اور آہستہ پڑھے جانے میں قرأۃ کے تابع ہے۔

فائدہ:۔ بعض حضرات تکبیر سے پہلے تہلیل کے الفاظ بھی روایت کرتے ہیں یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ (اور) بعض تکبیر کے بعد تحمید کے الفاظ بھی روایت کرتے ہیں یعنی لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ (لیکن) زیادہ مشہور صرف تکبیر ہے۔

تنبیہ:۔ تکبیر و تہلیل و تحمید پڑھنے میں قاری کو چار باتوں کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

(۱) روایت کے ثبوت کے بغیر روایت کی نیت سے تکبیر پڑھنا جائز نہیں۔

---

[1] کذا فی رسالہ قرأۃ حضرت امام نافع، وغیرہ ۱۲ منہ [2] یعنی استاذ الاساتذہ حضرت قاری احمد سعید خاں صاحب خورجوی ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۲) اوّل تہلیل پڑھی جائے پھر تکبیر پھر تحمید۔ اس کے خلاف پڑھنا جائز نہیں
(۳) تکبیر کے ساتھ تہلیل پڑھنا بغیر تحمید کے جائز ہے لیکن تکبیر کے ساتھ تحمید پڑھنا بغیر تہلیل کے جائز نہیں
(۴) تہلیل و تکبیر ہو یا تینوں۔ ایک ہی سانس میں پڑھا جائے۔ درمیان میں وقف جائز نہیں۔

قاعدہ:۔ اگر ختم سورۃ کا تکبیر کے ساتھ وصل کیا جائے تو لفظ اللہ کا ہمزہ گر جائے گا اور ذیل کے چاروں نمبرات میں سے جو بھی صورت اور قاعدہ پایا جائے گا اس کے مطابق وصل کیا جائے گا۔

(۱) اگر سورۃ کا آخری حرف ساکن ہو تو اس کو کسرہ دے کر پڑھیں گے جیسے فَحَدِّثِ اللّٰهُ اَكْبَرُ
(۲) اگر سورۃ کے آخری حرف پر حرکت ہے تو اس کو اسی حرکت کے ساتھ لفظ اَللّٰہ کے لام سے ملا دیں گے (اور ہمزہ گر جائے گا) جیسے بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ اللّٰهُ اَكْبَرُ
(۳) اگر سورۃ کے آخری حرف (ہا ضمیر) میں صلہ ہو تو وہ حذف ہو گا جیسے خَشِيَ رَبَّهُ اللّٰهُ اَكْبَرُ
(۴) اگر سورۃ کے آخری حرف پر تنوین ہو تو نون قطنی کے ساتھ پڑھا جائے گا جیسے يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرُنِ اللّٰهُ اَكْبَرُ

قاعدہ:۔ اگر سورۃ کے آخری حرف پر تنوین ہو اور اس کا وصل تہلیل کے ساتھ کیا جائے تو ادغام بلاغنہ ہو گا جیسے يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيْرٌ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

فائدہ: تکبیر والی سورتوں (یعنی سورۃ ضحیٰ تا سورۃ ناس) میں سے ہر سورۃ کا آخر، تکبیر، بسملہ اور سورۃ کا شروع ان چاروں کے وصل اور فصل کے اعتبار سے آٹھ صورتیں نکلتی ہیں جن میں سے سات جائز ہیں اور آخری ایک صورت ناجائز ہے۔

(۱) فصل کل: یعنی چاروں کو الگ الگ ایک ایک سانس میں پڑھنا مثلاً وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ ۝ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ۝ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ لا
(۲) وصل کل: یعنی چاروں کو ملا کر ایک سانس میں پڑھنا مثلاً فَحَدِّثِ اللّٰهُ اَكْبَرُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ
(۳) فصل اوّل فصل ثانی وصل ثالث: یعنی آخر سورۃ و تکبیر کو الگ الگ اور بسملہ کو شروع سورۃ سے ملا کر پڑھنا۔
(۴) فصل اوّل وصل ثانی وصل ثالث: یعنی آخر سورۃ کو الگ اور باقی تینوں کو ملا کر پڑھنا۔
(۵) فصل اوّل وصل ثانی فصل ثالث: یعنی آخر سورۃ و بسملہ پر وقف کرنا اور تکبیر کو بسملہ سے ملا کر پڑھنا۔
(۶) وصل اوّل فصل ثانی وصل ثالث: یعنی آخر سورۃ کو تکبیر سے اور بسملہ کو شروع سورۃ سے ملانا اور تکبیر پر وقف کرنا
(۷) وصل اوّل فصل ثانی فصل ثالث: یعنی آخر سورۃ کو تکبیر سے ملانا اور بسملہ و شروع سورۃ کو الگ الگ پڑھنا۔
(×) وصل اوّل وصل ثانی فصل ثالث: یعنی آخر سورۃ و تکبیر و بسملہ تینوں کو ملا کر پڑھنا اور شروع سورۃ الگ پڑھنا مثلاً وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثِ اللّٰهُ اَكْبَرُ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ لا

تنبیہ:۔ اگر تکبیر والی سورتوں میں سے کسی سورۃ پر قراءۃ ختم کرنے کا ارادہ ہو تو تکبیر کہہ کر قطع کیا جائے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۴ چونسٹھواں سبق

قرآن کو عربی لہجہ میں پڑھنے کا بیان

لہجہ کے معنی تَزْيِيْنُ الصَّوْتِ بِمَا يُوَافِقُ بِالتَّجْوِيْدِ. یعنی رعایتِ تجوید کے ساتھ آواز کو سنوارنا۔ قرآن شریف کو لہجہ اور خوش آوازی کے ساتھ پڑھنے میں چار اقوال ہیں۔ حرام۔ مکروہ۔ مباح اور مستحب (یعنی) بعض حضرات لہجہ سے قرآن شریف پڑھنے کو حرام، بعض مکروہ۔ بعض مباح اور بعض مستحب کہتے ہیں (لیکن) تحقیقی اور معتبر قول یہ ہے کہ لہجہ کی وجہ سے اگر تجوید کی غلطی واقع ہو تو ایسا لہجہ مکروہ یا حرام ہے ورنہ مباح یا مستحب ہے[1] (یعنی) [1] اگر لہجہ سے پڑھنے میں لحن جلی واقع ہو ایسا لہجہ حرام ہے اور [2] اگر لحن خفی ہو تو مکروہ ہے اور [3] اگر لحن واقع نہ ہو تو ایسا لہجہ مباح[3] بلکہ مستحب[4] ہے جس کی شریعتِ مطہرہ میں ترغیب دی گئی ہے اور احادیث نبویہ اس پر دلالت کرتی ہیں جن میں سے چند احادیث مبارکہ یہ ہیں۔

(۱) لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَتَغَنَّ بِالْقُرْاٰنِ[5] — یعنی وہ شخص ہم میں سے نہیں جو قرآن کو ترنم (یعنی عمدہ آواز) سے نہ پڑھے۔

(۲) اِقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ[6] — یعنی پڑھو قرآن کو (قرار) عرب کے لہجوں میں۔

(۳) زَيِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ[5] — یعنی زینت دو قرآن کو اپنی آوازوں کے ساتھ۔

(۴) حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِكُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ يَزِيْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا[7] یعنی آراستہ کرو قرآن کو اپنی آوازوں سے کیونکہ اچھی آواز قرآن کے حسن کو زیادہ کر دیتی ہے۔

ان احادیثِ شریفہ سے قرآن مجید کو خوش آوازی کے ساتھ پڑھنے کی تاکید اور اس کا مامور بہ ہونا خوب ثابت ہوتا ہے (لیکن) خوش آوازی اور عربی لہجہ کے اہتمام کے ساتھ ساتھ قواعدِ تجوید کی رعایت اور ان کی پابندی کرنا بھی نہایت ضروری ہے[8] ورنہ نغم ہو جائے گا جس کو گانا کہتے ہیں (کیونکہ) لہجہ اور نغم میں یہی فرق ہے کہ لہجہ قواعدِ تجوید کے تابع ہوتا ہے اور نغم فنِ موسیقی کے قواعد کے تابع ہوتا ہے جس میں قواعدِ موسیقیہ کی قصداً متابعت اور مطابقت کی جاتی ہے۔

فائدہ: خوش آوازی اور لہجہ میں یہ فرق ہے کہ خوش آوازی قدرتی ہوتی ہے جس کو اللہ تعالیٰ

---

[1] کذا فی تنویر المرآت [2] کذا فی الفوائد المکیہ [3] کذا فی الجواہر النقیہ وغیرہ [4] رواہ نسائی ومالک فی الموطا [5] رواہ احمد وابو داؤد وابن ماجہ [6] رواہ الدارمی [7] معلم التجوید للمتعلم المستفید ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عطا فرمادے اور لہجہ، قراءۃ کے خاص طرز اور رِوش کا نام ہے جو سننے اور مشق کرنے سے حاصل ہوسکتا ہے چاہے آواز کیسی ہی ہو۔

تنبیہ ①: قراءۃ میں تجوید کی رعایت واجب اور خوش لہجگی مستحب ہے۔ لہٰذا اول تجوید پر محنت کی جائے اور حرفوں کی تصحیح کے بعد لہجہ کی طرف توجہ دی جائے۔

تنبیہ ②: حروف کی ادائیگی میں اس بات کا بھی لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ کسی قسم کا تکلّف اور تصنع نہ ہو مثلاً ضرورت سے زیادہ ہونٹوں کو گول کرنا، یا منہ ٹیڑھا ہونا یا چہرے سے گرانی ظاہر ہونا یا ناک بھولنا یا پیشانی پر شکن پڑنا یا کانوں پر ہاتھ رکھنا یا پڑھنے میں رونے کی سی آواز بنانا وغیرہ۔ غرض یہ کہ تمام تکلفات اور معائبِ قراءۃ سے بچے اور محاسن قراءۃ کا لحاظ رکھے۔

تنبیہ ③: لہجۂ عربیہ بھی کسی مشّاق استاذ ہی سے سیکھنا چاہئے۔ اپنے طرزِ طبعی اور خود ساختہ نغمہ سرائی کو لہجۂ عربی قرار دینا غلط ہے۔

تنبیہ ④: عربی لہجے متعدد ہیں مثلاً حجازی(۱)۔ مصری(۲)۔ حسینی(۳)۔ عُشّاقی(۴)۔ رکبی(۵)۔ محطّا(۶) اور مایہ(۷) وغیرہ اُن میں سے جون سا لہجہ بھی آسان اور آواز و سانس کے لحاظ سے زیادہ مناسب معلوم ہو وہ سیکھا جائے اور جب تک ایک لہجہ میں مہارت و پختگی حاصل نہ ہو دوسرا اخذ نہ کیا جائے اور لہجہ پختہ ہونے کا معیار یہ ہے کہ جس وقت جہاں سے چاہے بلا تکلف اس لہجہ میں صحیح پڑھ سکے اور اگر دو یا کئی لہجے جانتا ہے تو پڑھتے پڑھتے لہجہ خود نہ بدل جائے۔

تنبیہ ⑤: لہجہ عربی کی تحصیل میں کوشش ضرور کی جائے لیکن اگر کامیابی نہ ہو تو مغموم ہرگز نہیں ہونا چاہئے اس لئے کہ اصل مقصود لہجہ نہیں ہے۔

www.KitaboSunnat.com

اَسْئِلَة

① باعتبار رفتار قراءۃ کی کتنی قسمیں ہیں مع اُن کی تعریف کے بیان کریں؟
② سورۂ بقرہ کے وَيَبْصُۜطُ اور سورۂ غاشیہ کے بِمُصَيْطِرٍ میں صاد پڑھا جائے گا یا سین؟
③ سورۂ روم کے لفظ ضُعْفٍ اور ضُعْفًا کے ضاد پر صرف ضمّہ ثابت ہے یا کوئی اور حرکت بھی؟
④ فَمَآ اٰتٰىنِۦَ اللّٰهُ کو کس طرح پڑھیں گے؟ ⑤ سورۂ ضحیٰ سے سورۂ ناس تک تکبیر پڑھنا کیسا ہے؟
⑥ لہجہ کے معنیٰ اور اس کے بارے میں تحقیقی و معتبر قول بتائیے؟
⑦ لہجہ کی وجہ سے اگر تجوید کی غلطی ہو تو ایسے لہجہ کے متعلق کیا حکم ہے؟
⑧ حدیث مبارکہ حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ الخ اور اُس کے معنیٰ تحریر کریجئے؟
⑨ تجوید اور لہجہ میں حکماً کیا فرق ہے؟ ⑩ چند عربی لہجوں کے نام بتائیے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۵ پینسٹھواں سبق

قرأۃ کے محاسن وغیرہ کا بیان

قرآن شریف کو تجوید کے ساتھ پڑھنا تو ایک بنیادی چیز ہے۔ تجوید کے علاوہ چار چیزیں اور ہیں جن کی رعایت سے حسن وخوبی پیدا ہو جاتی ہے ان چیزوں کو محاسن قراءۃ (یعنی قراءۃ کی خوبیاں) کہتے ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔

(۱) تَحسِین: یعنی قرآن کو اچھی آواز سے عربی انداز میں پڑھنا (۲) تَبیِین: یعنی حرفوں کو خوب صاف اور واضح ادا کرنا۔
(۳) تَرسِیل: یعنی سب حرفوں کو بالکل ہموار ادا کرنا (۴) تَوقِیر: یعنی قرآن کو پورے وقار و اطمینان سے پڑھنا۔

معائب قراءۃ

بہت سی باتیں ایسی ہیں جن کو حضرات علماء و قراء کرام نے معیوب قرار دیا ہے ان چیزوں کو معائب قرأۃ (یعنی قرأۃ کے عیوب) کہتے ہیں اور وہ یہ ہیں۔

(۱) تَعجِیل: یعنی اس قدر تیز پڑھنا کہ حروف واضح ادا نہ ہوں۔ اس کو تخلیط اور ادماج بھی کہتے ہیں
(۲) تَطوِیل: یعنی مد کو مقدار معینہ سے زیادہ کھینچنا (۳) تَقطِیع: یعنی حرفوں کو کاٹ کاٹ کر پڑھنا۔
(۴) تَرجِیع: یعنی آواز کو حلق میں پھرانا جس سے حرف مکرر ہو جائیں (فیض العزیز)
(۵) تَمضِیغ: یعنی حرفوں کو چبا کر پڑھنا۔ (۶) تَنفِیش: یعنی حرکات کو پوری طرح ادا نہ کرنا
(۷) تَمطِیط: یعنی ترتیل میں حرکات اور سکنات کی ادائیگی میں حد سے زیادہ دیر کرنا۔
(۸) تَحزِین: یعنی رونے کی سی آواز بنانا لیکن یہ اگر خشوع قلبی یا خوف الٰہی کی وجہ سے ہو تو مستحسن ہے۔
(۹) تَطنِین: یعنی بے موقعہ ناک میں آواز لے جانا (۱۰) تَرقِیص: یعنی آواز کو نچانا (تنشیط الطبع)
(۱۱) تَرعِید: یعنی آواز کو ایسا سخت کرنا جیسے گرجتا ہو یا آواز میں کپکپاہٹ پیدا کرنا (مفید القاری وغیرہ)
(۱۲) تَعوِیق: یعنی درمیان کلمہ پر وقف کر کے آگے پڑھنا (۱۳) تَہمِیز: یعنی حرف میں ہمزہ کی آواز نکالنا۔
(۱۴) وَثبَہ: یعنی ایک حرف کو ناتمام چھوڑ کر دوسرا پڑھنا (۱۵) رَکزَہ: یعنی بے محل ادغام کرنا (مفید القاری)
(۱۶) زَمزَمَہ: یعنی گانے کے طریقہ پر پڑھنا (۱۷) ہَمہَمَہ: یعنی مخفف حرف کو مشدد پڑھنا۔
(۱۸) عَنعَنَہ: یعنی ہمزہ کو عین کے ساتھ خلط کر دینا۔ (۱۹) عَدَم: یعنی حرف مدور موقوف کو صاف ادا نہ کرنا
(۲۰) نَفر[1]: یعنی حرفوں کو اس طرح ادا کرنا جیسے کوئی لڑتا ہو۔ (تنشیط الطبع)
(۲۱) تَحرِیف: یعنی متعدد افراد مل کر ایک آواز میں قرآن پڑھیں۔ ان میں سے کسی نے وقف کر دیا اور دوسرے لوگ آگے بڑھ گئے۔ اب یہ وقف کرنے والا درمیانی کلمات چھوڑ کر انھیں لوگوں کے ساتھ مل کر پڑھنے لگے

[1] کذا فی فیض العزیز مؤلفہ ۱۳۲۳ھ ص ۳۲ پورا نام "عَدَمُ البَیَانِ" اور "نَفرٌ بِالحُرُوفِ" ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۶ چھیاسٹھواں سبق

اذان کی تصحیح کا بیان

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ۝ [1] یعنی اس سے بہتر بات کس کی ہوسکتی ہے جو اللہ کی طرف بلائے نیک عمل کرے اور کہے کہ میں مسلمانوں میں سے ہوں۔ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ "یہ آیت مؤذنوں (یعنی اذان پڑھنے والوں) کے بارے میں نازل ہوئی ہے [2]۔

اذان کے معنیٰ "خبر کرنا" اور شریعت میں خاص وقتوں میں خاص نمازوں کے لئے خاص الفاظ سے خبر کرنے کو اذان کہتے ہیں۔ اذان کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط	اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط	(اللہ سب سے بڑا ہے)
اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط	اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط	(گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں)
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط	اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط	(گواہی دیتا ہوں کہ محمد اللہ کے رسول ہیں)
حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ط	حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ ط	(آؤ نماز کے لئے)
حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ط	حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ط	(آؤ کامیابی کی طرف)
اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ط	اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ط	(نماز نیند سے بہتر ہے)
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ط	————	(اللہ سب سے بڑا ہے)
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط	————	(اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں)

اذان کہنے کی احادیث میں بڑی فضیلتیں آئی ہیں یہاں صرف چار ارشادات نبوی نقل کرتا ہوں۔

(۱) سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر لوگوں کو معلوم ہوتا کہ اذان کہنے میں کتنا ثواب ہے تو اس پر آپس میں تلوار چلتی (امام احمد)

(۲) جس نے بارہ سال اذان دی اس کے لئے جنت واجب ہوگئی اور ہر روز اس کے لئے اس اذان کے بدلہ ساٹھ نیکیاں اور اقامت کے بدلہ تیس نیکیاں لکھی جاتی ہیں (ابن ماجہ)

فائدہ:۔ اقامت میں حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ط کے بعد دوبار قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ ط کہا جاتا ہے۔

(۳) اذان کہنے والے قیامت کے دن دوسرے سب لوگوں کے مقابلے میں دراز گردن (یعنی سربلند) ہونگے (مسلم)

(۴) اذان کہنے والے اور تلبیہ پڑھنے والے اپنی قبروں سے اس حال میں نکلیں گے کہ اذان کہنے والے اذان پکارتے ہوں گے اور تلبیہ پڑھنے والے تلبیہ کی صدا بلند کرتے ہوں گے [3]

[1] سورہ حٰم السجدہ آیۃ نمبر ۳۳ [2] کذا فی معارف القرآن [3] معجم اوسط للطبرانی بمعارف الحدیث حصہ سوم ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ: تلبیہ حج اور عمرہ کرنے والوں کا خاص ذکر ہے جس کے الفاظ یہ ہیں لَبَّیْكَ ط اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ ط لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ ط اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ ، لَاشَرِیْكَ لَكَ ط

تنبیہ: افسوس کہ اذان جیسی عظیم الشان عبادت کی تصحیح اور تجوید سے اکثر مؤذنین غافل ہیں اور عام طور پر یہ حضرات اذانیں غلط پڑھتے ہیں۔ اِلَّا مَاشَآءَ اللہُ ط

یہ لوگ بے موقع اور ضرورت سے زیادہ اذان کے کلمات میں کھینچ تان کرتے ہیں۔ بعض ایسی ایسی غلطیاں کرتے ہیں کہ خوف آتا ہے مثلاً اَللّٰہُ اٰکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔ اَللّٰہُ اَکْبَارُ وغیرہ

یہاں صرف چند خاص غلطیاں بیان کرتا ہوں۔

① اَللّٰہُ اَکْبَرُ میں دس[1] بارہ[2] الفی مد کرنا۔ حالانکہ اوّل تو اس میں مد فرعی ہے ہی نہیں کیونکہ حرفِ مد کے بعد سببِ مد (ہمزہ یا سکون) نہیں ہے اور جن حضرات نے مد کی اجازت[1] دی ہے تو اس کی آخری مقدار کشش تقریباً پانچ الف ہے۔ اس سے زیادہ کھینچنا جائز نہیں[2]۔ اسی طرح قرآن شریف کی قراءۃ میں اس مد کو ادا کرنا۔ یعنی لفظ "اَللّٰہُ" میں مد طبعی کی مقدار کو زیادہ کرنا ہرگز جائز نہیں۔ لہذا بعض اکابر کا لِلّٰہِ الْوَاحِدِ الْقَهَّارِ کے تینوں الفوں اور ان جیسے مقامات کے لئے مدِ تعظیمی تحریر فرمانا صحیح نہیں

تنبیہ: مدِ تعظیمی نماز میں دو الفی بھی مکروہ ہے البتہ امام کے لئے (بوقتِ ضرورت) مد کی اجازت ہے (کمال)

② مد فرعی (مدِ منفصل، مدِ عارض، لین عارض) کو اس کی مُعَیَّنْ مقدار سے زیادہ کرنا۔

③ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ط میں مد طبعی کو ایک الف سے زیادہ کھینچنا جو قطعی غلط ہے۔

④ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ ط میں پہلی راء پر ضمہ پڑھنا۔ حالانکہ راء کو ساکن پڑھنا چاہیے۔ تکبیر یعنی اقامت کا بھی یہی حکم ہے۔

---

[1] یہ اجازت مد کے سببِ معنوی کی بناء پر ہے جو قراء کے نزدیک مختلف فیہ اور سببِ لفظی کے مقابلہ میں اضعف ہے (کذا فی الجواہر النقیہ وغیرہ) ۱۲ منہ

[2] کیونکہ مشہور و معروف اور متداول طُرق میں اس "مقدارِ طول" سے اوپر مد کا کوئی درجہ نہیں۔ باقی طرق غیر متداولہ میں حرف ساکن قبل الہمزہ میں سکتہ کرنے کی حالت میں جو مقدار "اطول" یا "فوق الطول" کہی گئی ہے (جس کا اندازہ تقریباً چھ الف ہے) یہ صرف ایک تعبیر ہے کہ سکتہ کی مدت کو مقدارِ مد کے ساتھ ملا کر مجموعی طور پر فوق الطول سے تعبیر فرما دیا ہے ورنہ حقیقت میں مد کی مقدار زیادہ نہیں ہوتی ہے لہٰذا کمال الفرقان صفحہ ۱۴۸-۱۴۹/العطایا الوھبیہ ۲۵۶/مفتاح الکمال ۲۶/مفید الاقوال ۲۴/ ملح القرآن صفحہ ۱۰ وغیرہ میں اسم الجلالہ کی مقدارِ مد سات الف تک لکھنا اور اس کو بعض فقہاء کرام کی طرف منسوب فرمانا محلِ نظر ہے بہر حال اولیٰ یہی ہے اسم الجلالہ میں مد فرعی نہ کیا جائے لیکن اگر مد کے سببِ معنوی کی بناء پر تعظیمِ شانِ باری تعالیٰ ظاہر کرنے کیلئے مد کیا جائے تو اس کی مقدارِ کشش چار، پانچ الف سے زیادہ نہ ہونی چاہیے۔ دوسرے یہ کہ عمل و کوشش تو ترکِ مد ہی کی ہو کہ زیادہ صحیح اور مسلکِ جمہور یہی ہے لیکن ساتھ ہی قائلینِ مد کی تغلیط و تنقیص ہرگز نہ ہونی چاہیے کہ گو عند الجمہور اس میں مد فرعی نہیں ہے لیکن مد کرنے کی گنجائش ہے وَاللّٰہُ تَعَالٰی اَعْلَمُ بِالصَّوَابِ ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۷ سڑسٹھواں سبق

علوم اربعہ قرآنیہ کا بیان

جاننا چاہیے کہ قاری و مقری کے لئے چار علموں کا جاننا ضروری ہے۔

(۱) علم تجوید:۔ یعنی یہ جاننا کہ کون سا حرف کہاں سے اور کس طرح ادا کیا جاتا ہے۔

(۲) علمِ وقف:۔ یعنی یہ جاننا کہ وقف کہاں اور کس طرح کیا جاتا ہے۔

(۳) علم رسم:۔ یعنی یہ جاننا کہ کون سا کلمہ کہاں پر کس طرح لکھا جاتا ہے (کیونکہ) جس طرح ہر زبان کی کوئی نہ کوئی خاص رسم ہوتی ہے جس میں نہ عقل کو کوئی دخل ہوتا ہے اور نہ ہی کوئی اس پر اعتراض کرتا ہے بلکہ اس رسم کے خلاف لکھنے والا یا اس کے مطابق بولنے والا ناواقف تصور کیا جاتا ہے جیسے اردو میں خورجہ اور درخواست وغیرہ (پس) قرآن شریف کی بھی ایک خاص اور مستقل رسم ہے جو اکثر جگہ تو تلفظ کے مطابق ہی ہے اور اس کو رسم قیاسی کہتے (لیکن) بعض بعض جگہ رسم تلفظ کے خلاف ہے اور اس کو رسم غیر قیاسی کہتے ہیں۔ اب اگر ایسی جگہ تلفظ کے مطابق لکھ دیا تو یہ تحریف رسمی ہوگی جو جائز نہیں مثلاً سورہ فاتحہ میں مٰلِكِ کو مَالِكِ سورہ بقرہ میں اِبْرٰهٖمَ کو اِبْرٰهِيْمَ اور سورہ بنی اسرائیل میں لِيَسُوْٓءٗ کو لِيَسُوْٓءُوا (کیونکہ) قرآن شریف کو رسم عثمانی کے مطابق لکھنا واجب ہے اسی طرح ایسے موقعہ پر کہ جہاں رسم تلفظ کے خلاف ہو، رسم کے مطابق پڑھنا بھی جائز نہیں ورنہ بعض جگہ معنی بدل جائیں گے اور بعض جگہ کلمہ مُہمل یعنی بے معنی ہو جائے گا۔ اور بعض جگہ معنیٰ بالکل برعکس ہو جائیں گے جیسے لفظ الرَّحْمٰن اور لَااِلَى اللّٰهِ (اور) رسم عثمانی سے مراد یہ ہے کہ حضرت عثمان غنیؓ کے حکم پر آپؓ کے زمانہ خلافت میں جو مصاحف تیار ہوئے ان میں سے کسی ایک مصحف کی رسم کے مطابق لکھنا ضروری ہے۔

قرآن شریف کی رسم غیر قیاسی کوئی اتفاقی چیز نہیں بلکہ اس میں بڑے اہم مقاصد اور مصلحتیں ہیں منجملہ ان کے ایک یہ ہے کہ ہر شخص قرآن پاک صحیح پڑھنے میں استاذ کا محتاج رہے کہ اس احتیاج کی وجہ سے قرآن پاک کی ادا و تلفظ کی بھی حفاظت ہے (اور) یہ رسم توقیفی و سماعی ہے یعنی سیدنا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح حضراتِ صحابہ کرامؓ بتایا اور صحابہ نے جس طرح سنا اسی طرح لکھا جس میں کسی کی رائے کو ذرا بھی دخل نہیں ہے (اور) خصوصیتِ رسمی بھی صرف قرآن مجید ہی کو حاصل ہے کسی اور آسمانی کتاب کو حاصل نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(البتہ) قرآن مجید کے خط میں تبدیلی جائز ہے یعنی عربی خط کے بجائے اردو اور فارسی خط میں بھی لکھ سکتے ہیں (گو) اولیٰ یہی ہے کہ قرآن مجید کو عربی ہی خط میں لکھا جائے (لیکن) قرآن کے رسم الخط میں تبدیلی کرنا جائز نہیں۔

خط اور رسم الخط کا فرق

خط کے معنیٰ کلمہ کو اس کے ان حروف ہجا سے لکھنا جو اس پر وقف اور ابتدار کے وقت پائے جاتے ہیں

(اور) رسم الخط کے معنیٰ "قرآنی کلمات کو اس شکل پر لکھنا جو تواتر کے ساتھ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے" (اور) خط اور رسم الخط کے فرق کو سمجھنے کے لئے ان مثالوں میں غور کیجئے مثلاً اَلْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ۔ هٰٓؤُلَآءِ وغیرہ۔ ان کلمات کا موجودہ خط رسم عثمانی کے موافق ہے کیونکہ ان میں الف لکھا ہوا نہیں ہے۔ پس ان میں خط اور رسم الخط دونوں موجود ہیں۔ اور اگر ان کلمات کو الف کے ساتھ لکھیں یعنی اَلْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمَانِ۔ هَآؤُلَآءِ تو ان کی یہ کتابت اگرچہ تلفظ کے مطابق ہے لیکن رسم عثمانی کے خلاف ہے۔ پس یہاں خط تو ہے لیکن رسم الخط نہیں۔ اسی طرح اگر ان کلمات کو عربی خط کے بجائے اُردو خط میں لکھیں تب بھی دو حالتیں ہوں گی یعنی حروف کم یا زیادہ نہ ہوں تو خط کے بدلنے سے بھی رسم عثمانی کے موافق کہلائیں گے اور اگر حرفوں میں کمی بیشی ہوگئی تو پھر یہ کلمات رسم کے خلاف ہوں گے چاہے خط بدلے یا نہ بدلے۔

فائدہ:۔ خط کے اعتبار سے قرآن پاک کے چار دور ہیں یعنی قرآن پاک چار خطوں میں لکھا گیا۔

(۱) خط قیراموزی:۔ قرآن کریم سب سے پہلے (مکہ معظمہ میں) اسی خط پر لکھا گیا۔

(۲) خط حیری:۔ قرآن کریم دوسری مرتبہ (مدینہ منورہ میں) اسی خط میں لکھا گیا۔

(۳) خط کوفی:۔ قرآنِ حکیم تیسری دفعہ (سنہ ۱۶۰ھ میں) اسی خط میں لکھا گیا۔

(۴) خط نسخ:۔ قرآنِ حکیم چوتھی بار (سنہ ۳۱۸ھ میں) اسی خط میں لکھا گیا (اور) اب تک خط نسخ ہی میں (جس کو عام طور پر عربی خط کہا جانے لگا) قرآن کی کتابت ہو رہی ہے۔

(پس) قرآن کی کتابت کے مذکورہ چاروں دوروں میں خطِ قرآنی میں تو تبدیلی ہوئی لیکن رسم قرآنی میں کوئی فرق نہیں آیا۔ (ضیاء البرہان)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۸ اڑسٹھواں سبق

رسم غیر قیاسی کا مختصر بیان

رسم غیر قیاسی کی چار صورتیں ہیں۔ ابدال۔ حذف۔ اثبات۔ وصل

(۱) ابدال: یعنی ایک حرف کی جگہ دوسرا حرف لکھنا جیسے اَلصَّلٰوۃَ میں الف کی جگہ واؤ اور ھَوٰی میں الف کی جگہ یاء (باقی واؤ کے اوپر جو کھڑا زبر ہے وہ رسم میں داخل نہیں ہے)

(۲) حذف: یعنی حرف مقروء کو نہ لکھنا جیسے اِبْرٰهِیْمَ۔ بَلٰغٌ میں الف اور دَاوٗدَ۔ یَسْتَوٗنَ میں یاء اور یُحْیٖ۔ لِنُحْیِۦَ بِهٖ میں یاء اور مَآءً میں ہمزہ وغیرہ۔

(۳) اثبات: یعنی حرف غیر مقروء کو لکھنا جیسے اُولِیْ میں واؤ۔ اور بِاَیْىدٍ میں ایک یاء۔ یہاں اثباتِ رسم سے متعلق کچھ کلمات چار حصوں میں لکھتا ہوں ذہن نشین کر لیجئے۔

● لفظ ثَمُوْدَا میں چاروں جگہ (ہود۔ فرقان۔ عنکبوت۔ نجم) الف لکھا ہے لیکن بروایت حفص پڑھا نہیں جاتا

● چار کلمات میں لام الف لکھا ہے لیکن پڑھنے میں صرف لام آتا ہے۔ (۱) لَاِالَى اللّٰهِ (آل عمران) (۲) لَاَاوْضَعُوْا (توبہ) (۳) لَاَاذْبَحَنَّهٗ (نمل) (۴) لَاِالَى الْجَحِیْمِ (صٰفّٰت)

تنبیہ: کلمہ "لَاَنْتُمْ" (حشر) بعض قرآنوں اور تجوید کی کتابوں میں زائد الف کے ساتھ لکھا ہوا ہے یعنی "لَاَاَنْتُمْ"، جو صحیح نہیں۔ تفصیل ان شاء اللہ تعالیٰ کتاب "رسوم المبتدی" میں آئے گی۔

● سات کلمات کا آخری الف صرف وقف میں پڑھا جاتا ہے وصل میں نہیں (۱) اَنَا ضمیر (ہر جگہ) (۲) لٰكِنَّا (کہف) (۳) اَلظُّنُوْنَا۔ اَلرَّسُوْلَا۔ اَلسَّبِیْلَا (احزاب) (۶) سَلٰسِلَا (دہر) (۷) قَوَارِیْرَا (اول)

● چودہ کلمات کا الف کسی حال میں نہیں پڑھا جاتا ہے (۱) اَوْ یَعْفُوَا (بقرہ) (۲) اَفَاْئِنْ (آل عمران۔ انبیاء) (۳) تَبُوْٓاَ (مائدہ) (۴) نَبَاِیْ (انعام) (۵) مَلَا۟ئِهٖ (اعراف۔ یونس۔ ہود۔ مؤمنون۔ قصص۔ زخرف) (۶) مَلَا۟ئِهِمْ (یونس) (۷) لِتَتْلُوَا (رعد) ● نَدْعُوَا۔ لِشَاْیْءٍ (کہف) (۱۰) اَتْلُوَا (نمل) (۱۱) لِیَرْبُوَا (روم) ● لِیَبْلُوَا۔ وَنَبْلُوَا (محمد) (۱۴) قَوَارِیْرَا ثانی (انسان)

(۴) وصل: یعنی ایک کلمہ کو دوسرے کلمہ سے ملا کر لکھنا جیسے فِیْمَا کہ اصل میں دو کلمے ہیں فِیْ اور مَا لیکن اکثر جگہ ملا کر لکھا ہے اسی طرح اِلَّا کہ یہ بھی اصل میں دو کلمے ہیں اِنْ اور لَا لیکن ہر جگہ بغیر نون کے لکھا ہوا ہے۔ ایسے کلمے کو موصول کہتے ہیں (اور) جو کلمہ دوسرے کلمہ سے الگ لکھا ہوا ہو اس کو مقطوع کہتے ہیں (اور) کلمات کی رسم و تحریر میں اصل قطع ہی ہے یعنی کلموں کو علیحدہ علیحدہ لکھنا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذیل میں وہ کلمات لکھتا ہوں جو کہیں مقطوع ہیں اور کہیں موصول۔ اور اختصار کے لئے ہر کلمہ کی صرف وہ صورت (اور اس کے مواقع) لکھوں گا جس کا وقوع قرآن شریف میں کم ہوا ہے دوسرے یہ کہ جس کلمہ میں خُلف ہوگا (یعنی قطع اور وصل دونوں صحیح ہوں گے) اس کا حوالہ سیاہ خانہ میں لکھوں گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ

شمار	کلمات	تعداد	وقوعی مقامات					
۱	فِیْ مَا	۱۱	شعراء ۱۴۶	بقرہ ۲۴۰	مائدہ ۴۸	انعام ۱۴۵	انعام ۱۶۵	انبیاء ۱۰۲
			نور ۱۴	روم ۲۸	زمر ۳	زمر ۴۶	واقعہ ۶۱	
۲	اَنْ لَّا	۱۱	اعراف ۱۰۵	اعراف ۱۶۹	توبہ ۱۱۸	ھود ۱۴	ھود ۲۶	حج ۲۶
			یٰسٓ ۶۰	دخان ۱۹	ممتحنہ ۱۲	نون ۲۴	انبیاء ۸۷	
۳	اَمْ مَّنْ	۴	نساء ۱۰۹	توبہ ۱۰۹	صفّت ۱۱	فصلت ۴۰		
۴	اَیْنَمَا	۴	بقرہ ۱۱۵	نمل ۷۶	شعراء ۹۲	احزاب ۶۱	نساء ۷۸	
۵	کُلِّ مَا	۵	ابراہیم ۳۴	نساء ۹۱	اعراف ۳۸	مومنون ۴۴	ملک ۸	
۶	کَیْلَا	۴	آل عمران ۱۵۳	حج ۵	احزاب ۵۰	حدید ۲۳		
۷	مِنْ مَّا	۳	نساء ۲۵	روم ۲۸	منافقون ۱۰			
۸	بِئْسَمَا	۳	بقرہ ۹۰	اعراف ۱۵۰	بقرہ ۹۳			

شمار	کلمات	تعداد	وقوعی مقامات	
۹	اَنَّ مَا	۳	حج ۶۲	لقمٰن ۳۰
			انفال ۴۱	
۱۰	اَلَّنْ	۲	کہف ۴۸	قیامہ ۳
۱۱	یَوْمَهُمْ	۲	غافر ۱۶	ذاریٰت ۱۳
۱۲	اِنَّ مَا	۲	انعام ۱۳۴	نحل ۹۵
۱۳	اِنْ مَّا	۱	رعد ۴۰	
۱۴	عَنْ مَّا	۱	اعراف ۱۶۶	
۱۵	اِلَّمْ	۱	ھود ۱۴	
۱۶	مَالِ	۴	نساء ۷۸	کہف ۴۹
			فرقان ۷	معارج ۳۶

فائدہ: کلمات کے آخر میں جو تاء آتی ہے وہ کسی کلمہ میں تو مجرور (یعنی لامبی) ہوتی ہے جیسے عَمِلَتْ اور کسی کلمہ کے آخر میں مربوطہ (یعنی گول) لکھی ہوتی ہے جیسے نِعْمَةٍ ۔ قُوَّةٌ ۔

یہاں وہ کلمات لکھتا ہوں جن کی تاء کہیں مطوّلہ (لامبی) اور کہیں مدوّرہ (گول) ہے۔

شمار	کلمات	تعداد	وقوعی مقامات						
۱	رَحْمَتُ	۷	بقرہ ۲۱۸	اعراف ۵۶	ھود ۷۳	مریم ۲	روم ۵۰	زخرف ۳۲	زخرف ۳۲
۲	نِعْمَتَ	۱۱	بقرہ ۲۳۱	آل عمران ۱۰۳	مائدہ ۱۱	ابراہیم ۲۸	ابراہیم ۳۴	نحل ۷۲	نحل ۸۳
			نحل ۱۱۴	لقمٰن ۳۱	فاطر ۳	طور ۲۹			
۳	اِمْرَاَتُ	۷	آل عمران ۳۵	یوسف ۳۰	یوسف ۵۱	قصص ۹	تحریم ۱۰	تحریم ۱۰	تحریم ۱۱
۴	کَلِمَتُ	۵	انعام ۱۱۵	اعراف ۱۳۷	یونس ۳۳	یونس ۹۶	غافر ۶		
۵	سُنَّتُ	۵	انفال ۳۸	فاطر ۴۳	فاطر ۴۳	فاطر ۴۳	غافر ۸۵		

شمار	کلمات	تعداد	مقامات
۶	لَعْنَتَ	۲	آل عمران ۶۱
			نور ۷
۷	بَقِیَّتُ	۱	ھود ۸۶
۸	قُرَّتُ	۱	قصص ۹
۹	شَجَرَتَ	۱	دخان ۴۳
۱۰	جَنَّتُ	۱	واقعہ ۸۹

ــہ یعنی تاء تانیث جو اسماء و افعال کے آخر میں آتی ہے اور نفس کلمہ سے زائد ہوتی ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۹ انہتر واں سبق

علم قرآت کا بیان

علم قرأت یعنی یہ جاننا کہ کلماتِ قرآنی کو اللہ تعالیٰ نے کس کس طرح پڑھنے کی اجازت دی ہے مثلاً مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اور بغیر الف کے مَلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ سورہ بقرہ میں تَظْهَرُوْنَ اور ظار کی تشدید سے تَظَّهَّرُوْنَ اور وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ اور وَلَا تُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ سورۃ آل عمران میں وَالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ۔ وَبِالزُّبُرِ وَالْكِتٰبِ اور وَبِالزُّبُرِ وَبِالْكِتٰبِ۔ اسی طرح مُوْسٰى۔ عِيْسٰى۔ يَحْيٰى وغیرہ کو فتح اور امالہ و تقلیل سے پڑھنا۔ لیکن اختلافِ وحی کے ساتھ قرأۃ کرنا اسی وقت جائز ہے جبکہ علمِ قرآت کو باقاعدہ حاصل کیا ہو صرف کسی قاری سے سُن لینا یا کتبِ تفسیر وغیرہ دیکھ لینا کافی نہیں۔

واضح ہو کہ قرأت کی دو قسمیں ہیں۔ متواتر اور شاذ

(۱) **قرأۃِ متواترہ** اس قرأۃ کو کہتے ہیں جو تواتر کے ساتھ ثابت ہو یعنی اُس کے نقل کرنے والے ہر زمانہ میں اتنی کثرت سے رہے ہوں کہ اُن سب کا جھوٹ اور غلط بیانی پر اتفاق کر لینا عقل کے نزدیک محال ہو۔

قرأۃِ متواترہ قرآن ہے جس کا پڑھنا نماز اور غیر نماز میں بالکل صحیح اور جائز ہے اور قرأۃ متواترہ کی قرآنیت کا اعتقاد رکھنا اور اس کا ماننا فرض ہے اور اس کا انکار دانستہ کفر ہے اور قرآت متواترہ دس ہیں جن کو قرآتِ عشرہ کہتے ہیں۔ قرآت عشرہ میں سات قرأتیں بالاتفاق متواتر ہیں جن کو قرآتِ سبعہ کہتے ہیں اور قرآتِ سبعہ کے بعد کی تین قرأتیں بالاختلاف متواتر ہیں یعنی ان کے تواتر میں کچھ اختلاف ہے اکثر علمار کرام کے نزدیک وہ بھی متواتر ہی ہیں اور ان تینوں قرآتوں کو قرآتِ ثلاثہ کہتے ہیں ان کے علاوہ باقی قرأتیں شاذّہ ہیں۔

(۲) **قرأۃِ شاذّہ** اس قرأۃ کو کہتے ہیں جو تواتر سے ثابت نہ ہو یعنی اس کے نقل کرنے والے کثرت سے نہ رہے ہوں۔ قرأۃ شاذہ قرآن نہیں کیونکہ قرآنیت کے لئے تواتر شرط ہے اور قرأۃِ شاذہ میں تواتر نہیں پایا جاتا ہے اس لئے وہ قرآنیت سے خارج ہے۔ قرأۃ شاذہ کا حکم یہ ہے کہ اس سے نماز تو ہوتی ہی نہیں

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کو قرآن سمجھ کر پڑھنا یا اس انداز سے پڑھنا کہ اگر کوئی شخص سنے تو یہ سمجھے کہ قرآن پڑھا جا رہا ہے نا جائز ہے (البتہ) قرأت شاذہ کو سیکھنا، سکھانا، کتابوں میں لکھنا جائز ہے کلماتِ شاذہ کی چند مثالیں کتاب "اَلْقِرَاءَاتُ الشَّاذَّة" سے نقل کرتا ہوں۔

① اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کو اَلْحَمْدِ لِلّٰهِ (یعنی دال کے کسرہ سے)۔

② مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کو مٰلِكَ يَوْمِ الدِّيْنِ (یعنی کاف کے فتحہ سے)۔

③ اِيَّاكَ نَعْبُدُ کو اِيَّاكَ يُعْبَدُ (یعنی نون مفتوح کی جگہ یا مضمومہ اور بار پر فتحہ)۔

④ نَسْتَعِيْنُ کو نِسْتَعِيْنُ (یعنی پہلے نون کو کسرہ)۔

⑤ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کو اِهْدِنَا صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا۔

⑥ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ کو غَيْرَ الْمَغْضُوْبِ (یعنی رار کے فتحہ سے)

قراءاتِ شاذہ بہت ہیں جن میں چار مشہور ہیں۔ اور ان چاروں قرأتوں کو قرأتِ اربعہ شاذہ کہتے ہیں (پس) قرآن شریف کی یہ کل قرأتیں چودہ ہوئیں جن کو قرأتِ اربعہ عشرہ کہتے ہیں اور یہ چودہ حضراتِ ائمہ سے منقول ہیں اور انھیں کے ناموں سے موسوم ہیں (اور) قرأت کے ہر امام کے دو دو راوی مشہور ہیں (پھر) راویوں کے بھی بہت بہت شاگرد ہیں جن کو قرار کی اصطلاح میں طریق کہتے ہیں۔ اب سب حضرات ائمہ اور ان کے رُواۃ کے نام ترتیب وار لکھتا ہوں۔

اسمار ائمہ قراءات سبعہ

① سیدنا نافع مدنیؒ	جن کے راوی	قالونؒ اور ورشؒ ہیں۔
② سیدنا ابن کثیر مکیؒ	〃 〃 〃	بزّیؒ اور قنبلؒ ہیں۔
③ سیدنا ابو عمرو بصریؒ	〃 〃 〃	دُوریؒ اور سوسیؒ ہیں۔
④ سیدنا ابن عامر شامیؒ	〃 〃 〃	ہشامؒ اور ابن ذکوان ہیں۔
⑤ سیدنا عاصم کوفیؒ	〃 〃 〃	شعبہؒ اور حفصؒ ہیں۔
⑥ سیدنا حمزہ کوفیؒ	〃 〃 〃	خلف اور خلّاد ہیں۔
⑦ سیدنا کسائیؒ	〃 〃 〃	ابوالحارثؒ اور دوریؒ مذکور ہیں۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسماء ائمۂ قراءات ثلثہ

① سیدنا ابوجعفر مدنیؒ جن کے راوی عیسیٰ بن وردانؒ اور سلیمان بن جمّازؒ ہیں۔
② سیدنا یعقوب حضرمیؒ ″ ″ ″ رُوَیسؒ اور رَوحؒ ہیں۔
③ سیدنا خلف مذکورؒ ″ ″ ″ اسحاق ورّاق اور ادریس حداد ہیں۔

اسماء ائمۂ قراءات اربعہ

① سیدنا ابن محیصن مکیؒ جن کے راوی بزیؒ مذکور اور ابن شنبوذؒ ہیں۔
② سیدنا یزیدی یحییٰؒ ″ ″ ″ سلیمان بن حکمؒ اور احمد بن فرحؒ ہیں۔
③ سیدنا حسن بصریؒ ″ ″ ″ شجاعؒ اور دوریؒ مذکور ہیں۔
④ سیدنا اعمش سلیمانؒ ″ ″ ″ ابن سعید مطوعیؒ اور ابوفرج شنبوذیؒ ہیں

فائدہ:۔ جاننا چاہیے کہ اختلاف کی نسبت اگر قرأت کے ائمہ کی طرف ہو تو اس کو قراۃ کہتے ہیں (اور) اختلاف کی نسبت اگر راویوں کی طرف ہو تو اس کو روایۃ کہتے ہیں (اور) اگر طرق کی طرف نسبت ہو تو اس کو طرق کہتے ہیں۔ ہم لوگ جو عام طور سے قرآن شریف پڑھتے ہیں وہ حضرت امام عاصمؒ کی قراۃ ہے اور ان کے شاگرد حضرت حفصؒ کی روایت اور ان کے شاگرد حضرت ابومحمد عُبَیدؒ بن صباح کوفی بغدادیؒ کا طرق ہے۔
باقی قرآتِ عشرہ کی تمام روایتوں کے "طرق" کے نام ان شاء اللہ تعالیٰ کتاب "قرآت المبتدی" میں لکھے جائیں گے۔

تتمہ

سیدنا ابوعمرؒ حفص بن سلیمان اسدی کوفیؒ سنہ ۹۰ ہجری میں بمقام شہر کوفہ پیدا ہوئے اور سنہ ۱۸۰ھ میں کوفہ ہی میں آپ نے انتقال فرمایا۔
ابوعمرو آپ کی کنیت ہے اور حفص اسم گرامی ہے۔ آپ کے والد ماجد کا نام سلیمان ہے آپ قبیلۂ اسد کے فرزند ہیں اس لئے اسدی کہلاتے ہیں۔ آپ کے والد بزرگوار کی وفات کے بعد والدہ صاحبہ نے حضرت امام عاصم بن ابی النجود اسدی کوفی تابعیؒ سے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نکاح کرلیا تھا۔ لہذا آپ کی پرورش اور تربیت حضرت امام موصوف کے زیر سایہ ہوئی آپ قرأت میں ثقہ، ضابط وحافظ اور بوجہ قوت حافظہ کے بڑے صاحبِ فضیلت تھے آپ کا اور حضرت امام ابوحنیفہ نعمان بن ثابت کوفیؒ کا تجارت میں بہت ساتھ رہا۔

تمام قرأتوں میں آپ کی روایت سب سے زیادہ آسان اور مشہور و معروف ہے چنانچہ دنیا کے اکثر ممالک مثلاً جزیرۃ العرب۔ عراق۔ شام۔ مصر۔ ترکستان۔ پاکستان ہندوستان۔ افغانستان۔ ایران۔ ملیزیا۔ انڈونیشیا اور بنگلہ دیش وغیرہ میں عام طور پر آپ ہی کی روایت پڑھی، پڑھائی جاتی ہے اور آپ ہی کی روایت کے موافق قرآن شریف میں اعراب و نقط لگے ہوئے ہیں۔ نیز علم قرأت کی تحصیل کے جو چار۴ درجے ہیں اُن میں پہلا۱ درجہ روایتِ حفصؒ ہی کا ہے۔ دوسرا۲ درجہ قراءات سبعہ کا، تیسرا۳ درجہ قراءات عشرہ کا اور چوتھا۴ درجہ قراءاتِ شاذہ کا۔

حضرت حفصؒ نے قرآن کریم اپنے شیخ حضرت امام عاصم کوفیؒ متوفی ۱۲۷ھ سے پڑھا اور متعدد پڑھا اور حضرت امام عاصم کوفیؒ نے قرآن حکیم شیخ القراء ابوعبدالرحمٰن عبداللہ بن حبیب سلمی کوفی اعمیؒ۔ شیخ القراء ابومریم زِرّ ابن حُبَیش اسدی کوفیؒ اور شیخ القراء ابوعمر سعد بن الیاس شیبانی کوفیؒ سے پڑھا۔ یہ تینوں حضرات بڑے مرتبہ کے تابعی ہیں۔

ان تینوں شیوخ نے سیدنا حضرت عثمان غنیؓ۔ حضرت علی مرتضیٰؓ۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت اُبی بن کعبؓ۔ اور حضرت زید بن ثابتؓ سے پڑھا اور ان پانچوں صحابہ کرامؓ نے سیدنا حضور اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پڑھا۔

اسئلہ

① قاری کے لئے کن چار علوم کا جاننا ضروری ہے۔ تفصیل سے بتایئے گا

② رسم قرآنی کی کتنی قسمیں ہیں۔ ③ رسم قیاسی وغیر قیاسی کسے کہتے ہیں؟

④ قرآن کو رسم عثمانی کے مطابق لکھنا کیسا ہے ⑤ قراءات کی کتنی اور کیا کیا قسمیں ہیں؟

⑥ قراءۃ متواترہ و قراءۃ شاذہ کے معنیٰ اور حکم بیان کریئے گا

⑦ حضرت حفصؒ اور اُن کے شیخ کا اسم گرامی، ولدیت اور سن ولادت و وفات کیا ہے؟

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۰ سترواں سبق

فوائدِ متفرقہ کا بیان

❶ علم تجوید اگرچہ مستقل علم ہے لیکن عقلی نہیں بلکہ نقلی ہے لہٰذا کوئی ادا بغیر روایت کے معتبر نہیں اگرچہ قاعدہ پایا جائے (اور) ثبوتِ روایت کے بعد ہر ادا معتبر ہے اگرچہ قاعدہ کے خلاف ہو مثلاً قاعدہ ہے کہ جب دو حرف قریبُ المخرج دو کلموں میں جمع ہوں اور پہلا ساکن ہو تو ادغام ہوگا جیسے مِن رَّبِّ لیکن لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا میں ادغام نہیں ہے کیونکہ روایت سے ثابت نہیں اگرچہ غین اور قاف قریب المخرج ہیں۔

❷ علم تجوید کی تحصیل سے اصل مقصود قرآن شریف کو صحیح پڑھنا ہے اور یہ موقوف ہے صحیح اور پختہ مشق پر (اور) مشق پختہ ہونے کا معیار یہ ہے کہ بلا قصد قرآن پاک صحیح پڑھ سکے اور غلط پڑھے جانے کا امکان نہ رہے بہت سے فارغینِ مدارس جو تجوید کی کتابیں تو پڑھے ہوئے ہوتے ہیں لیکن قرآن صحیح نہیں پڑھ سکتے وہ اسی لئے کہ انھوں نے پیراکی (یعنی تیرنے) کا فن استاذ سے خشکی میں سیکھا ہے پانی میں اتر کر نہیں سیکھا (لہٰذا) ضروری ہے کہ تجوید کی عملی مشق بھی خوب کی جائے تاکہ قراءۃ کی ہر رفتار میں بلا تکلف قرآن صحیح پڑھ سکے۔

❸ مشق کی ترتیب یہ ہے کہ سب سے پہلے ترتیل میں مشق کی جائے۔ اوّل پارۂ عمّ کی چھوٹی چھوٹی سورتیں، اس کے بعد جگہ جگہ سے قرآن کریم کے متعدد اور مختلف رکوع اس قدر مشق کئے جائیں کہ پورا قرآن صحیح پڑھنے کی صلاحیت پیدا ہو جائے۔ مشق ترتیل پختہ ہونے پر تدویر میں مشق شروع کی جائے اور جب تدویر پختہ ہو جائے تو حدر شروع کیا جائے (پس) جب انفرادی اور اجتماعی طور سے ظرفاً ظرفاً خوب مشق ہو جائے تو شروع سے آخر تک پورا قرآن حرفاً حرفاً حدر میں استاذ کو سنا دیا جائے۔ مشق کی پختگی اور تکمیلِ روایتِ حفص کی مدت تقریباً دو سال ہے۔

❹ تجوید کے اجزاءِ ثلثہ یعنی تینوں جزو میں سب سے زیادہ اہم مخارج اور صفات لازمہ ہیں (کیونکہ) حرفوں کا وجود اور ان کی صحت مخارج اور صفاتِ لازمہ پر موقوف ہے اس لئے ان کا بیان پہلے کیا جاتا ہے۔ مخارج اور صفات کے بعد صفاتِ عارضہ کا بیان ہوتا ہے جن پر حرفوں کی زینت اور خوبصورتی موقوف ہوتی ہے (لہٰذا) اجزاءِ تجوید کے مراتب کا تقاضہ یہ ہے کہ کلام اللہ شریف کی قراءۃ میں اوّل اور زیادہ توجہ مخارج و صفات لازمہ کی طرف کی جائے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے بعد صفاتِ عارضہ اور محسّنہ کی طرف (مگر) دیکھنے میں یہ آتا ہے کہ لوگ صفاتِ عارضہ کی طرف زیادہ توجہ کرتے ہیں (کیونکہ) صفاتِ عارضہ سے نغمۂ یعنی آواز خوشنما ہوجاتی ہے خاص طور پر غنّوں اور مدوں سے لیکن یہ مناسب نہیں (نیز) غنّات اور مدّات وغیرہ کو ان کی مقدار سے زیادہ کرنا یا ان میں اعتدال اور توازن قائم نہ رکھنا جائز نہیں۔

۵ جس طرح قرآن کریم کی صحت کے لئے تجوید کی رعایت ضروری ہے اسی طرح اس کی ادار و تلاوت اور قراۃ کی صحت کے لئے کسی نہ کسی روایت کا التزام ضروری ہے ورنہ قراۃ معتبر نہیں ہوگی (اور) روایت کے تحفّظ کے لئے اس کے طریق کا اہتمام کرنا ضروری ہے (لہٰذا) جس طریق کا جو اختلاف ہو اس کو اسی طریق کی حد تک محدود رکھنا ضروری ہے

۶ خلط فی الرّوایۃ کرنا یعنی ایک روایت میں پڑھتے پڑھتے اچانک کسی لفظ کو دوسری روایت کے مطابق پڑھنا لحن جلی ہے (اور) خلط فی الطّریق یعنی ایک طریق کی پابندی سے پڑھتے پڑھتے دوسرے طریق کو خلط کرنا لحن خفی ہے (لہٰذا) روایت حفص رح بطریقِ شاطبی پڑھنے والے کو مدِ منفصل میں قصر کرنا جائز نہیں۔

۷ اداء، قرآن شریف کی اس قراءۃ کو کہتے ہیں جو تعلیم اور تعلّم کے لئے کی جائے (اور) تلاوت، اس قراءۃ کو کہتے ہیں جو سلسلہ وار ہو اور قاری اپنے طور پر کرے (اور) قراءت، عام ہے جو ادار اور تلاوت دونوں کو شامل ہے۔

(اور) ادار کی دو صورتیں ہیں۔

① استاذ پڑھے اور شاگرد سُنے :۔ یہ حضرات متقدمین رح کا طریقہ ہے۔

② شاگرد پڑھے اور استاذ سُنے :۔ یہ حضراتِ متاخرین کا طریقہ ہے۔

پھر ان دونوں طریقوں میں بعض کے نزدیک پہلا اور بعض کے نزدیک دوسرا طریقہ اَولیٰ ہے (لیکن) بہتر یہ ہے کہ تعلیم کے شروع زمانہ میں دونوں کو جمع کیا جائے اس طرح کہ پہلے شیخ پڑھے اور شاگرد پوری توجہ سے سُنے، اس کے بعد شاگرد پڑھے اور استاذ سنے اور شاگرد کی ادائیگی میں جو غلطی ہو اس کی اصلاح کرے، اس کے بعد اگر ضرورت ہو تو استاذ بھی پڑھ کر سنائے ورنہ سننے پر اکتفار کرے۔

۸ علم تجوید ہر قرأت اور ہر روایت کے لئے بنیاد ہے اسی لئے اس کے اکثر مسائل اتفاقی ہیں البتہ بعض مسائل میں اختلاف ہے تو اختلافی مسائل اس کتاب میں روایت

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حفص رحؒ کے موافق لکھے گئے ہیں (اور) چونکہ روایتِ حفص رحؒ کے ۲ طریق ہیں شاطبی(۱) اور جزری(۲) تو میں نے مسائل بطریقِ شاطبی لکھے ہیں اور طریقِ جزری کی زائد وجوہ کو سبق نمبر ۶۲ میں "اختلافِ شیخین" کے عنوان سے بیان کردیا ہے تاکہ دونوں طریق سے روایتِ حفص کی تکمیل ہوجائے۔

❾ روایتِ حفص، قراءۃ عاصم کا ایک مستقل جزو ہے جس کی باقاعدہ تعلیم و تکمیل ہوتی ہے اور قراءاتِ سبعہ و عشرہ کی طرح اس کی بھی مستقل و خصوصی سند دی جاتی ہے (لیکن) چونکہ کسی بھی قراءۃ کی تکمیل اس کی دونوں روایتوں کی تحصیل پر موقوف ہے اس لئے طلباء عزیز کو چاہئے کہ روایتِ حفص کے بعد کتاب التحفہ علی رِوَایَۃِ شعبہ (جو "تنشیط المبتدی" کے نام سے مشہور ہے) ضرور پڑھیں تاکہ قراءتِ عاصم کی تکمیل ہوجائے۔

❿ قراءۃ کلام اللہ شریف کی صحت اور حسن و خوبی کے لئے چار چیزیں ہیں جن کی رعایت سے قراءۃ صحیح و عمدہ ہوجاتی ہے اور اس میں بڑی حلاوت و لطف پیدا ہوجاتا ہے۔

① تجوید قرآنی:۔ اس میں چار چیزیں ہیں (۱) مخارج (۲) صفات لازمہ (۳) صفاتِ عارضہ (۴) جزئیات۔

② رعایتِ معانی:۔ اس میں بھی چار چیزیں ہیں (۱) وقف (۲) وصل (۳) ابتداء (۴) اعادہ

③ رسمِ عثمانی:۔ اس کی چار چیزیں نہایت ضروری ہیں۔ کلمات کے مقطوع(۱) و موصول(۲) اور تاء کے گول(۳) و مجرور(۴) ہونے کی پہچان

④ خوش الحانی:۔ اس میں کمال کے لئے چار چیزیں ہیں (۱) آواز خوبصورت ہونا۔ (۲) سانس مناسب ہونا (۳-۴) لہجہ عربی اور اس میں پختگی ہونا۔

ان چاروں میں اصل اور بنیادی چیز "تجوید" ہی ہے۔ اس کے بعد کی ۲ چیزیں تکملہ و تتمہ کی حیثیت رکھتی ہیں اور آخری چیز صرف حسن و زینت کے لئے ہے جس سے قراءۃ کا حسن دوبالا ہوجاتا ہے اور اس میں چار چاند لگ جاتے ہیں ؎

یا الٰہی کر عطا ہم کو تو قرآن سے شغف
اور تعلق سے قرت کے چار ہیں جو اس کے وصف
اولاً تجویدِ قرآن اور رعایتِ وقف(۲) و رسم(۳)
پھر لحن(۴) داؤد کا اے صاحبِ جود و کرم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۱ آخری سبق

اجرا مسائلِ تجوید کا بیان

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

مخارج ہمزہ کا مخرج شروع حلق/عین کا مخرج بیچ حلق/واؤ مدّہ کا مخرج ہونٹوں کے بیچ کا خلا/ذال کا مخرج زبان کی نوک اور ثنایا علیا کے کنارے/بار کا مخرج ہونٹوں کی تری کا آخری حصّہ/ہمزہ کا مخرج ابتدا حلق/لام کا مخرج زبان کا کنارہ اور ضاحک۔ ناب رباعی۔ ثنیہ کے مسوڑھے/ایضاً الف کا مخرج حلق کا خلا/ہا کا مخرج شروع حلق/میم کا مخرج ہونٹوں کی خشکی سے متصل (ہونٹوں کا) تر کنارہ/نون کا مخرج کنارۂ زبان اور ناب رباعی ثنیہ کے مسوڑھے/ہمزہ کا مخرج شروع حلق/لام کا مخرج کنارۂ زبان اور ضاحک۔ ناب۔ رباعی ثنیہ کے مسوڑھے/شین کا مخرج بیچ زبان اور محاذی اوپر کا تالو/یا غیر مدّہ کا مخرج بیچ زبان اور محاذی اوپر کا تالو/طا کا مخرج نوک زبان اور ثنایا علیا کی جڑیں/الف کا مخرج جوف حلق/نون کا مخرج کنارۂ زبان اور ناب۔ رباعی۔ ثنیہ کے مسوڑھے/ہمزہ کا مخرج شروع حلق/لام کا مخرج طرف لسان اور ضاحک۔ ناب۔ رباعی۔ ثنیہ کے مسوڑھے/را کا مخرج کنارۂ زبان مع سرا پشت اور ضاحک۔ ناب۔ رباعی۔ ثنیہ کے مسوڑھے/جیم کا مخرج وسط زبان اور محاذی اوپر کا تالو/یا مدّہ کا مخرج وسطِ زبان اور تالو کا خلا/میم کا مخرج ہونٹوں کی خشکی سے متصل تر کنارہ۔

صفاتِ لازمہ ہمزہ میں پانچ صفاتِ لازمہ ہیں اور پانچوں متضادہ ہیں۔ جہر۔ شدت استفال۔ انفتاح۔ اصمات۔

عین میں پانچ صفات لازمہ ہیں اور پانچوں متضادہ ہیں۔ جہر۔ توسط۔ استفال۔ انفتاح اصمات۔

واؤ مدّہ میں پانچ صفاتِ لازمہ ہیں اور پانچوں متضادہ ہیں۔ جہر۔ رخوت۔ استفال انفتاح۔ اصمات۔

ذال میں پانچ صفاتِ لازمہ ہیں اور پانچوں متضادہ ہیں۔ جہر۔ رخوت۔ استفال۔ انفتاح۔ اصمات

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بار میں چھ صفاتِ لازمہ ہیں پانچ متضادہ اور آخری غیر متضادہ ہے۔ جہر۔ شدت۔ استفال۔ انفتاح۔ اذلاق۔ قلقلہ لخ۔

صفاتِ عارضہ ”اَعُوْذُ“ کی واؤ مدہ میں مابعد سببِ مد (ہمزہ وسکون) نہ ہونے کی وجہ سے مداصلی ہے جس کی مقدار ایک الف ہے (لیکن اس کو قصر نہ کہیں گے)

”بِاللّٰہِ“ کے پہلے لام کا اپنے مُماثِل لام میں ادغام مثلین ہوگا۔ اور دونوں لام ماقبل کسرہ ہونے کی وجہ سے باریک پڑھے جائیں گے اور ماقبل لام مُرَقَّقَہ کی وجہ سے الف باریک پڑھا جائے گا اور الف میں مابعد سبب مد نہ ہونے کی وجہ سے مداصلی ہے جس کی مقدار ایک الف ہے۔

”اَلشَّیْطٰنِ“ کے لام تعریف کا اپنے مقارب شین میں ادغام متقاربین ہے اور الف میں مابعد سبب مد نہ ہونے کی وجہ سے مِداصلی ہے جس کی مقدار ایک الف ہے اور الف ماقبل حرف مفخم ہونے کی وجہ سے پُر پڑھا جائے گا۔

”الرَّجِیْمِ○“ کے لام تعریف کا اپنے مقارب را میں ادغام متقاربین ہے اور را مشدد مفتوح ہونے کی وجہ سے پُر ہوگی اور یا مدہ میں مابعد سکون وقفی کی وجہ سے مدِ عارض وقفی ہے جس کی مقدار طول توسط قصر تینوں ہیں لیکن طول اولیٰ ہے جس کی مقدار تین۳ یا پانچ۵ الف ہے پھر توسط جس کی مقدار دو۲ یا تین۳ الف ہے پھر قصر جس کی مقدار بالاتفاق ایک الف ہے اور میم پر کسرہ کی وجہ سے وقف بالاسکان کے علاوہ وقف بالروم بھی جائز ہے لیکن بحالت روم صرف قصر ہوگا۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

● مذکورہ بالا طریقہ پر تمام حرفوں کے مخارج بیان کئے جائیں مثلاً سین کا مخرج زبان کی نوک اور ثنایا کے کنارے۔ حا کا مخرج وسط حلق۔

● مذکورہ طریقہ پر تمام حرفوں کے صفاتِ لازمہ ذکر کئے جائیں مثلاً سین میں چھ صفات لازمہ ہیں جن میں پانچ متضادہ ہیں اور آخری غیر متضادہ۔ ہمس۔ رخوت۔ استفال۔ انفتاح۔ اصمات۔ صفیر۔

● ”بِسْمِ اللّٰہِ“ کے لام کا لام میں ادغام مثلین ہوگا اور لام ماقبل کسرہ کی وجہ سے باریک

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگا اور الف ماقبل حرف مرقق کی وجہ سے باریک ہوگا اور الف میں مابعد سبب مد نہ ہونے کی وجہ سے مداصلی ہے جس کی مقدار ایک الف ہے۔

"الرَّحْمٰنِ" کے لام کا اپنے مقارب را شمسیہ میں ادغام متقاربین ہے اور را مفتوح ہونے کی وجہ سے پُر ہوگی اور الف میں مابعد سبب مد نہ ہونے کی وجہ سے مداصلی ہے جس کی مقدار ایک الف ہے۔

"الرَّحِيْمِ" کے لام کا اپنے مقارب را شمسیہ میں ادغام متقاربین ہے اور را مفتوح ہونے کی وجہ سے پُر ہوگی اور یا مدہ میں مابعد سکون وقفی کی وجہ سے مدِ عارض ہے جس کی مقدار طول، توسط، قصر تینوں ہیں لیکن طول اولیٰ ہے پھر توسط پھر قصر مگر تینوں بیک وقت درست نہیں اور میم پر کسرہ کی وجہ سے وقف بالاسکان کے علاوہ وقف بالروم بھی جائز ہے لیکن بحالت روم مد نہ ہوگا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۙ

- حسبِ سابق تمام مخارج بیان کئے جائیں۔
- حسبِ سابق تمام صفات لازمہ بیان کی جائیں مثلاً دال میں چھ صفات لازمہ ہیں جن میں پانچ متضادہ اور آخری غیر متضادہ جہر۔ شدت۔ استفال۔ انفتاح۔ اصمات۔ قلقلہ
- "اَلْحَمْدُ" کے لام کا مابعد حرف قمری (ح) ہونے کی وجہ سے اظہار ہوگا۔ میم کا مابعد غیر باء و میم ہونے کی وجہ سے اظہار (شفوی) ہوگا۔

"لِلّٰهِ" لام کے مابعد حرف شمسی (لام) ہونے کی وجہ سے ادغام ہوگا اور لام کے ماقبل کسرہ ہونے کی وجہ سے مرقق ہوگا اور الف میں مابعد سبب مد نہ ہونے کی وجہ سے مدِ اصلی ہے جس کی مقدار ایک الف ہے۔

"رَبِّ" کی را مفتوح ہونے کی وجہ سے پُر ہوگی۔

"اَلْعٰلَمِيْنَ" کے لام کا مابعد حرف قمری (ع) ہونے کی وجہ سے اظہار ہوگا اور الف میں مابعد سببِ مد نہ ہونے کی وجہ سے مدِ اصلی ہے جس کی مقدار ایک الف ہے اور الف ماقبل حرفِ مرقق ہونے کی وجہ سے باریک ہوگا۔ یا مدہ میں مابعد سکون عارضی ہونے کی وجہ سے مدِ عارض ہوگا جس کی مقدار طول، توسط، قصر تینوں ہیں لیکن طول اولیٰ ہے

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پھر توسط پھر قصر۔ اور نون پر فتحہ ہونے کی وجہ سے صرف وقف بالاسکان ہوگا۔

اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۝

مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ۝

- حسبِ سابق تمام مخارج
- حسبِ سابق تمام صفاتِ لازمہ
- (۱) مدِ اصلی (۲) ادغام لام (۳) مدِ عارض (۴) وقف بالاسکان و بالروم

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ۝

- مخارج
- صفاتِ لازمہ
- (۱) مدِ اصلی (۲) مدِ اصلی (۳) مدِ عارض۔ اور نون پر ضمہ ہونے کی وجہ سے وقف بالاسکان وقف بالاشمام اور وقف بالروم تینوں جائز ہیں لیکن بحالتِ روم مد نہ ہوگا۔

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝

- مخارج
- صفاتِ لازمہ
- "اِهْدِنَا الصِّرَاطَ" کا الف مابعد سکون دوسرے کلمہ میں ہونے کی وجہ سے حذف ہوگا اور لام کا مابعد حرف شمسی (ص) ہونے کی وجہ سے ادغام ہوگا اور (ر) مفتوح ہونے کی وجہ سے پُر ہوگی اور الف میں مابعد سببِ مد نہ ہونے کی وجہ سے مدِ اصلی ہے جس کی مقدار ایک الف ہے لیکن اس کو قصر نہ کہا جائے گا اور الف ماقبل حرف مفخم ہونے کی وجہ سے پُر ہوگا۔

"الْمُسْتَقِیْمَ" کے لام کا مابعد حرف قمری (م) ہونے کی وجہ سے اظہار ہوگا اور یار مدہ میں مابعد سکون عارضی ہونے کی وجہ سے مدِ عارض ہوگا جس کی مقدار طول، توسط، قصر تینوں ہیں لیکن طول اولیٰ ہے پھر توسط پھر قصر لیکن تینوں بیک وقت جائز نہیں اور میم پر فتحہ ہونے کی وجہ سے صرف وقف بالاسکان ہوگا۔

صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِمْ ۙ

- مخارج۔
- صفاتِ لازمہ۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

● "صِرَاطَ" کی (ر) مفتوح ہونے کی وجہ سے پُر ہوگی اور الف میں مابعد سبب مدنہ ہونے کی وجہ سے مدِ اصلی ہوگا جس کی مقدار ایک الف ہے لیکن اس کو قصر نہ کہیں گے اور الف ماقبل را مفخّم ہونے کی وجہ سے پُر ہوگا۔

"الَّذِیْنَ" کے لام کا مابعد حرف شمسی (ل) ہونے کی وجہ سے ادغام ہوگا۔ اور یا مدہ میں مابعد سبب مدنہ ہونے کی وجہ سے مدِ اصلی ہوگا جس کی مقدار ایک الف ہے لیکن اس کو قصر نہ کہیں گے۔

"اَنْعَمْتَ" میں نون ساکن کے مابعد حرف حلقی (ع) ہونے کی وجہ سے اظہار (حلقی) ہوگا اور میم کے بعد حرف غیر با و میم (ت) ہونے کی وجہ سے اظہار (شفوی) ہوگا۔

"عَلَیْهِمْ" کی میم پر سکون اصلی ہونے کی وجہ سے وقف بالسکون ہوگا جس کو وقف بالاسکان نہ کہیں گے۔

غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ؑ

● مخارج

● صفاتِ لازمہ

● "الْمَغْضُوْبِ" کے لام کا مابعد حرف قمری (م) ہونے کی وجہ سے اظہار ہوگا اور واؤ میں مابعد سبب مدنہ ہونے کی وجہ سے مدِ اصلی ہوگا جس کی مقدار ایک الف ہے لیکن اس کو قصر نہ کہیں گے۔

"عَلَیْهِمْ" کے میم کا مابعد غیر میم و با ہونے کی وجہ سے اظہار (شفوی) ہوگا۔

"وَلَا الضَّآلِّیْنَ" کا پہلا الف مابعد سکون دوسرے کلمہ میں ہونے کی وجہ سے حذف ہوگا اور لام تعریف کا مابعد حرف شمسی (ض) ہونے کی وجہ سے ادغام ہوگا اور دوسرے الف میں مابعد تشدید کلمہ میں ہونے کی وجہ سے مدلازم کلمی مثقل ہوگا جس کی مقدار صرف طول (یعنی تین الف یا پانچ الف) ہے اور یا میں مابعد سکون عارض ہونے کی وجہ سے مدِ عارض ہوگا جس کی مقدار طول، توسط اور قصر تینوں ہیں لیکن تینوں بیک وقت جائز نہیں اور نون پر فتحہ ہونے کی وجہ سے صرف وقف بالاسکان ہوگا۔

التماس مندرجہ بالا طریقہ پر ہر طالب علم کو کم از کم الٓمّٓ سے پاؤ پارہ تک صفاتِ عارضہ کا اجراء ضرور کرایا جائے۔ اس کے بعد جہاں جہاں ضرورت محسوس ہو فقط

وَبِاللّٰهِ التَّوْفِیْقِ ❊ وَهُوَ خَیْرُ الرَّفِیْقِ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاتمہ

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے مدعا کے موافق علم تجوید اور اس کے متعلقات وغیرہ سے متعلق تمام مضامین پورے ہو چکے جو اردو دانوں کے لئے بہت کافی اور وافی ہیں۔

سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کا ارشادِ عالی ہے "اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃ"[1] یعنی دین نام ہے سرگرم خیر خواہی کا۔ اس لئے اب طلبہ عزیز کے لئے کچھ نصیحتیں لکھنے کا ارادہ ہے۔ اللہ تعالیٰ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؎

تیری رحمت سے الٰہی پائیں یہ رنگِ قبول
پھول کچھ میں نے چُنے ہیں ان کے دامن کیلئے

پہلی نصیحت (۱) سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص علم اس لئے حاصل کرتا ہے کہ اس سے دنیا کمائے وہ جنت کی خوشبو بھی نہیں سونگھ سکتا[2]۔ لہٰذا اپنی ساری محنت اور کارگذاری میں اللہ تعالیٰ کی رضا و خوشی مقصود رہے اور اگر کبھی کوئی نام وشہرت وغیرہ کا خیال بھی آجائے یا آگیا ہو تو اس کی استغفار وغیرہ سے اصلاح فرمالی جائے۔ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اخلاص کی توفیق عنایت فرمائے۔ آمین۔

کسی نے کیا ہی خوب کہا ہے ؎

مجھے خاک میں ملا کر میری خاک بھی اڑا دے
تیرے نام پر مرا ہوں مجھے کیا غرض نشان سے

دوسری نصیحت (۲) سیدنا رسولِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ دنیا میں تمھارے تین[3] باپ ہیں۔ ایک وہ جو تمھاری پیدائش کا سبب ہے، دوسرا وہ جس نے اپنی لڑکی تمھارے نکاح میں دی۔ تیسرا وہ جس سے تم نے دولتِ علم حاصل کی اور ان میں بہترین باپ تمھارا استاذ ہے[4]۔

نیز آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بوڑھے مسلمان اور عالم وحافظ قرآن۔ بادشاہ عادل اور استاذ کی عزت کرنا تعظیمِ خداوندی میں داخل ہے[5] لہٰذا زیادہ سے زیادہ استاذ کا ادب واحترام کیا جائے اور کسی وقت بھی کوئی بات یا حرکت ایسی سرزد نہ ہونی چاہئے جو ادب و

[1] مسلم شریف ۱۲ منہ [2] کتاب الاعتدال فی مراتب الرجال ۱۲ منہ [3] علم واخلاق کی باتیں ۱۲ منہ [4] ایضاً ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احترام کے خلاف ہو ؎

ادب تاجیست از فضلِ الٰہی
بنہ برسر برو ہرجا کہ خواہی

تیسری نصیحت ③ سیدنا رسولِ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساری رات خدمتِ نبویؐ میں رہتے تھے اور تہجّد کے وقت آپؐ کے لیے وضو کا پانی اور مسواک مصلّی وغیرہ رکھتے تھے ایک مرتبہ آپؐ نے ان کی خدمات سے خوش ہو کر فرمایا، مانگ کیا مانگتا ہے" انھوں نے عرض کیا یا رسول اللہ جنت میں آپ کی رفاقت۔ آپؐ نے فرمایا اچھا میری مدد کیجیو سجدوں کی کثرت سے[1] پتہ چلا کہ آدمی کی خدمت مخدوم کو دعا رگو بنا دیتی ہے اور استاذ کی دعا رو توجہ علمی سمندر عبور کرنے میں ایسی معاون ہوتی ہے جیسے کشتی کے لئے ہوائے موافق۔ یہ میرا تجربہ ہے۔

لہٰذا استاذ کی خدمت خاص کر جب کہ وہ بوڑھے، کمزور، بیمار یا معذور ہوں ضرور کرنی چاہئے البتہ جسمانی خدمت کی جوانی اور صحت میں نہ تو کوئی ضرورت ہوتی ہے اور نہ ہی مُحتاط اور اہلِ فراست اساتذۂ کرام اس کو پسند فرماتے ہیں خاص کر تنہائی میں ؎

کرو خدمت گذاری تم بڑوں کی
تاج پوشی چاہتے ہو گر سروں کی

چوتھی نصیحت ④ سیّدتنا اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدّیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ مکارمِ اخلاق دس چیزیں ہیں جن میں آپؐ نے آٹھویں چیز "ساتھی کا حق ادا کرنا" ارشاد فرمایا ہے۔[2] لہٰذا اپنے رفیقوں اور ساتھیوں کا احترام اور ان کے حقوق کا لحاظ کیا جائے۔ کسی طرح کی ان کو تکلیف نہ دے ان میں جو کمزور و غریب ہوں حسبِ استطاعت ان کی امداد کرے اور ان سے اگر کوتاہی یا نقصان ہو جائے یا اُن سے کوئی تکلیف پہنچے تو اس کو برداشت کرے ؎

لبِ شکوہ کو ہم سی لیتے ہیں
جس طرح جینا پڑے جی لیتے ہیں

---

[1] فضائل الاعمال المجلد الاول ۱۲ منہ [2] کذا فی آداب المتعلمین ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پانچویں نصیحت ⑤ سیدنا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے لَا یَمَسُّ الْقُرْاٰنَ اِلَّا طَاہِرٌ[1]۔ یعنی قرآن کو وہ شخص نہ چھوئے جو پاک نہ ہو۔ اسی بنا پر جمہور علماء امت کا اس پر اتفاق ہے کہ قرآن کریم کو ہاتھ لگانے کے لئے طہارت شرط ہے اُس کے خلاف گناہ ہے، ظاہری نجاست سے ہاتھ کا پاک ہونا باوضو ہونا اور حالتِ جنابت میں نہ ہونا سب اس میں داخل ہے[2]۔

علاّمہ زرنوجیؒ فرماتے ہیں کہ علم کی عظمتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ طالب علم کتاب کی بھی پوری پوری عزّت کرے اور کسی کتاب کو بغیر طہارت کے نہ چھوئے شمس الائمہ حلوانی کہتے تھے کہ ہم نے یہ علم صرف اس لئے حاصل کیا کہ ہم نے اس علم کی عظمت کو ہمیشہ باقی اور قائم رکھا میرا یہ حال تھا کہ کبھی کسی کتاب کو نہیں چھوتا تھا مگر باوضو۔ اور شمس الائمہ سرخسی کا تو یہ عالم تھا کہ باوجود ریاحی امراض کے وضو کے بغیر کتاب ہاتھ میں نہیں اٹھاتے تھے ایک بار مطالعہ کے دوران میں ان کو تقریباً سترہ بار وضو کرنا پڑا ۔

ہیں تقویٰ، طہارت بڑی نعمتیں
خدا کی عطا ہیں جسے بھی ملیں

مسئلہ: نابالغ پر وضو کرنا فرض نہیں لیکن عادت ڈالنے کے لئے وضو کرانا چاہیئے۔

چھٹی نصیحت ⑥ سیدنا رسولِ اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قرآن شریف سے تکیہ نہ لگاؤ[3] (کہ یہ خلافِ ادب ہے)۔ علاّمہ ابن حجرؒ نے لکھا ہے کہ قرآن پاک پر تکیہ لگانا۔ اس کی طرف پاؤں پھیلانا اس کی طرف پشت کرنا اس کو روندنا وغیرہ حرام ہے[4]۔ علاّمہ زرنوجیؒ فرماتے ہیں کہ طالب علم کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ کتاب کی جانب قطعًا پاؤں دراز نہ کرے اور تفسیر کی کتابوں کو بقیہ فنون کی کتابوں کے اوپر رکھنا چاہیئے۔ (پھر ان میں بھی ترتیب ہے کہ حدیث① کی کتابیں فقہ کی کتابوں کے اوپر، فقہ② کی کتابیں علم کلام کی کتابوں کے اوپر اور علم کلام③ کی کتابیں لغت④ وصرف ونحو کی کتابوں کے اوپر رکھی جائیں) اور کتاب پر کوئی دوسری چیز ہرگز نہ رکھی جائے شیخ الاسلام برہان الدینؒ فرماتے تھے کہ ایک شیخ کتاب کے اوپر دوات رکھنے کے عادی تھے تو ہمارے

---

[1] ابن کثیر ۱۲ [2] معارف القرآن المجلد الثامن ۱۲ منہ [3] یَا اَہْلَ الْقُرْاٰنِ لَا تَتَوَسَّدُوا الْقُرْاٰنَ الخ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان) ۱۲ منہ [4] فضائل القرآن ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شیخ نے ان سے کہا کہ تم اپنے علم سے ہرگز کچھ فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔[ا] لہٰذا قرآنِ پاک اور دینی کتابوں کا ادب و احترام کیا جائے ؎

از خدا خواہم توفیقِ ادب
بے ادب محروم گشت از فضلِ رب

ساتویں نصیحت ⑦ جاننا چاہئے کہ "تجوید" ایک مستقل علم بھی ہے اور فن بھی۔ کسی چیز کے صرف جاننے کو علم کہتے ہیں اور عملی طور پر اس پر عبور حاصل کرنے کو فن کہتے ہیں پانی پر کس طرح تیرا جاتا ہے یہ تھوڑی دیر میں معلوم ہو سکتا ہے لیکن جب تک کسی ماہر کی معیت میں سیکڑوں بار اس کی مشق نہ کی جائے مہارت حاصل نہیں ہو سکتی۔ تجوید کے مسائل وغیرہ کا جان لینا یہ علم تجوید ہے اور علم تجوید کے مطابق قرآن کریم کو پڑھنا یہ فن تجوید ہے جس پر عبور ماہر استاذ کی تعلیم و تربیت اور اس کے حکم و ہدایات کے مطابق عرصہ تک مشق و ریاض کرنے سے حاصل ہوتا ہے لہٰذا استاذ کامل کے سامنے مشق اور محنت کرنے کا جو موقع ملے اس کو بہت ہی غنیمت سمجھنا چاہئے۔ ؎

ہر وقت خوش کہ دست دہد مغتنم شمار
کس را وقوف نیست کہ انجام کار چیست

آٹھویں نصیحت ⑧ سید نا رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دو قبروں پر گذر ہوا، ارشاد فرمایا کہ ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے ایک کو چغل خوری کے جرم میں دوسرے کو پیشاب کی احتیاط نہ کرنے میں (کہ بدن کو اس سے بچاتا نہ تھا)، علامہ ابن حجر مکیؒ نے لکھا ہے کہ صحیح روایت میں آیا ہے کہ اکثر عذابِ قبر پیشاب کی وجہ سے ہوتا ہے[۲] لہٰذا استنجے کا اہتمام اشد ضروری ہے بہت سے طلبا اس بارے میں کوتاہی کر جاتے ہیں جو بہت بڑی کمی کی بات ہے۔ حضرات علمائے کرام نے پیشاب سے نہ بچنا گناہِ کبیرہ بتایا ہے مسلمانوں میں کتنے مہذب لوگ ہیں جو استنجا کرنے کو عیب سمجھتے ہیں اور بعض روشن دماغ اس کا مذاق اڑاتے ہیں اور کفار و ملحدین کی اتباع میں جانوروں کی طرح کھڑے ہو کر پیشاب کرنے کو تہذیب سمجھتے ہیں ؎

[ا] طریقۂ تعلیم ۱۲ منہ [۲] فضائل الذکر ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ترسم نہ رسی بکعبہ اے اعرابی
کیں رہ کہ تو می روی ترکستان است

نویں نصیحت ⑨

سیدنا رسولِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا تو یہ ارشاد فرمایا کہ اپنے آپ کو ناز و نعمت میں پرورش کرنے سے بچاتے رہنا اس لئے کہ اللہ کے نیک بندے ناز و نعمت میں لگنے والے نہیں ہوتے[1] حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بالوں میں روزانہ کنگھا کرنے سے منع فرمایا ہے[2] اس لئے طلبار قرآن وعلوم دینیہ کو پاکی وطہارت، اور سادگی کے ساتھ صفائی ستھرائی کا تو ضرور اہتمام کرنا چاہئے لیکن فیشن اور زیب و زینت سے بچنا چاہیے کیونکہ نفس اپنی شان و شوکت کا بڑا طالب ہوتا ہے اور ان چیزوں سے اس کو موقع ملتا ہے

نکر پر رکھ نفس کہ ہر دم نظر
رکھ قدم نہ ہرگز اس کی راہ پر

دسویں نصیحت ⑩

سیدنا رسولِ اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ کیا تجھے دین کی نہایت تقویت دینے والی چیز نہ بتاؤں جس سے تو دین و دنیا دونوں کی فلاح کو پہنچے وہ اللہ تعالیٰ کے یاد کرنے والوں کی مجلس ہے، اور جب تو تنہا ہوا کرے تو اپنے کو اللہ تعالیٰ کی یاد سے رَطْبُ اللِّسَان رکھا کر[3]

حضرت لقمان حکیم کی نصیحت ہے کہ بیٹا! صلحار کی مجلس میں بیٹھا کر اُس سے تو بھلائی کو پہنچے گا۔ اور اُن پر اگر کسی وقت اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہوئی تو تو بھی اس میں شریک ہوگا اور بُروں کی صحبت میں کبھی نہ بیٹھنا کہ ان کے پاس بیٹھنے سے کسی بھلائی کی توقع نہیں اور کسی وقت ان پر کوئی آفت نازل ہوئی تو تو بھی شریک ہو جائے گا[4] اس لئے بُرے لوگوں کی صحبت سے احتراز بہت زیادہ کرنا چاہئے اور اللہ والوں کی صحبت میں بیٹھنے کا اہتمام کرنا چاہئے کہ اُن کی صحبت نیک اعمال کی ترقی کا سبب ہوتی ہے اس لئے مدرسہ میں یا مدرسہ کے قریب کوئی صاحبِ تقویٰ، بزرگ ہوں تو روزانہ یا کم از کم ہر ہفتہ ان کی خدمت و صحبت میں بیٹھنے کا اہتمام کیا جائے ؎

---

[1] کذا فی المشکوٰۃ ۱۲ منہ [2] فضائل الصدقات بحوالہ ابوداؤد ۱۲ منہ [3] فضائل الاعمال المجلد الاول ۱۲
[4] کذا فی الاعتدال وغیرہ ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یک زمانہ صحبتے با اولیار
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریار

تنبیہ اس کی تحقیق اشد ضروری ہے کہ اولیار اللہ (یعنی اللہ والے) کون حضرات ہیں. اولیار ولی کی جمع ہے اور ولی ولایت سے ہے اور ولایت کے معنی قرب اور محبت کے ہیں پس ولی وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ سے محبت اور قرب ہو اور اس کی پہچان اتباعِ سنت ہے لہٰذا جو شخص سیدنا رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا پورا متبع ہو وہ حقیقۃً اللہ کا ولی ہے اور جو شخص سنت سے جس قدر دور ہو وہ قربِ الٰہی سے بھی اسی قدر دور ہے حضرات علمار کرام نے فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی محبت کا دعویٰ کرے اور سنتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مخالفت کرے وہ جھوٹا ہے[۱] اس لئے کہ قاعدۂ محبت ہے کہ جس سے کسی کو محبت ہوتی ہے اس کو محبوب کی ہر چیز سے محبت ہوتی ہے. ؎

أَمُرُّ عَلَى الدِّيَارِ دِيَارِ لَيْلَى
أُقَبِّلُ ذَا الْجِدَارَ وَ ذَا الْجِدَارَا

گیارہویں نصیحت (۱۱) سیدنا نبی اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جمعہ کی رات روشن رات ہے اور جمعہ کا دن چمک دار دن ہے نیز ارشاد ہے کہ جمعہ کا دن تمام دنوں کا سردار ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بڑا ہے اور وہ اللہ کے نزدیک عید الاضحیٰ و عید الفطر سے بڑا ہے[۲] حضرت امام شافعیؒ سے منقول ہے کہ پانچ[۵] راتیں دعا کی قبولیت کی ہیں جن میں ایک جمعہ کی رات بھی بیان فرمائی ہے. لہٰذا قدر کرنی چاہئے کہ ضروریات کے علاوہ جس قدر وقت ملے اس کو اچھے اور نیک کام میں گذارنا چاہئے اور غلط و فضول چیزوں سے بطورِ خاص بچنا چاہئے جیسے ٹی وی وغیرہ (جس کو میں روح کی ٹی بی کہتا ہوں) کہ آدمی کا ایک ایک لمحہ اور ایک ایک سانس قیمتی ہے ؎

تیرا ہر سانس نخلِ موسوی ہے
یہ جزر و مد جواہر کی لڑی ہے

بارہویں نصیحت (۱۲) سیدنا نبی اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ حسد سے بچو کیونکہ وہ نیکیوں کو اس طرح کھا جاتا ہے جیسے

---

[۱] کذا فی فضائل الاعمال وغیرہ ۱۲ منہ [۲] فضائل جمعہ ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگ لکڑی کو کھا جاتی ہے [1]۔ حضرات علماء امت نے فرمایا ہے کہ حسد باجماع الامت حرام ہے حسد کے حرام ہونے کی ایک سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے کچھ دیا ہے حکمت کے بغیر نہیں دیا ہے اب جو حسد کرنے والا چاہتا ہے کہ یہ نعمت فلاں شخص کے پاس نہ رہے تو درحقیقت یہ اللہ پر اعتراض ہے کہ اس نے اس کو کیوں نوازا اور حکمت کے خلاف اس کو اس حال میں کیوں رکھا ظاہر ہے کہ مخلوق کو خالق کے کام میں دخل دینے کا کچھ حق نہیں ہے اور نہ مخلوق اس لائق ہے کہ اس کو یہ حق دیا جائے [2]۔ دنیا میں حاسد کے لئے حسد ایک عذاب ہے جس کی آگ اس کے سینے میں بھڑکتی رہتی ہے اور جس سے حسد کیا ہے اس کا کچھ نہیں بگڑتا ہے

دَعِ الْحُسُوْدَ وَمَا يَلْقَاهُ مِنْ كَمَدِهٖ

كَفَاكَ مِنْهُ لَهِيْبُ النَّارِ فِيْ كَبِدِهٖ

تیرہویں نصیحت (۱۳)

سیدنا نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اَلْغِيْبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنٰی۔ یعنی غیبت زنا سے بھی سخت ہے صحابہ کرام نے عرض کیا کہ یہ کیسے؟ تو آپ نے فرمایا کہ ایک شخص زنا کرتا ہے پھر توبہ کر لیتا ہے تو اس کا گناہ معاف ہو جاتا ہے اور غیبت کرنے والے کا گناہ اس وقت تک معاف نہیں ہوتا جب تک وہ شخص معاف نہ کرے جس کی غیبت کی گئی ہے [3]۔ اس حدیث سے ثابت ہوا کہ غیبت ایک ایسا گناہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے حق کی بھی مخالفت ہے۔ اور بندے کا حق بھی ضائع ہوتا ہے اس لئے جس کی غیبت کی گئی ہے اُس سے معاف کرانا ضروری ہے خاص کر جب کہ صاحب غیبت کو اس کا علم ہو جائے۔

حضرت میمونؒ نے فرمایا کہ ایک روز خواب میں میں نے دیکھا کہ ایک زنگی کا مردہ جسم ہے اور کوئی کہنے والا ان کو مخاطب کر کے کہہ رہا ہے کہ اس کو کھاؤ میں نے کہا کہ اے خدا کے بندے میں اس کو کیوں کھاؤں تو اس شخص نے کہا اس لئے کہ تو نے فلاں شخص کے زنگی غلام کی غیبت کی ہے۔ میں نے کہا خدا کی قسم میں نے تو اس کے متعلق کوئی اچھی بُری بات کی ہی نہیں تو اُس شخص نے کہا ہاں لیکن تو نے اس کی غیبت سُنی تو ہے اور تو اس پر راضی رہا حضرت میمونؒ کا حال اس خواب کے بعد یہ ہو گیا کہ نہ خود کبھی کسی کی غیبت کرتے اور

---

[1] مشکوٰۃ شریف ۱۲ منہ [2] شرح اربعین نووی ۱۲ منہ [3] رواہ الترمذی و ابو داؤد ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہ کسی کو اپنی مجلس میں کسی کی غیبت کرنے دیتے تھے[1]۔ کیونکہ غیبت کا بقصد و اختیار سننا بھی ایسا ہی ہے جیسے خود غیبت کرنا۔ لہٰذا غیبت کے سننے سے بھی پورے طور پر اجتناب کرنا چاہیئے۔ اور سوچنا چاہیئے کہ جو آج آپ کے سامنے دوسرے کی غیبت کر رہا ہے کل کو وہ دوسرے کے سامنے آپ کی بھی غیبت کر سکتا ہے۔ ؎

اے چشمِ اشکبار ذرا دیکھ تو سہی
یہ گھر جو بہ رہا ہے کہیں تیرا گھر نہ ہو

چودہویں نصیحت ⑭

سیدنا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جنّت میں وہ شخص داخل نہیں ہو گا جس کے قلب میں رائی کے دانے کے برابر بھی کبر ہو گا۔ اور ایک حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جس کے قلب میں رائی کے دانہ کے برابر بھی کبر ہو گا اللہ تعالیٰ اس کو منہ کے بل جہنّم میں ڈال دے گا۔ حضرت وہب رحؒ فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے جب جنّتِ عدن کو پیدا کیا تو اس کی طرف توجہ فرما کر ارشاد فرمایا کہ تو ہر متکبر پر حرام ہے۔ حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے کہ جب بندہ تواضع اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا مرتبہ بلند فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں بلند ہو اور جب تکبر کرے اور اپنی حد سے بڑھے تو اللہ تعالیٰ اس کو گرا دیتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تو ذلیل ہو پھر وہ اپنی نگاہ میں تو بڑا ہوتا ہے اور لوگوں کے نزدیک ذلیل ہوتا ہے حتیٰ کہ لوگوں کی نگاہ میں سور سے بھی زیادہ ذلیل ہو جاتا ہے[2]۔ لہٰذا تواضع و انکساری کو اپنا شعار بنایا جائے اور اس مہلک مرض "تکبر" سے بہت ہی زیادہ بچنے کی کوشش کی جائے کہ نفس کو اپنی تعلّی مرغوب ہوتی ہے وہ اپنی رفعتِ شان اور بڑائی کا ازحد خواہاں ہوتا ہے اور یہی تمام برائیوں اور دنیا و آخرت کی روسیاہی کی جڑ ہے[3]۔ اللہ تعالیٰ میری آپ کی اور سب کی اس مرض سے حفاظت فرمائے۔ آمین۔ ؎

دہر میں سر سرکش و مغرور کو
ایک دن نیچا دکھاتا ہے خدا

پندرہویں نصیحت ⑮

سیدنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ مسلمان بھائی کو حقیر نہ سمجھے[4]۔ لہٰذا معلوم ہونا چاہیئے کہ جس طرح تجوید حاصل نہ کرنا غلطی ہے اسی طرح یہ بھی غلط ہے کہ تجوید پڑھ لینے کے بعد

---

[1] معارف القرآن المجلد الثامن ۱۲ منہ [2] شریعت و طریقت ۱۲ منہ [3] ایضاً ۱۲ منہ [4] شرح اربعین نووی ۱۲

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسروں کو حقیر سمجھا جائے یا اُن کی نمازوں کو فاسد جانا جائے اس لیے کہ نماز کے فاسد ہونے نہ ہونے کا حکم لگانا یہ اُن حضراتِ علمائے کرام کا منصب ہے جو تجوید کو ضروری قرار دینے کے ساتھ فقہ پر بھی نظر رکھتے ہیں نہ کہ صرف مجوّد یا وہ عالمِ دین جو تجوید سے واقف نہ ہوں باقی عُجب اور خود پسندی وغیرہ جیسی مہلک بیماریوں سے بچنا تو ہر شخص کے لئے ضروری ہے ؎

عُجب میں وہ نہیں رہتے جو کامل ہوں کسی فن میں
چھلک جاتا ہے پانی قاعدہ ہے اوچھے برتن میں

سولھویں نصیحت (۱۶)

سیدنا حضورِ اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ تمھیں نماز، روزہ، صدقہ وغیرہ سب سے افضل چیز بتلاؤں صحابہؓ نے عرض کیا ضرور حضورؐ نے فرمایا کہ آپس کا سلوک سب سے افضل ہے اور آپس کی لڑائی دین کو مونڈنے والی ہے یعنی جیسے اُسترے سے سر کے بال ایک دم صاف ہو جاتے ہیں آپس کی لڑائی سے دین بھی اسی طرح صاف ہو جاتا ہے نیز آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی سے تین دن سے زیادہ چھوٹ چھٹا دُر کھا اگر اسی حالت میں مر گیا تو سیدھا جہنم میں جاوے گا۔ ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ ہر پیر و جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ کی حضوری میں بندوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں اللہ جل شانہٗ کی رحمت سے (نیک اعمال کی بدولت) مشرکوں کے علاوہ اوروں کی مغفرت ہوتی رہتی ہے مگر جن دو میں جھگڑا ہوتا ہے ان کی مغفرت کے متعلق ارشاد ہوتا ہے کہ ان کو چھوڑے رکھو جب تک صلح نہ ہو جائے۔ ایک جگہ ارشاد ہے کہ تین شخص ہیں جن کی نماز قبولیت کے لئے ان کے سر سے ایک بالشت بھی اوپر نہیں جاتی جن میں آپس کے لڑنے والے بھی فرمائے ہیں[۱]۔ لہٰذا جھگڑے فساد اور آپس کے اختلاف و افتراق سے بہت بچنا چاہیئے۔

حضرت شیخ الحدیث صاحب علیہ الرحمۃ[۲] فرماتے ہیں کہ دنیادار دین سے بے خبر لوگوں کا کیا ذکر جب کہ بہت سی لمبی لمبی تسبیحیں پڑھنے والے دین کے دعوے دار بھی ہر وقت آپس کی لڑائی میں مبتلا رہتے ہیں (یہ حضرات) اول حضورؐ کے ارشاد کو غور سے دیکھیں اور پھر اپنے اس دین کی فکر کریں جس کے گھمنڈ میں صلح کے لئے جھکنے کی توفیق نہیں ہوتی۔ آج

[۱] فضائلِ رمضان ۲۱ ملخصہ [۲] یعنی سیدی و مرشدی حضرت اقدس مولانا محمد زکریا صاحب مہاجر مدنی متوفی سنہ ۱۴۰۲ ہجری

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ لوگ جو ہر وقت دوسروں کا وقار گھٹانے کی فکر میں رہتے ہیں تنہائی میں بیٹھ کر غور کریں کہ خود وہ اپنے وقار کو کتنا صدمہ پہنچا رہے ہیں اور اپنی ان ناپاک اور کمینہ حرکتوں سے اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں کتنے ذلیل ہو رہے ہیں اور پھر دنیا کی ذلت بدیہی ہے

کہنا پڑا مجھے پئے الزام پند گو
وہ ماجرا جو قابل شرح و بیاں نہیں

سترہویں نصیحت (۱۷) نصاب کی تکمیل اور سندِ فراغت کی مثال بچہ کے دودھ چھڑانے کی سی ہے کہ شیر خواری تو ختم ہو گئی لیکن ابھی ناسمجھی کم سنی ہے جس میں عرصہ تک بڑوں کی نگرانی اور سرپرستی کی ضرورت ہے اس لیے فراغت کے بعد بھی اپنے اساتذہ کرام سے تعلق اور ان کی خدمت میں حاضر ہو کر کچھ نہ کچھ سننے سنانے کا سلسلہ ضرور قائم رکھئے۔ یومیہ نہ ہو تو ہفتہ وارانہ ہی سہی اور بفرض محال اُن کی صحبت و قربت حاصل نہ ہو تو کم از کم خط و کتابت کے ذریعے ہی ان سے تعلق و وابستگی رکھئے کہ اس صورت میں آپ بظاہر تو مہجور رہوں گے لیکن معنوی طور پر ان شاء اللہ قرب سے مسرور رہوں گے ہے

گو تھے اُویس دور مگر ہو گئے قریب
ابوجہل قریب تھا مگر دور ہو گیا

اٹھارویں نصیحت (۱۸) عربی کا مقولہ ہے اَلْعِلْمُ لَا يَنْضَبِطُ اِلَّا بِالدَّرْسِ یعنی علم قابو میں نہیں رہتا تاوقتیکہ مسلسل پڑھنا جاری نہ رکھا جائے لہٰذا پڑھی ہوئی کتابوں کی نگرانی تو ضروری ہے ہی اس کے علاوہ دوسری کتابوں کا مطالعہ بھی اہتمام سے کیا جائے اور مطالعہ پوری توجہ غور و خوض سے کیا جائے نیز کتاب کی ضروری اور خاص باتیں اخذ کر کے ان کو زبانی یاد کیا جائے۔

حضرت امام غزالیؒ کسی جنگل سے گذر رہے تھے کہ اُن کو ڈاکو مل گئے ڈاکوؤں کو جب آپ سے کچھ نہ مل سکا تو آپ کی کتابوں کا بستہ ہی چھین لیا۔ امام صاحبؒ کو بہت افسوس ہوا کہ کوئی بات کتاب میں دیکھنے کی ضرورت ہوئی تو کیا کروں گا آخر کار نہایت عاجزی سے التجا کی کہ میرا بستہ مجھے دے دو آپ کو اس سے کچھ فائدہ نہ ہوگا لیکن میرے بڑے کام کی چیز ہے ان کتابوں کے بغیر میرا کام نہیں چل سکتا۔ ڈاکو آپ کی عاجزی سے متاثر ہو گئے اور یہ کہہ کر بستہ واپس دے دیا کہ ایسے علم سے کیا فائدہ کہ جب کتابیں جاتی رہیں تو آدمی کو کچھ بھی

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یاد نہ رہے امام صاحب پر اس بات کا اتنا اثر ہوا کہ آئندہ آپ تمام کتابوں کی ضروری باتیں حفظ کر لیتے ؎۱

صاحبِ الفاظ کو دفتر سے بھی سیری نہیں
صاحبِ معنیٰ کو صرف اک لفظ کافی ہو گیا

انیسویں نصیحت (۱۹) سیدنا حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "قرآن شریف کی خبر گیری کیا کرو قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ قرآن پاک جلد نکل جانے والا ہے سینوں سے بہ نسبت اونٹ کے اپنی رسیوں سے ؎۲" یعنی آدمی اگر جانور کی حفاظت سے غافل ہو جاوے اور وہ رسی سے نکل جاوے تو بھاگ جاوے گا اسی طرح اگر کلام پاک کی حفاظت نہ کی جاوے تو وہ بھی یاد نہیں رہے گا اور بھول جاوے گا جس پر بڑی سخت وعیدیں آئی ہیں حضورؐ کا ارشاد ہے کہ مجھ پر اُمت کے گناہ پیش کئے گئے ہیں نے اس سے بڑھ کر کوئی گناہ نہیں پایا کہ کوئی شخص قرآن شریف پڑھ کر بھلا دے لہٰذا ضروری ہے کہ روزانہ تلاوتِ قرآن کا اہتمام کیا جائے اور زیادہ سے زیادہ مقدار میں اس کو پڑھنے کا معمول بنالیا جائے۔ ایک جگہ ارشادِ نبوی ہے کہ جو شخص قرآن شریف پڑھ کر بھلا دے قیامت کے دن اللہ کے دربار میں کوڑھی حاضر ہو گا۔ ؎۳ اَللّٰھُمَّ احْفَظْنَا مِنْهُ ؎

وہ مایوس تمنا کیوں نہ سوئے آسماں دیکھے
کہ جو منزل بمنزل اپنی محنت رائیگاں دیکھے

اس کے بالمقابل بعض احادیث شریفہ میں آیا ہے کہ "جو شخص قرآن یاد کرتا ہوا اور اس میں محنت اور مشقت برداشت کرتا ہوا مر جائے تو وہ حفاظ کی جماعت میں شمار ہو گا ؎۴"

واقعی اللہ تعالیٰ کے یہاں عطا میں کوئی کمی نہیں، کوئی لینے والا ہو ؎

تو وہ داتا ہے کہ دینے کے لئے
در تری رحمت کے ہیں ہر دم کھلے

بیسویں نصیحت (۲۰) سیدنا آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ق اتلُوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ مِنْ آنَاءِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ یعنی قرآن

؎۱ علم واخلاق کی باتیں ۱۲ منہ ؎۲ بخاری ومسلم ۱۲ منہ ؎۳ فضائل القرآن ۱۲ منہ ؎۴ ایضا ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تلاوت شب و روز ایسی کرو جیسا کہ اس کا حق ہے یعنی کثرت سے اس کے آداب کی رعایت کرتے ہوئے تلاوت کرو جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ ربّ العزت سے بندہ کا تعلق دو۲ طرح کا ہے۔

● ایک تعلق تو عُبدِیّتُ اور بندگی کا۔ کہ وہ پاک ذات ہماری خالق معبود اور حاکم ہے

● دوسرا تعلق محبت اور فریفتگی کا ہے۔ کہ وہ پاک ذات ہماری مربّی و محسن ہے اور حسن و جمال اور کمالات کے تمام اوصاف بدرجۂ اتم اس میں موجود ہیں۔ ادھر انسان کے اندر فطری طور پر پیار و محبت کا مادّہ موجود ہے[1] کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

ترے فراق میں جینا بشر کا کام نہیں
ہزار شکر کہ اس عمر کو دوام نہیں

پس ان دونوں تعلقوں کو مُستحضر رکھ کر تلاوت کی جائے یعنی جس عزت و عظمت سے بادشاہ کا فرمان اور جس شوق و محبت سے محبوب کا کلام پڑھا جاتا ہے اسی طرح کلام اللہ شریف کی تلاوت کرنی چاہئے۔ اور تلاوت کے آداب حسبِ ذیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان آداب پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

آدابِ تلاوتِ قرآن پاک

① مسواک اور وضو کے بعد یک سوئی کی جگہ پورے ادب و احترام اور تواضع کے ساتھ قبلہ رُخ بیٹھے۔

② قرآن شریف کو رحل یا تکیہ وغیرہ کسی اونچی چیز پر رکھے۔

③ نہایت حضورِ قلب اور خشوع کے ساتھ اس طرح پڑھے کہ گویا حق تعالیٰ شانہٗ کو سنا رہا ہے

www.KitaboSunnat.com

④ اگر یاد کرنا مقصود نہ ہو تو پڑھنے میں جلدی نہ کرے۔

⑤ دل کو وسوسوں اور خطرات سے پاک رکھے۔

⑥ دورانِ قرأۃ اگر جمائی آجائے تو رُک جائے۔

⑦ قرآن مجید کی عظمت دل میں رکھے کہ کیسا عالی مرتبہ کلام ہے۔

---

[1] کذا فی فضائل الحج ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

⑧ اللہ تعالیٰ کی علوشان اور رفعت وکبریائی کو دل میں رکھے کہ جس کا کلام ہے۔
⑨ کانوں کو اس قدر متوجہ کرے کہ گویا حق تعالیٰ شانہ کلام فرما رہا ہے اور یہ سن رہا ہے
⑩ تجوید کی رعایت کرتے ہوئے خوش الحانی سے پڑھے کہ بہت سی احادیث میں اس کی تاکید آئی ہے۔
⑪ جس آیت میں اللہ تعالیٰ کی رحمت، مغفرت، جنّت اور فضل وغیرہ کا ذکر آئے اللہ تعالیٰ سے ان چیزوں کی طلب میں دعا کرے۔ اور جہاں اللہ کے غضب، عذاب، نار، جہنّم وغیرہ کا تذکرہ آئے وہاں اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے۔ ؎
⑫ جب سیدنا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا نام مبارک "محمّد" آئے تو درود شریف پڑھے۔
⑬ تلاوت کے دوران کسی سے بات نہ کرے اور اگر کوئی ضرورت ہی پیش آجائے تو کلام پاک بند کر کے بات کرے (اور اس کے بعد استعاذہ پڑھ کر قرأۃ شروع کرے)
⑭ اگر ریار کا احتمال ہو یا کسی مسلمان کی تکلیف وحرج کا اندیشہ ہو یا مجمع میں لوگ اپنے دینی یا دنیوی کام میں مشغول ہوں تو آہستہ پڑھے ورنہ آواز سے قرأۃ کرنا افضل ہے۔
⑮ اگر تلاوت میں خود سے رونا نہ آئے تو رونے کی کوشش کرے اگرچہ بہ تکلف ہی کیوں نہ ہو؎

وَاَحْسَنُ حَالَاتِ الْغَرَامِ لِمُغْرَمٍ
شِکْوَی الْھَوٰی بِالْمَدْمَعِ الْمُھْرَاقِ

اکیسویں نصیحت (۲۱)

سیدنا رسولِ عربی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جب ابنِ آدم سجدہ کی آیت پڑھتا ہے (اور سجدۂ تلاوت کرتا ہے) تو شیطان ہٹ جاتا ہے اور رو کر کہتا ہے کہ ہائے میری بربادی، ابنِ آدم کو سجدہ کا حکم ہوا اس نے سجدہ کیا اس کے لئے جنّت ہے اور مجھے حکم ہوا میں نے انکار کیا میرے لیے جہنّم ہے۔ ؎

؎ یعنی آیاتِ وعد ورحمت پر دعا کرے اور آیاتِ عذاب ووعید پر پناہ مانگے نیز آیات تنزیہ وتقدیس پر سبحان اللہ کہے ۱۲
؎ ماخوذ از "فضائل القرآن" بتغیر یسیر واضافۂ قلیل ۱۲ منہ ؎ کذافی تعلیقات مالکیہ بحوالہ مسلم شریف ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآن شریف میں کل سجدے چودہ[۱۴] ہیں (اگرچہ لکھے ہوئے قرآن کے حاشیہ پر پندرہ[۱۵] ہیں) اور حضرت امام مالک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نزدیک گیارہ[۱۱] سجدے ہیں کیونکہ سورۃ النجم[۱]، سورۃ الانشقاق[۲] اور سورۃ العلق[۳] میں ان کے نزدیک سجدہ نہیں ہے پھر چودہ[۱۴] سجدوں میں بھی یہ اختلاف ہے کہ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک سورہ صٓ والا سجدہ ہے اور سورۃ الحج کا آخری سجدہ نہیں ہے اور حضرت امام شافعیؒ اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک سورۃ الحج کا آخری سجدہ ہے اور سورۃ صٓ والا سجدہ نہیں ہے

حضرات احناف کے یہاں تلاوت کے سجدے واجب ہیں پڑھنے والے پر بھی اور سننے والے پر بھی لہٰذا اگر کوئی سجدہ تلاوت چھوٹ گیا تو اس کی قضا ضروری ہے ورنہ چھوڑنے والا گنہگار ہوگا۔ حضرت امام ابوحنیفہؒ کے علاوہ باقی حضراتِ ائمہ کرام علیہم الرحمۃ کے نزدیک تلاوت کے سجدے سُنّت ہیں۔ ان سجدوں کے شمار اور مقامات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نقشہ سجود تلاوت

شمار	آیات سجدہ	نام سورۃ	نمبر آیت	اسماء ائمہ کرام
۱	إِنَّ الَّذِينَ عِندَ رَبِّكَ ... وَلَهُ يَسْجُدُونَ ۝	اعراف	۲۰۶	ائمہ اربعہ
۲	وَلِلَّهِ يَسْجُدُ ... وَظِلَالُهُم بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ ۝	رعد	۱۰	"
۳	وَلِلَّهِ يَسْجُدُ ... وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ ۝	نحل	۵۰	"
۴	قُلْ آمِنُوا بِهِ ... وَيَزِيدُهُمْ خُشُوعًا ۝	بنی اسرائیل	۱۰۹	"
۵	أُولَٰئِكَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم ... خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا ۝	مریم	۵۸	"
۶	أَلَمْ تَرَ أَنَّ اللَّهَ يَسْجُدُ ... إِنَّ اللَّهَ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ ۝	حج	۱۸	"
●	يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ... لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝	حج	۷۷	امام شافعیؒ و امام احمدؒ
۷	وَإِذَا قِيلَ لَهُمُ اسْجُدُوا ... وَزَادَهُمْ نُفُورًا ۝	فرقان	۶۰	ائمہ اربعہ
۸	أَلَّا يَسْجُدُوا لِلَّهِ ... هُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ ۝	نمل	۲۶	"
۹	إِنَّمَا يُؤْمِنُ بِآيَاتِنَا ... وَهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۝	سجدہ	۱۵	"
۱۰	قَالَ لَقَدْ ظَلَمَكَ ... وَحُسْنَ مَآبٍ ۝	صٓ	۲۵	امام اعظمؒ و امام مالکؒ
۱۱	وَمِنْ آيَاتِهِ ... وَاسْجُدُوا لِلَّهِ ... وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ ۝	حم سجدہ	۳۸	ائمہ اربعہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۱۲	فَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ وَاعْبُدُوْا ۝	نجم	۶۲	علاوہ امام مالکؒ
۱۳	وَاِذَا قُرِیَٔ عَلَیْھِمُ الْقُرْاٰنُ لَا یَسْجُدُوْنَ ۝	انشقاق	۲۱	"
۱۴	لَا تُطِعْہُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝	علق	۱۹	"

مسئلۃ: حضرت امام شافعیؒ کے نزدیک سجدہ نمبر گیارہ لَا یَسْئَمُوْنَ ۝ کے بجائے تَعْبُدُوْنَ ۝ پر ہے[1]

مسئلۃ: اگرچہ احناف کے یہاں سورہ حج کا آخری سجدہ نہیں ہے لیکن احتیاطاً کرلینا چاہئے[2] اور اگر شافعی یا حنبلی امام کی اقتدا میں ہے تو اس کی متابعت میں مقتدی پر سجدہ واجب ہے۔

بائیسویں نصیحت (۲۲)

سیدنا حبیب کبریا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا۔ یعنی میں تو معلم بنا کر بھیجا گیا ہوں اور یہ ظاہر ہے کہ جب آپ کا مقصد وجود معلم ہوتا ہے تو آپ کی اُمت کا مقصدِ وجود متعلم اور طالب علم ہونا لازم ہوگیا اس لئے ہر مسلمان مرد و عورت کو بحیثیت مسلمان ہونے کے ایک طالب علم ہونا چاہئے جس کو تعلیمات رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی لگن ہو۔[3] حفظ قرآن اور تجوید قرأۃ کے بعد علوم قرآن و سُنت بھی پڑھنے کی ضرور کوشش کرنا چاہیے اگر مکمل تحصیل اور اس میں مہارت کیلئے ہمت و فرصت نہیں ہے تو کم از کم بقدر ضرورت علم دین حاصل کرنا تو ہر شخص کے لئے ضروری ہے اگر پورے طور پر وقت نہیں ہے تو روزانہ دو ایک گھنٹے ہی اس کے لئے متعین کرلینے چاہئیں

چو شمع از پئے علم باید گداخت
کہ بے علم نتواں خدا را شناخت

تیئیسویں نصیحت (۲۳)

سیدنا خاتم الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن آدمی کے دونوں قدم (محاسبہ کی جگہ سے) اس وقت تک نہیں ہٹ سکتے جب تک پانچ چیزوں کا مطالبہ نہ ہوجائے اور ان کا معقول جواب نہ ملے۔ اپنی (۱) عمر کس کام میں خرچ کی۔ اپنی (۲) جوانی کس کام میں خرچ کی۔ مال (۳) کہاں سے کمایا اور کہاں (۴) خرچ کیا اور اپنے علم (۵) پر کیا عمل کیا۔[4] ایک حدیث میں وارد ہے کہ بدکار قرّاء کی طرف عذاب جہنم زیادہ سرعت سے چلے گا وہ اس پر تعجب کریں گے کہ بت پرستوں سے

---

[1] ایضاً ۱۲ منہ [2] کذا فی عمدۃ الرعایۃ از حضرت مولانا عبدالحئیؒ ۱۲ منہ [3] معارف القرآن جلد اول ۱۲ منہ [4] فضائل الصدقات ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھی پہلے اُن کو عذاب دیا جاتا ہے تو جواب ملے گا کہ جاننے کے باوجود کسی جُرم کا کرنا انجان ہوکر کرنے کے برابر نہیں ہوسکتا۔[1] اس لئے علم دین کی تحصیل کے ساتھ ساتھ اپنے عقائد اور اخلاق واعمال کی اصلاح بھی نہایت ضروری ہے۔ انسان کو جو تمام مخلوقات کا اشرف وحاکم اور مخدوم کہا گیا ہے اس کی وجہ اس کا اخلاقی و عملی کمال ہی ہے ؎

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

چوبیسویں نصیحت (۲۴)

سیدنا فخر الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص جس قوم سے تشبہ اختیار کرتا ہے وہ انھیں میں سے ہے لہٰذا اپنی وضع قطع، عادت واطوار میں اہل صلاح وتقویٰ کی مشابہت اختیار کی جائے کہ آپ کا چہرہ داڑھی سے مزین ہو لباس سُنّت کے موافق ہو، رفتار وگفتار، نشست وبرخاست وغیرہ سب میں پاس شریعت اور سیدنا حضور اقدس ﷺ کا اتباع ہو کہ دنیا اور آخرت کی کامیابی وکامرانی اللہ رب العزت اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اتباع میں ہے ؎

خلاف پیمبر کسے رہ گزید
کہ ہرگز بمنزل نخواہد رسید

پچیسویں نصیحت (۲۵)

سیدنا رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جو شخص قرآن شریف کو حاصل کرے اور کسی دوسرے شخص کو جو کوئی اور چیز عطا کیا گیا ہو اپنے سے افضل سمجھے تو اس نے حق تعالیٰ شانہٗ کے اس انعام کی جو اپنے کلام پاک کی وجہ سے اس پر فرمایا ہے تحقیر کی ہے۔ اور ظاہر بات ہے کہ جب کلام الٰہی سب کلاموں سے افضل ہے جیسا کہ احادیث میں آیا ہے تو اس کا پڑھنا، پڑھانا یقیناً سب چیزوں سے افضل ہونا ہی چاہیے لہٰذا حامل قرآن کو اس بات کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیے اور کسی بھی دنیاوی چیز سے متاثر ہوکر کسی احساس کمتری کا شکار ہرگز نہ ہونا چاہئے۔ کیونکہ دنیا کا بڑے سے بڑا اشرف وکمال قرآن شریف کے برابر نہیں ہوسکتا چہ جائیکہ اس سے افضل۔

دنیاوی علوم کی ڈگریاں، سرکاری نوکریاں، عمدہ بلڈنگیں اور گاڑیاں، مال و

---

[1] فضائل التبلیغ ۱۲ منہ ؎ جو حضرت سعید بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلاً منقول ہے (فضائل قرآن) ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

متاع کی کنجیاں، حکومت وسلطنت اور عہدوں کی کرسیاں حشمت وجلال حاصل کرنے کی کارروائیاں۔ یہ تمام کی تمام چیزیں عارضی اور فنا ہو جانے والی ہیں جب کہ قرآن کریم کا شرف وکمال ہمیشہ باقی رہنے والا ہے ؎

دیباچۂ ماتم کو مسرت نہیں کہتے
جس چیز کو فنا ہو اسے نعمت نہیں کہتے

چھبیسویں نصیحت (۲۶) خلیفۂ رسول حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ کا ارشاد ہے اَمَرَكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَقْرَءُوا الْقُرْاٰنَ كَمَا عُلِّمْتُمْ[۱] یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تم کو حکم دیا ہے کہ قرآن کو اسی طرح پڑھو جس طرح تم کو سکھایا گیا ہے۔ کیونکہ قرآن شریف کے حروف کی ادائیگی ایک حالت اور کیفیت کا نام ہے جو مُنَزَّلٌ مِنَ اللّٰهِ ہے

لہٰذا ہر قاری کے لئے ضروری ہے کہ وہ قراءت کلام اللہ میں اپنے معتبر اساتذہ کا اتباع کرے جس طرح وہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بذریعہ حضرات صحابہؓ وتابعینؒ وغیرہم سلسلہ بسلسلہ منقول وثابت ہے! لوگوں کی دیکھا دیکھی یا کسی طعن وتشنیع کے خوف سے اپنے مستند ومعتبر اساتذہ کی صحیح تعلیم وتلقین سے ہرگز نہ ہٹنا چاہئے ؎

بے وفا سمجھیں تمھیں اہل حرم اس سے بچو
دیر والے کج ادا کہہ دیں یہ بدنامی بھلی

اظہار تأسف حضرت رسولِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ سے لیکر آج تک ہر زمانہ میں تمام مستند قراء، علماء کرام اور حضرات محققین کا قرآنی حرکات (زبر، زیر، پیش) کو معروف ادا کرنے پر اتفاق اور عمل رہا ہے اور دوسری کیفیات ادا کی طرح یہ بھی اپنی صحت ادائیگی کے ساتھ بلاانکار تواتر کے ساتھ سلسلہ بسلسلہ منقول ہوتی چلی آرہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا وعدہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ○ کہ بے شک ہم ہی نے قرآن نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔ اور سیدنا رسول اطہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد لَا تَجْتَمِعُ اُمَّتِيْ عَلَى الضَّلَالَةِ[۲] کہ میری امت گمراہی پر

---

۱ شرح سبعہ قراآت ۱۲ منہ ۲ الورقات بحوالہ طبرانی ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جمع نہ ہوگی۔ اس بات کی تائید کرتا ہے کہ حرکات کی یہ ادا جس پر علماء محققین اور قراء و مجوّدین کا عمل ہے حق اور بالکل حق ہے جس کے انکار کی کوئی دیانتدار اور صَحِیْحُ الْعَقْلِ شخص ایک لمحہ کے لئے جرأت نہیں کر سکتا مگر افسوس کہ پاکستان میں کسی نے رسالہ "کَشْفُ الْعُقُوْلِ لِتَحْقِیْقِ الْمَجْهُوْلِ" لکھا ہے جس میں یہ ظاہر اور ثابت کرنے کی مذموم کوشش کی گئی ہے کہ حرکات اور حروفِ لین کا صحیح تلفظ مجہول ہے اور ان کو معروف پڑھنا صحیح نہیں۔

ظاہر ہے کہ مذکورہ رسالہ کا لکھنا فتنہ وفساد کا باعث، اجماعِ امت کی مخالفت، کلام اللہ شریف کی صحیح و حق اور متواتر کیفیتِ ادا کا انکار اور اللہ تعالیٰ کے مذکورہ بالا وعدہ اِنَّا نَحْنُ الخ کی تکذیب ہے اس لئے پاکستان ہی میں اس رسالہ کے جواب اور تردید میں رسالہ "تَنْبِیْهُ الْمَجْهُوْلِ لِتَحْقِیْقِ الْمَعْرُوْفِ" لکھا گیا ہے جس میں تیئیس ۲۳ دلیلوں اور معتبر کتابوں کے حوالوں سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ حرکات کا صحیح اور منقول تلفظ وہی ہے جو قراء حضرات کا ہے یعنی معروف ادا کرنا۔

رسالہ کشف العقول کے مؤلف پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ سے توبہ واستغفار کریں ورنہ بقول صاحب الکمال حَفِظَهُ اللّٰهُ تعالیٰ کفر کا اندیشہ[1] ہے اور ساتھ ہی اپنی اس غلطی سے رجوع کرنے کا اعلان بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ میری آپ کی اور ہر مسلمان کی زلّہ اقدام سے حفاظت فرمائے اور سب کو حُسنِ خاتمہ کی دولت سے نوازے آمین۔

نظم

عشقِ قرآن کی شمع تو کرلے روشن قلب میں
بعد مرنے کے قبر میں بھی اُجالا ہوئے گا

پڑھ تو راتوں میں اسے اپنے خدا کے سامنے
اپنی روشن قبر میں دولہن کے مثل سوئے گا

یہ امانت ہے خدا کی جس میں جائز ہے نہیں
کوئی تغیر کوئی تبدل جیسے ہو سر موئے گا

چھوڑ کے حق کو جو باطل کی پرستش کو چلے
اپنے اعمالِ حسیں کو بالیقیں وہ کھوئے گا

خلق کو گمراہ جو کر کے بوجھ اپنے سر پہ لے
آخرت میں بوجھ اس کا کون ہے جو ڈھوئے گا

---

[1] تفصیل کے لئے شرح کمال الفرقان صـ ۲۰۴ کا مطالعہ کریں ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سن لے ہر وہ شخص یہ جو ہے محرّف بالقرآن
جس نے کی تحریف اس میں حشر میں وہ روئے گا
ہے مجھے امید یہ ہر صاحبِ تالیف سے
کالکِ مجہول کو تحقیق سے وہ دھوئے گا
یاالٰہی کرعطار صادق کو اپنی معرفت
قلب میں تو ہی مرے بس تخمِ عرفاں بوئے گا

ستائیسویں نصیحت ۲۷

سیدنا افضل الرسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اِنَّ اَفْضَلَکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ[۱]
یعنی تم میں افضل وہ شخص ہے جو قرآن پڑھے اور پڑھائے۔

قرآن کریم چونکہ اَفْضَلُ الْکُتُب ہے جو اَفْضَلُ الْاَنْبِیَاء سیدنا حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر اَفْضَلُ الْمَلَائِکَۃ حضرت جبریل علیہ السلام کے ذریعہ اَفْضَلُ اللُّغَات یعنی عربی زبان میں نازل ہوا (جو دنیا کی فصیح ترین زبان ہے) اس لئے اس کے پڑھنے، پڑھانے والے کو اَفْضَلُ النَّاس قرار دیا گیا۔ کس قدر خوش نصیب ہیں وہ خیار امت ہستیاں جنھوں نے اللہ تعالیٰ کی اس پاک کتاب اور اس سے متعلقہ علوم کے پڑھنے، پڑھانے میں اپنی مبارک زندگیاں گذار دیں اور آج ان ہی کی محنتوں اور خدمتوں کی بدولت قرآن و حدیث اور تمام کے تمام علومِ اسلامی زندہ ہیں اور ان شاء اللہ قیامت تک یہ سلسلہ باقی رہے گا ضرورت اس بات کی ہے کہ اس سِلْسِلَۃُ الذَّہَب میں ہم بھی شامل ہو جائیں لہٰذا فراغت کے بعد خدمتِ قرآنی کو اپنا مشغلۂ حیات بنائیں۔

بقول حضرت صاحبِ "تذکرہ قاریانِ ہند" رحمہ اللہ تعالیٰ کے کہ قرآن مجید اور اس کی قرأت کا سلسلہ عہدِ رسالت سے آج تک (جس کو تقریباً چودہ۱۴ سو سال کا عرصہ گذر چکا ہے) سینہ بہ سینہ محفوظ چلا آرہا ہے۔ اب گذشتہ اور آئندہ کی درمیانی کڑی آپ ہیں اگر ایک اہم کام چودہ سو برس سے ہوتا آئے اور وہ ہماری غفلت سے آگے نہ بڑھ سکے یا دوسروں کے ذریعہ سے بڑھے اور اس میں ہمارا حصّہ نہ ہو تو یہ ہماری حرماں نصیبی ہے۔

چمن محمدی بہرحال سرسبز و شاداب رہے گا لیکن اس کی سیرابی میں اگر ہمارا حصّہ نہ ہوا تو یہ مقامِ افسوس ہوگا لہٰذا ہمارا آپ کا اور تمام مسلمانوں کا اوّلین فریضہ قرآن مجید کو صحیح طریقے سے حاصل کرنا اور آنے والے لوگوں تک پہنچانا ہے اگر ہم نے کوشش سے خود حاصل کیا

[۱] بخاری شریف جلد سوم صفحہ نمبر ۲۳۲، ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مگر آخری کڑی بن کر رہ گئے دوسروں تک پہنچایا تو یہ امانت کی بے قدری ہے نعمت کی حق ناشناسی ہے۔

چراغ سے چراغ روشن ہوتا ہے لہذا آپ بھی شغل نبوی اور اللہ تعالیٰ کی عنایت فرمودہ اس امانت کو خوب ذوق وشوق اور جوش وخروش سے آگے بڑھایئے اور درج ذیل شعر کے مصداق بننے کی کوشش فرمایئے ؎

سراپا سوز وساز عاشقی ہوں
امانت دار نور آگہی ہوں

اٹھائیسویں نصیحت ۲۸

اللہ رب العزت والجلال کا ارشاد عالی ہے کُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللهِ[1] یعنی تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے نکالے گئے ہو، نیک کام کا حکم کرتے ہو اور برے کام سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ اس آیت شریفہ میں امت محمدیہ کو "خَیْرُ الْاُمَّتْ" کا لقب دیا گیا ہے اور ساتھ ہی اس امت مسلمہ کی خاص صفات بھی بیان فرمادی ہیں کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی انجام دہی کرتے ہو۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اس امت کا تمغۂ امتیاز ہے۔ اس کا خصوصی طریقہ پر اہتمام رکھنا ضروری ہے یعنی اس کو مستقل کام سمجھ کر دین کے دوسرے کاموں کی طرح انجام دینا اس امت کی اہم ذمہ داری ہے[2] لہذا خدمت قرآنی وغیرہ کے ساتھ ساتھ کچھ وقت دعوت وتبلیغ کے لئے بھی متعین کریں جیسے جمعہ کا دن ہے یا مدرسہ کی تعطیلات کا زمانہ ہے کہ اس میں اہتمام کے ساتھ اپنے گھر والوں، رشتہ داروں، دوستوں، پڑوسیوں اور عام مسلمانوں کو کلمہ ونماز اور دین کی ضروری ضروری باتیں سکھائیں۔ اچھی باتوں کی ترغیب دیں اور بری باتوں سے اخلاق ونرمی کے ساتھ روکنے کی کوشش کریں۔ آج کتنے مسلمان ہیں کہ جن کو کلمہ نماز تک نہیں آتا۔ فرائض اور واجبات تک ادا نہیں کرتے، گناہوں میں کھلے طور پر مبتلا ہیں۔ لہو ولعب اور فسق وفجور کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں مسلمان کے قدم نہ ہوں۔ اس لئے بڑے فکر کی ضرورت ہے۔ افسوس کہ آج دوسری قوموں (یہود ونصاریٰ وغیرہ) کی مستقل جماعتیں دنیا بھر میں اپنے مذہبوں کے پھیلانے

[1] سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۱۰ ۱۲ منہ [2] شرح اربعین نووی رحمہ اللہ ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اوران کو فروغ دینے کی فکر میں ہیں اور اس کے لئے مسلسل جدوجہد اور دعوت وتبلیغ کا کام کررہی ہیں اور ہم لوگوں کو اپنے مسلمان بھائیوں کی اصلاح کی بھی فکر نہیں ؎

خوابیدہ مسلم کی حالت یہ دیکھ کے صدمہ ہوتا ہے
ساری قومیں جاگ اٹھیں بیدار مسلماں سوتا ہے

انتیسویں نصیحت (۲۹)

سیدنا شفیع المذنبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ طاقت ور مسلمان، کمزور مسلمان سے بہتر اور اللہ تعالیٰ کو زیادہ محبوب ہے اور دونوں میں بھلائی ہے۔ اس چیز کی حرص کرو جو تم کو نفع دے[۱]۔ لہذا اپنی صحت کا پورا پورا خیال رکھیں اور ہر اس چیز سے بچیں جو صحت وقوت کیلئے نقصان دہ ہو۔ صبح جلد اُٹھنے، جنگل جانے، ٹہلنے، دوڑنے، ورزش کرنے، نہلانے اور حیثیت کے مطابق نہار مُنہ کوئی مُقوِی غذا استعمال کرنے کا معمول بنالیں ؎

تنگ دستی اگرچہ ہو غالبؔ
تندرستی ہزار نعمت ہے

تیسویں نصیحت (۳۰)

سیدنا خاتم النبیین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے بڑھ کر کوئی چیز قدر کی نہیں۔ نیز ارشاد نبویؐ ہے کہ تم میں سے ہر شخص کو اپنے رب سے سب حاجتیں مانگنا چاہئیں[۲]۔ لہذا خاتمہ میں جو نصیحتیں لکھی گئی ہیں ہر چند کہ ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنا ضروری ہے لیکن چونکہ بغیر اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت کے سب ہیچ ہے اس لئے ان پر عمل کرنے کے لئے اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دُعا بھی کیا کریں۔ اور اگر یاد آجائے تو مجھ کمزور بندہ کے لئے بھی صلاح وفلاح اور خاتمہ بالخیر کی دُعا فرمائیں۔ یہی میری عاجزانہ درخواست اساتذہ کرام اور اُن حضرات سے ہے جو اس کتاب کو ملاحظہ فرمائیں ؎

چشمۂ فیض سے گر اک اشارا ہو جائے
لطف ہو آپ کا اور کام ہمارا ہو جائے

استدعاء

حضرات اہل علم واصحاب فن کی خدمت میں یہ بھی گذارش ہے کہ اگر اس کتاب میں کوئی غلطی معلوم ہو تو خیرخواہی کے جذبہ سے براہ کرم

[۱] حصن المسلم بحوالہ مسلم شریف ۱۲ منہ [۲] حیوۃ المسلمین بحوالہ ترمذی شریف وغیرہ ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مؤلف کو آگاہ فرمائیں یا پوری تحقیق کے بعد کتاب کے حاشیہ پر خود اس کی اصلاح فرمادیں ؎
گر قبول افتد زہے الطاف وصد گونہ کرم

دعاء وشکر

اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے فضل سے کتاب اختتام کو پہونچی لہذا بارگاہِ خداوندی میں شکرگذار اور عرض رساں ہوں کہ وہ رحیم وکریم ذات، اپنی رحمت ورأفت سے اس کو قبول فرماکر مفید ونافع بنائے اور مجھ کو، آپ کو وتمام مسلمانوں کو قرآن حکیم صحیح وکماحقہ پڑھنے، پڑھانے اور اپنے ہر حکم پر عمل کرنے کی توفیق اور اپنی رضاء وخوشنودی کی دولت سے مالامال فرمائے۔ آمین یارب العالمین ؎

وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ مُنْشِي الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٍ
ثُمَّ الصَّلٰوةُ عَلَى الْمُخْتَارِ فِي الْقِدَمِ

يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا — عَلٰى حَبِيبِكَ خَيْرِ الْخَلْقِ كُلِّهِمِ
مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ — وَالْفَرِيقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَمِنْ عَجَمِ
وَالْآلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِينَ لَهُمْ — أَهْلِ التُّقٰى وَالنُّقٰى وَالْعِلْمِ وَالْحِكَمِ

وَكُلِّ قَارِئِ الْقُرْاٰنِ وَكُلِّ سَامِعٍ
بِفَضْلِكَ الْعَمِيمِ يَا ذَا الْجُودِ وَالْكَرَمِ

آمین

ابو سالم محمد اسمٰعیل صادق خورجوی
خادم تحفیظ القرآن الکریم۔ مکہ معظمہ
مورخہ ۷ رمضان المبارک ۱۴۰۳ھ ہجری شب جمعہ بوقت سحری

؎ قصیدہ بردہ مصنفہ حضرت شیخ محمد بن حسن البوصیری رحمہ اللہ ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

ضمیمہ در مضامین اربعۂ

برائے ذی استعداد طلبا کرام و حضراتِ شائقین تجوید و قرأۃ

① ہائے ضمیر کا بیان

ہا کی چار قسمیں ہیں جن میں ایک اصلی اور تین زائد عن المادّۃ۔

❶ ہا اصلیہ: جو لام کلمہ میں واقع ہوتی ہے جیسے اِلٰہ۔ وَجۡہ۔ مُتَشَابِہٍ

② ہا سکتہ: جو محاورہ عربی میں بحالت وقف کبھی آخر کلمہ میں زیادہ کی جاتی ہے جیسے لَمۡ یَتَسَنَّہۡ

③ ہا تانیث: جو اسماء و افعال کے آخر میں لاحق ہوتی ہے اور وقف میں ہا پڑھی جاتی ہے

④ ہا ضمیر: جو یہاں اصل مقصود ہے اور اس کی حرکت و سکون اور صلہ و قصر (ترک صلہ) کے متعلق چند ضروری باتیں لکھنے کا عزم ہے۔ وَاللّٰہُ وَلِیُّ التَّوۡفِیۡقِ۔

لغتِ عربی میں ہا ضمیر، واحد مذکر غائب کی ضمیر متصل کو کہتے ہیں جس کا دوسرا نام ہائے کنایہ ہے (کیونکہ یہ ایک فرد واحد غائب کی طرف اشارہ و کنایہ کرتی ہے) ہا ضمیر مکسور یا مضموم ہوتی ہے مفتوح نہیں ہوتی ہا ضمیر سے متعلق چار قاعدے ہیں۔ دو اس کی حرکت کے اور دو اس کے صلہ و عدم صلہ کے

قاعدہ ①: ہا ضمیر سے پہلے کسرہ یا یائے ساکنہ ہو تو مکسور ہوگی جیسے بِہٖ۔ فِیۡہِ مگر چار کلمات مستثنیٰ ہیں

① اَرۡجِہۡ (اعراف ۱۱۱۔ شعراء ۳۶) ② فَاَلۡقِہۡ (سورۃ النمل آیت نمبر ۲۸)

③ وَمَآ اَنۡسٰنِیۡہُ (سورۃ الکہف آیت نمبر ۶۳) ④ عَلَیۡہُ اللّٰہَ (سورۃ الفتح آیت نمبر ۱۰)

قاعدہ ②: ہا ضمیر سے پہلے کسرہ یا یاء ساکنہ نہ ہو تو ہا ضمیر مضموم ہوگی جیسے اَنَّہُ الۡحَقُّ۔ مِنۡہُ۔ اَخَاہُ مگر وَیَتَّقۡہِ (سورہ نور آیت نمبر ۵۲) میں ضمہ کے بجائے کسرہ مروی ہے۔

قاعدہ ③: ہا ضمیر سے پہلے اور بعد حرف متحرک ہو تو ہا ضمیر میں صلہ ہوگا جیسے رَبِّہٖ کَلِمٰتٍ۔ اِنَّہٗ یَقُوۡلُ مگر یَرۡضَہُ لَکُمۡ (سورۃ زمر آیت نمبر ۷) میں صلہ کے بجائے قصر (ترکِ صلہ) ہوگا۔

قاعدہ ④: ہا ضمیر سے قبل یا بعد یا دونوں طرف حرف ساکن ہو تو صلہ نہیں ہوگا جیسے اِلَیۡہِ شَیۡءٌ۔ رَبِّہِ الۡاَعۡلٰی اور مِنۡہُ الۡمَآءُ مگر فِیۡہٖ مُھَانًا (سورۃ شعراء آیت نمبر ۶۹) میں قصر کے بجائے صلہ ہے۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

② ہمزہ کا بیان

ہمزہ کی دو قسمیں ہیں اصلی[1] اور زائد[2]

① جو ہمزہ کلمہ کے اصلی حروف میں سے ہو (یعنی فا کلمہ، عین کلمہ۔ یا لام کلمہ ہو) اس ہمزہ کو اصلیہ کہتے ہیں جیسے اَخَذَ۔ سُئِلَ۔ شَآءَ

② جو ہمزہ کلمہ کے اصل حروف سے زیادہ ہو (یعنی فا، عین۔ لام کلمہ نہ ہو) تو اس کو ہمزہ زائدہ کہتے ہیں۔

ہمزہ زائدہ کی دو قسمیں ہیں قطعی[1] اور وصلی[2]۔

① جو ہمزہ زائدہ وصل اور ابتداء (دونوں حالتوں) میں باقی رہے اس کو ہمزہ قطعیہ کہتے ہیں جیسے اَکْرَمَ۔ اِیْمَانًا۔ اُقْسِمُ۔

② جو ہمزہ زائدہ صرف ابتداء (یا اعادہ) کی حالت میں باقی رہے (اور وصل کی حالت میں حذف ہو جائے) اس کو ہمزہ وصلیہ کہتے ہیں جیسے اِعْمَلُوْا۔ اُدْخُلُوْھَا۔ عربی میں ہمزہ وصلیہ ہی کا وقوع اکثر ہے (لیکن) قواعد ہمزہ قطعیہ کے مقابلہ میں ہمزہ وصلیہ کے مختصر ہیں۔

جاننا چاہئے کہ ہمزہ وصلی ذیل کے اسماء و افعال وغیرہ میں آتا ہے۔

① ثلاثی مجرد کا امر ② باب افعال کے علاوہ ثلاثی مزید اور رباعی مزید کی ماضی مجہول۔

③ مذکورہ دونوں مزید کی ماضی معروف۔

④ مزید کا امر حاضر معروف۔

⑤ مزید کے وہ مصادر جن میں ہمزہ وصلی کے بعد پانچ یا چھ حروف ہوں۔

⑥ اسماء غیر مصادر اِبْنٌ۔ اِبْنَۃٌ۔ اِمْرِئٌ۔ اِمْرَاَۃٌ۔ اِسْمٌ۔ اِثْنَیْنِ۔ اِثْنَتَیْنِ

⑦ اَلْ تعریفی

فائدہ:۔ وہ اسماء جو مصدر نہیں ہیں لیکن اُن کے شروع میں ہمزہ عارضی ہے، قرآن شریف میں سات استعمال ہوئے ہیں جبکہ عربی میں دس ہیں۔ باقی تین اسماء یہ ہیں اِبْنُمٌ۔ اِسْتٌ۔ اَیْمُنٌ

(پس) مذکورہ بالا ہمزہ ہائے وصلیہ کے علاوہ ہر ہمزہ قطعی ہوگا خواہ وہ اسم میں ہو یا فعل میں یا حرف میں جیسے اِذْنِ۔ اَقْبَلَ۔ اِبْرٰھِمُ۔ اِسْمٰعِیْلُ۔

فائدہ:۔ حروف میں صرف اَلْ تعریفی کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے اس کے علاوہ ہر جگہ ہمزہ قطعی ہوگا جیسے اَمْ۔ اَوْ۔ اِذْ۔ اِلَّا وغیرہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ اجتماع ہمزتین کا بیان

اجتماع ہمزتین یعنی ایک کلمہ میں ۲ دو ہمزے جمع ہونے کی اجمالی طور پر ۲ دو صورتیں ہیں۔

① دونوں ہمزے متحرک ہوں۔ ② پہلا ہمزہ متحرک اور دوسرا ساکن ہو۔

(اور) اجتماع ہمزتین کی تفصیلی طور پر ۵ پانچ صورتیں ہیں۔

① دونوں ہمزے متحرک اور قطعی جمع ہوں۔

② دونوں ہمزے متحرک ہوں مگر پہلا قطعی مفتوح اور دوسرا وصلی مفتوح ہو۔

③ دونوں ہمزے متحرک ہوں مگر پہلا قطعی مفتوح اور دوسرا وصلی مکسور ہو۔

④ دونوں ہمزوں میں پہلا متحرک قطعی اور دوسرا ساکن قطعی ہو۔

⑤ دونوں ہمزوں میں پہلا متحرک وصلی اور دوسرا ساکن قطعی ہو۔

اجتماع ہمزتین کی پانچوں صورتوں کے احکام و قواعد درج ذیل ہیں۔

① ایک کلمہ میں ۲ دو ہمزے متحرک اور قطعی جمع ہوں تو بروایت حفص دونوں کو تحقیق کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے جیسے ءَاَنْتُمْ۔ ءَاِذَا۔ ءَاُلْقِیَ (مگر) صرف ءَاَعْجَمِیٌّ (سورۃ فصلت آیت نمبر ۴۴) میں ہمزہ ثانیہ کی تسہیل واجب ہے (لہٰذا تحقیق وغیرہ کے ساتھ پڑھنا جائز نہیں)

② ایک کلمہ میں ۲ دو ہمزے متحرک جمع ہوں اور پہلا قطعی مفتوح اور دوسرا وصلی مفتوح ہو تو پہلے ہمزہ کی تحقیق واجب ہے، اور دوسرے ہمزہ میں ابدال و تسہیل دونوں وجہیں جائز ہیں [1] اور یہ صورت صرف تین کلمات میں پائی جاتی ہے جو قرآن کریم میں ۲ دو ۲ دو جگہ واقع ہیں۔

① آٰلذَّکَرَیْنِ (سورۃ انعام ۱۴۳-۱۴۴) جو اصل میں ءَاَلذَّکَرَیْنِ ہے۔

② آٰلْئٰنَ (سورۃ یونس ۵۱ - ۹۱) جو اصل میں ءَاَلْئٰنَ ہے۔

③ آٰللّٰهُ (سورۃ یونس و نمل ۵۹) جو اصل میں ءَاَللّٰهُ ہے۔

---

[1] اگرچہ ہمزہ وصلی کا حذف عربیت اور قرأت دونوں کی رو سے مسلم ہے مگر ان موقعوں میں حذف کرنے سے چونکہ انشا اور خبر میں التباس ہو جاتا ہے یعنی یہ پتہ نہیں چلتا کہ یہ جملہ انشائیہ ہے یا خبریہ اس لئے حذف نہیں کیا گیا۔ رہا اثبات سو وہ چونکہ ہمزہ قطعی کے احکام میں سے ہے اس لئے ثانی میں تغیر ضروری تھا اور تغیر کی دو صورتیں ہیں ① ابدال ② تسہیل۔ اور یہاں دونوں ہی جائز ہیں اور چونکہ ابدال میں تغیر تام ہے اس لئے یہ اولیٰ ہے (معلم التجوید صفحہ ۱۵۰) لیکن کسی وجہ کے اولیٰ یا سہل ہونے کی بنا پر وجہ ثانیہ کو بالکل ترک کر دینا درست نہیں لہٰذا ابدال کے علاوہ تسہیل کی مشق اور اس کو پڑھنا پڑھانا بھی اشد ضروری ہے چنانچہ استاذ الاساتذی حضرت قاری عبدالرحمٰن صاحب مکی فرماتے ہیں کہ جب ایک وجہ عوام میں شائع ہو اور دوسری مشہور ثابت عند القراء متروک ہو گئی ہو تو ایسی صورت میں لکھنا پڑھنا پڑھانا نہایت ضروری ہے ۱۲ منہ

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

③ ایک کلمہ میں دو ہمزے متحرک جمع ہوں اور پہلا قطعی مفتوح اور دوسرا وصلی مکسور ہو تو ہمزہ وصلی (قاعدہ کے موافق) حذف کیا جائے گا اور یہ صورت صرف سات کلمات میں پائی جاتی ہے:

① اَتَّخَذْتُمْ (سورۃ بقرہ آیت نمبر ۸۰) جو اصل میں ءَ اِتَّخَذْتُمْ ہے۔

② اَطَّلَعَ (سورۃ مریم آیت نمبر ۷۸) جو اصل میں ءَ اِطَّلَعَ ہے۔

③ اَفْتَرٰی (سورۃ سبا آیت نمبر ۸) جو اصل میں ءَ اِفْتَرٰی ہے۔

④ اَصْطَفَی (سورۃ صٰفّٰت آیت نمبر ۱۵۳) جو اصل میں ءَ اِصْطَفٰی ہے۔

⑤ اَتَّخَذْنٰهُمْ (سورۃ ص آیت نمبر ۶۳) جو اصل میں ءَ اِتَّخَذْنٰهُمْ ہے۔

⑥ اَسْتَكْبَرْتَ (سورۃ ص آیت نمبر ۷۵) جو اصل میں ءَ اِسْتَكْبَرْتَ ہے۔

⑦ اَسْتَغْفَرْتَ (سورۃ منٰفقون آیت نمبر ۶) جو اصل میں ءَ اِسْتَغْفَرْتَ ہے۔

④ ایک کلمہ میں دو ہمزے جمع ہوں اور پہلا ہمزہ متحرک قطعی اور دوسرا قطعی ساکن ہو تو ہمزہ ثانیہ کو پہلے ہمزہ کی حرکت کے موافق حرف مدہ سے بدل کر پڑھنا واجب ہے (عام ہے کہ کلمہ سے ابتدا کی جائے یا ماقبل سے ملا کر پڑھا جائے جیسے اٰمَنَّا۔ اِیْمَانًا۔ اُوْذُوْا (کہ اصل میں یہ ءَأْمَنَّا۔ اِئْمَانًا۔ اُؤْذُوْا تھے)

⑤ ایک کلمہ میں دو ہمزے جمع ہوں اور پہلا متحرک وصلی اور قطعی ساکن ہو تو (اس کلمہ سے) ابتدا کرنے کی حالت میں ہمزہ ثانیہ کا (اپنے ماقبل کی حرکت کے موافق حرف مدہ سے) ابدال کرنا واجب ہے، اور ماقبل سے وصل کرنے کی صورت میں پہلا ہمزہ حسب قاعدہ حذف ہو گا جیسے فِی السَّمٰوٰتِ ائْتُوْنِیْ

(اور) ہمزہ وصلی کو حرکت دینے کے چار قاعدے ہیں۔

① لام تعریف کا ہمزہ مفتوح پڑھا جائے گا جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

② اسم کا ہمزہ مکسور پڑھا جائے گا (اور) ہمزہ وصلی والے اسماء قرآن حکیم میں سات ہیں (جو گذشتہ مضمون نمبر ۲ میں گزر چکے ہیں)

③ کلمہ فعل کے تیسرے حرف پر اصلی ضمہ ہو تو ہمزہ وصلی مضموم پڑھا جائیگا جیسے اُنْظُرُوْا۔ اُقْتُلُوْا۔ اُدْخُلُوْا

④ فعل کے تیسرے حرف پر فتحہ یا کسرہ یا عارضی ضمہ ہو تو ہمزہ وصلی مکسور پڑھا جائیگا جیسے اِعْمَلُوْا۔ اِضْرِبْ

(اور) فعل کے تیسرے حرف پر ضمہ عارضی کی مثالیں یہ ہیں۔

① اِمْشُوْا جو اصل میں اِمْشِيُوْا تھا
② اِتَّقُوْا جو اصل میں اِتَّقِيُوْا تھا
③ اِيْتُوْا جو اصل میں اِيْتِيُوْا تھا

} ثقل کی وجہ سے یاء کا ضمہ شین۔ قاف اور تاء کو دے دیا اور یاء کو بوجہ اجتماع ساکنین کے حذف کر دیا گیا۔

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۴ محلِ وقف کا بیان

موقوف علیہ یعنی وقف والے کلمہ یا جملہ کو مابعد سے لفظی و معنوی تعلق و عدمِ تعلق اور کلام کے حسن و قباحت کے اعتبار سے وقف کی چار قسمیں ہیں

① وقف تام: یعنی کلام کو پورا کرنے والا وقف (یہ اکثر آیت پر واقع ہوتا ہے)
② وقف کافی: یعنی معنیٰ کی تفہیم میں کفایت کرنے والا وقف (یہ آیت و درمیان میں بکثرت ہوتا ہے)
③ وقف صالح: یعنی تفہیم معنی کی صلاحیت والا وقف (یہ اکثر غیر آیت پر ہوتا ہے)
وقف صالح کو وقفِ حسن بھی کہتے ہیں جس میں جملہ کے دونوں عمدہ جزء (مسند اور مسند الیہ) آجاتے ہیں
④ وقف قبیح: یعنی کلام میں قباحت پیدا کرنے والا وقف (یہ ہمیشہ غیر آیت پر ہوتا ہے سوائے چند مواقع کے)

ہر چہار اوقاف کی الگ الگ تعریف اور ان کی مثالیں ابھی آ رہی ہیں۔

وقف کی بلحاظ اصل (مذکورہ) چار قسمیں ہیں۔ ان کے علاوہ تین قسمیں اور بھی بیان کی جاسکتی ہیں۔ اور وہ یہ ہیں۔ لازم۔ صحیح۔ اقبح (پس) وقف کی کُل سات قسمیں ہیں جو درج ذیل ہیں۔

① وقف لازم: یعنی جہاں وصل سے غلط معنی کا وہم پیدا ہو جیسے وَتُوَقِّرُوهُ ط
② وقف تام: یعنی جہاں لفظی و معنوی تعلق منقطع ہو جائے جیسے الرَّحِیْمِ ۝ الرَّحِیْمِ ۝
③ وقف کافی: یعنی جہاں صرف لفظی تعلق منقطع ہو جائے جیسے یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ج
④ وقف صحیح: یعنی جہاں آیت "لا" ہو لیکن دونوں طرف کے جملے مستقل ہوں جیسے مَافِی الصُّدُوْرِ ۝
⑤ وقف حسن: یعنی جہاں دونوں تعلق ہوں لیکن جملہ کے معنی صحیح رہیں جیسے بِسْمِ اللّٰهِ۔
⑥ وقف قبیح: یعنی جہاں وقف سے مقصودی معنی مفہوم نہ ہوں جیسے مٰلِكِ یَوْمِ۔
⑦ وقف اقبح: یعنی جہاں وقف سے غلط معنیٰ کا وہم پیدا ہو جیسے لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ ۝ لا

فائدہ:۔ اول الذکر چار اوقاف یعنی وقف لازم۔ تام۔ کافی۔ صحیح کے بعد ابتدا کی جائے گی (پس) ابتدا کی چار قسمیں ہیں لازم۔ تام۔ کافی۔ صحیح (اور) وقف حسن کے بعد ماقبل سے اعادہ ضروری ہے (اور) بہت سے اکابر نے آیت پر وقف کے بعد ابتدار کو مطلقاً صحیح کہا ہے اگرچہ مبدار کو موقوف سے دونوں تعلق ہوں (مگر) میری ناقص رائے یہ ہے کہ آیت کے بعد ابتدار کا التزام اس وقت کیا جائے جبکہ ہر ہر آیت پر وقف بخیال ادائے سنت یا بوجہ کسی ضرورت کے کیا جائے (ورنہ) ابتدار معنی کی رعایت ہی کے ساتھ کرنی چاہیے (کیونکہ) محل وقف کے لحاظ سے تمام آیات کا ایک حال نہیں واللہ اعلم بالصواب

تنبیہ:۔ وقف قبیح کے موقعہ پر وقفِ اختیاری جائز نہیں۔ اگر اضطراری وقفہ ہو جائے تو فوراً اعادہ کرنا واجب ہے تاکہ معنیٰ صحیح واضح ہو جائیں۔ فافهم

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فائدہ جلیلہ بعض مرتبہ تفسیر و معانی میں اختلاف کی وجہ سے اوقاف میں فرق ہو جاتا ہے۔ مثالیں یہ ہیں۔

① وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللّٰهُ (شروع آلِ عمران) یہاں وقف تام ہے اور اس کے بعد وَالرّٰسِخُونَ فِي الْعِلْمِ جملہ مستانفہ ہے لیکن دوسری تفسیر کے اعتبار سے یہیں وقف قبیح ہے جس میں وَالرّٰسِخُونَ فِي الْعِلْمِ لفظ "اللّٰہ" پر معطوف ہے لہٰذا اس تفسیر و ترکیب کے لحاظ سے اِلَّا اللّٰهُ کے بجائے فِي الْعِلْمِ پر وقف تام ہے۔

② يُعَلِّمُونَ النَّاسَ السِّحْرَ (بقرہ ۱۰۲) یہاں وقف کافی ہے اُس تفسیر پر جس میں وَمَا أُنْزِلَ کے مَا کو نافیہ قرار دیا ہے لیکن دوسری تفسیر کی رُو سے وقفِ حسن ہے جس میں مَا کو موصولہ مانا ہے لہٰذا وقف کے بعد اعادہ ہوگا۔

③ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۙ (شروع بقرہ) یہاں وقف حسن ہے جبکہ اَلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ کو لِلْمُتَّقِينَ کی صفت مانا جائے لیکن اگر اَلَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ کو مبتدا اور أُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ کو اس کی خبر بنایا جائے تو وقفِ تام ہے۔ مزید تفصیل ان شاء اللہ الرحمٰن کتاب "وقوف المبتدی" میں تحریر کی جائے گی فقط

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا بِتَوْفِيقِ رَبِّنَا ... اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي وَحْدَهُ عَلَا
وَبَعْدُ صَلٰوةُ اللّٰهِ ثُمَّ سَلَامُهُ ... عَلٰى سَيِّدِ الْخَلْقِ الرِّضٰى مُتَنَخِّلَا
مُحَمَّدِنِ الْمُخْتَارِ لِلْمَجْدِ كَعْبَةً ... صَلٰوةٌ تُبَارِي الرِّيحَ مِسْكًا وَّمَنْدَلَا
وَتُبْدِي عَلٰٓى اَصْحَابِهٖ نَفَحَاتِهَا
بِغَيْرِ تَنَاهٍ زَرْنَبًا وَّ قَرَنْفُلَا

آمین

قَدْ تَمَّتْ هٰذِهِ الضَّمِيمَةُ بِتَوْفِيقِ اللّٰهِ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى فِي الْمَسْجِدِ النَّبَوِيِّ الشَّرِيفِ عَلٰى صُفَّةِ الْاَغْوَاتِ (مَتَّعَنَا اللّٰهُ تَعَالٰى بِبَرَكَاتِهِمَا) عِنْدَ اَذَانِ الْمَغْرِبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ الْمُبَارَكَةِ فِي الْخَامِسِ مِنْ شَوَّالٍ فِي عَامِ ثَلٰثَةٍ وَّاَرْبَعِمِائَةٍ وَّاَلْفٍ ۱۴۰۳ لِلْهِجْرَةِ النَّبَوِيَّةِ عَلٰى صَاحِبِهَا اَفْضَلُ الصَّلٰوةِ وَالتَّحِيَّةِ السَّرْمَدِيَّةِ

العبد محمد اسمٰعیل الصادق الخورجوی

نزیل المدینۃ المنورہ (زادھا اللہ تعالیٰ شرفاً وعظمۃً)

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قال ابن المبارك "الإسناد من الدين" (مقدمہ صحیح مسلم)

سند المؤلف
(لرواية حفص)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وحده ÷ والصلاة على من لا نبيّ بعده ÷

فيقول العبد محمد إسماعيل صادق بن الشيخ ابراهيم الخورجوي مولدًا ÷ و المكي إقامةً ÷ قد أجازني برواية حفص عن قراءة عاصم بطريق الشاطبي ÷ أستاذي العلامة حضرت القاري (١) محب الدين أحمد إله آبادي ÷ وأجازه والده القاري (٢) ضياء الدين أحمد إله آبادي ÷ وهو المجاز عن شيخه القاري (٣) عبد الرحمن المكي ÷ وهو عن شقيقه القاري (٤) عبد الله المكي ÷ زعيم القراء بالمدرسة الصولتية ÷ في مكة المكرمة وقد أجازني بها أيضًا بطريقي الشاطبي والجزري ÷ أستاذي الفهامة القاري (١) نياز أحمد النكينوي ÷ وأجازه شيخه القاري (٢) عبد المالك العليكرهي ÷ وهو المجاز عن شيخه القاري (٣) عبد الله ÷ المذكور أعلاه ÷ وهو عن الشيخ (٤) ابراهيم سعد المصري ÷ عن الشيخ (٥) حسن بدير الجريسي ÷ عن الشيخ (٦) محمد المتولي ÷ عن السيد (٧) أحمد التهامي ÷ عن الشيخ (٨) محمد سلمونه المقري ÷ عن السيد (٩) ابراهيم العبيدي ÷ عن المشائخ منهم (١٠) عبد الرحمن الاجهوري ÷ عن المشائخ منهم (١١) أحمد البقري ÷ عن الشيخ (١٢) محمد البقري ÷ عن الشيخ (١٣) عبد الرحمن اليمني ÷ عن والده الشيخ (١٤) شحاذه اليمني ÷ عن المشائخ منهم (١٥) عبد الحق السنباطي ÷ عن الشيخ (١٦) زكريا الانصاري ÷ عن الشيخ (١٧) رضوان العقبي ÷ عن الشيخ (١٨) محمد النويري ÷ عن المحقق (١٩) محمد بن الجزري ÷ عن الشيخ (٢٠) عبد الرحمن البغدادي ÷ عن الشيخ (٢١) محمد المعروف بالصائغ المصري ÷ عن الشيخ (٢٢) علي صهر الشاطبي ÷ عن العلامة (٢٣) قاسم بن فيره الشاطبي ÷ عن الشيخ (٢٤) علي بن هذيل الاندلسي ÷ عن الشيخ (٢٥) سليمان بن نجاح الاندلسي ÷ عن الشيخ (٢٦) عثمان بن سعيد الداني ÷ وتمام سنده إلى سيدنا رسول الله ÷ صلى الله عليه وآله وصحبه ومن والاه ÷ بل إلى ربّ العزّة جلّ شأنه ÷ وتقدّست أسماؤه ÷

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

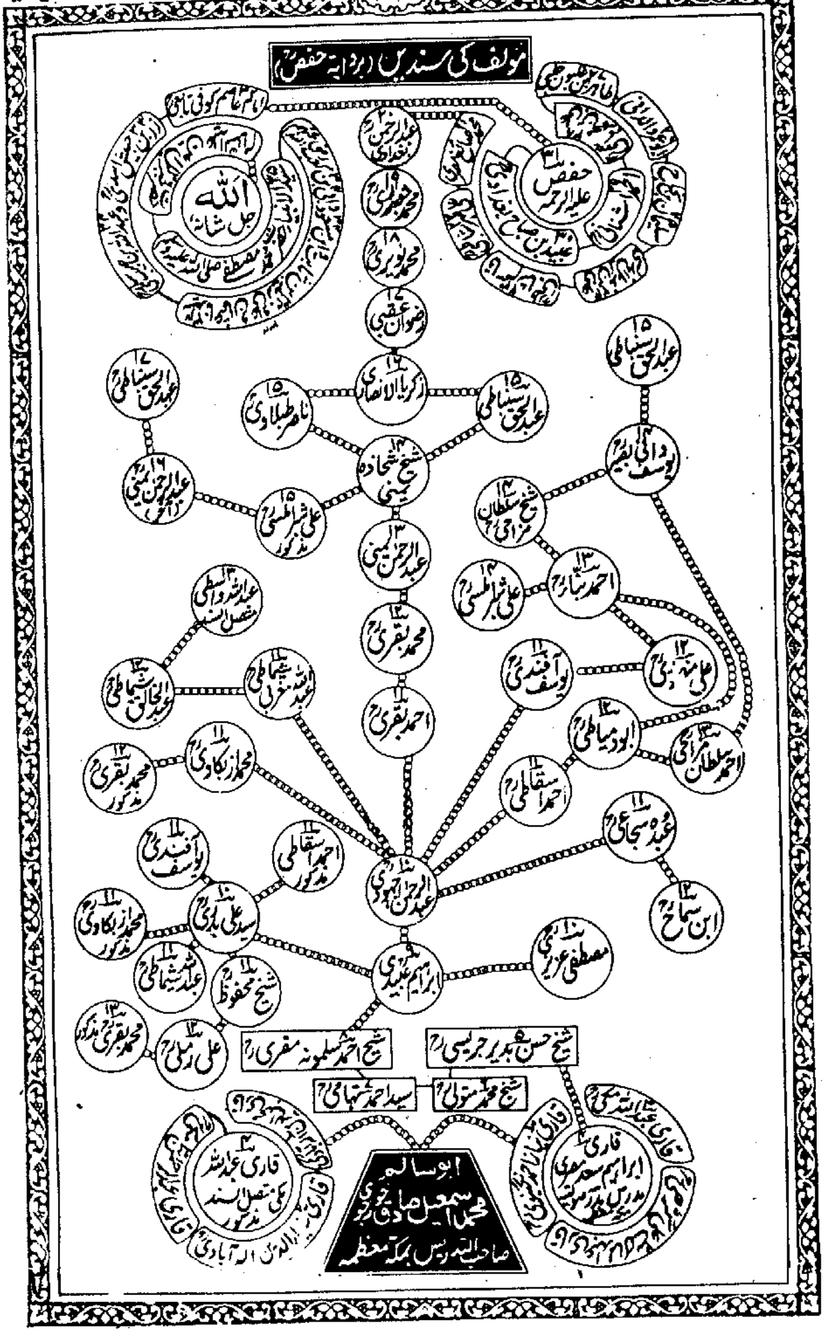

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فہرست مضامین

تقریظ حضرت قاری نیاز احمد	4
تقریظ جناب قاری احمد ضیاء	5
تعارف مولف کتاب ہذا	6
دستور العمل تدریس کتاب	8
خطبہ	9
مقدمہ	11
قرآن پاک کا نام اور وجہ تسمیہ	11
افضیلت قرآن پاک	12
تاریخ نزول قرآن پاک	12
تدریجی نزول قرآن پاک	13
کیفیت نزول قرآن پاک	13
عہد نبوی میں کتابت قرآن	13
ترتیب آیات وسور قرآن پاک	14
عہد صدیقی وعثانی میں جمع قرآن	14
اعراب ونقط قرآن پاک	15
عہد رسالت میں تعلیم قرآن پاک	15
تعلیم قرآن کا پہلا مرکز	15
مشہور قراء صحابہ	16
حضرات قراء تابعین	16
فضائل قرآن میں چہل حدیث	17
ترتیل قرآنی کے معنی	20
ترتیل کے حکم کا زمانہ	20
تلاوت قرآن کے معنی	20
قرأت قرآن کے معنی	21
تجوید قرآنی کی اہمیت	21
قاریٔ قرآن کے معنی	21
آداب تحصیل علم	22
استاذ کے آداب وحقوق	22
تعارف علم تجوید	23
علم تجوید کے حضرات ائمہ	24
سن تدوین علم تجوید	24
علم تجوید کی سب سے پہلی کتاب	24
علم تجوید کی اردو کتابیں	25
مولف کی کتب تجوید	26
کتاب فیوض مکیہ	27
اصطلاحات علم تجوید	28
علم تجوید کے مبادی کا بیان	30
ثبوت تجوید میں دلائل اربعہ	31

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لحن یعنی غلطی کا بیان	32
استعاذہ و بسملہ کا بیان	33
تفریحی بیان	34
حروف ہجا کا بیان	35
بلحاظ ادا حرفوں کا بیان	36
مخارج کا تمہیدی بیان	37
آواز کا بیان	38
زبان کے اجزاء کا بیان	39
دانتوں کی اقسام کا بیان	40
دانتوں وغیرہ کے نقشے	41
مخارج کا تفصیلی بیان	42
مخارج کا وضاحتی بیان	43
حرفوں کے القاب کا بیان	45
حرفوں فرعی کا بیان	46
خلاصہ نمبر ۱	47
صفات کا تمہیدی بیان	48
صفات متضادہ کا بیان	49
صفات منفردہ کا بیان	51
صفات کا وضاحتی بیان	52
صفات ضبط کرنے کا بیان	53
نقشہ صفات لازمہ	54
قوت وضعف کے اعتبار سے	
صفات لازمہ کا بیان	55
نقشہ صفات قویہ وضعیفہ	56
تمایز بین الحروف کا بیان	57
تمایز کی چوتھی صورت کا بیان	58
حروف متشابہ الصوت کا بیان	59
خلاصہ نمبر ۲	60
تنبیہات حروف کا بیان	61
خوش خبری	62
صفات عارضہ کا تمہیدی بیان	63
صفت تفخیم وغیرہ کا بیان	64
صفت مد بیان	66
اقسام مد کا تفصیلی بیان	67
حروف مقطعات کا بیان	70
خلاصہ نمبر ۳	71
صفت اظہار کا بیان	72
صفت ادغام کا بیان	73
ادغام کے قواعد کا بیان	74
صفت اخفاء کا بیان	75
صفت اقلاب کا بیان	76
غنہ کا بیان	77
صفت صلہ کا بیان	78
صفت سکتہ کا بیان	79
صفت تسہیل وغیرہ کا بیان	80
صفت اشمام وروم کا بیان	81
صفت امالہ کا بیان	81
صفت حرکت کا بیان	82

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صفت سکون کا بیان	83
صورت نقل کا بیان	83
اجتماع ساکنین کا بیان	84
نون قطنی کا بیان	85
ہمزہ کا مختصر بیان	86
وقف والی صفات کا بیان	87
وقفی وجوہ کا بیان	88
خلاصہ نمبر ۴	89
نقشہ صفات عارضہ	90
ضربی وجوہ کا بیان	91
نقشہ اڑتالیس وجوہ	94
خوش خبری	96
نقشہ علم تجوید	97
وقف کا تمہیدی بیان	98
وقف اصطلاحی کا بیان	99
محل وقف کا بیان	100
کیفیت وقف کا بیان	102
سکوت کا بیان	103
قطع کا بیان	103
ابتداء کا بیان	104
اعادہ کا بیان	106
وصل کا بیان	107
نقشہ ہمزہ وصلیہ	108
خلاصہ نمبر ۵	110
قراءۃ کے مراتب کا بیان	111
مسائل جزئیہ کا بیان	112
اختلاف شیخین کا بیان	115
تکبیر کا بیان	116
لہجہ عربی کا بیان	118
قراءۃ کے محاسن ومعائب	120
اذان کی تصحیح کا بیان	121
علوم اربعہ قرآنیہ کا بیان	123
خط اور رسم الخط کا فرق	124
رسم غیر قیاسی کا بیان	125
علم قراءات کا بیان	127
فوائد متفرقہ کا بیان	131
اجراء مسائل تجوید	134
خاتمہ	139
دعاء وشکر	160
ضمیمہ	161
ہاء ضمیر کا بیان	161
ہمزہ کا بیان	162
اجتماع ہمزتین کا بیان	163
محل وقف کا بیان	165
مؤلف کی سندیں (بروایت حفص)	167

☆☆☆

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصحیح نامہ "تجوید المبتدی"

تصحیح	صفحہ	سطر
تمام خدمات میں	4	28
دعویٰ تو آج بھی نہیں	6	13
اَنْ یُّقْرَاَ الْقُرْاٰنُ	9	4
آئینہ دار اور حصول مقصد	9	10
روایت حفص کے	9	24
۱۳۱۰ ہجری میں دمشق	14	24
ابتدائی قواعد میں	26	23
یُجَوِّدِ الْقُرْاٰنَ	31	15
ومفید باتیں	43	4
اور صفات کے ناموں	53	7
صفت اطباق	53	16
استفال/انفتاح/اذلاق	54	22
اذلاق/انحراف/٦	54	25
اذلاق/غنہ/٦	54	26
اذلاق/غنہ/٦	54	27
وہ پانچ شقوں میں گیارہ حروف ہیں	57	7
م ان جو اپنی چھیوں صفات لازمہ میں	57	11
(۵) وی: جو اپنی چھیوں صفات لازمہ میں متفق ہیں	57	12

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصحیح	صفحہ	سطر
صفیر یا تفشی	59	12
مشابہ نہ ہو جائے	61	14
ع: حاء والی بات	61	18
ہیں جو نقص	70	13
هَمَّتْ طَّآئِفَتٰنِ	73	16
نوٹ: قرآن پاک میں چھ حروف ز، س، ش، ص، ض، ظ مدغم نہیں۔ ق مدغم فیہ نہیں اور چھ حروف ا، ج، ح، خ، غ، ء، نہ مدغم ہیں نہ مدغم فیہ۔	74	13
اگر حرف مخفی کی	75	7
اخفاء کرنا کہ نون مخفی	75	22
اپنے بچے کے	77	5
۱۷/ظ/ / =	90	19
۱۸/ع/ادغام/ =	90	20
عملی لحاظ سے	92	10
کشمش کی طرح	93	6
تین الفی مد۔ تین الفی مد	95	14
(۱۰) وقف مجوز اور وقف مرخص میں کیا فرق ہے؟	101	25
دس کلمات ہیں (تیرہ جگہ)	102	24
ایسی جگہ سے کی جائے	105	7

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تصحیح	صفحہ	سطر
عَقِيمٍ لِلْمُلْكُ	109	3
فَحَدِّثْo اَللّٰهُ اَكْبَرُo	117	16
اور متعدد بار پڑھا	130	12
واحد مذکر غائب	161	11
جیسے بِهٖ	161	14
اور دوسرا ساکن قطعی	164	13
الٰہ آبادی	167	8
البغدادی	167	19
والہ	167	22
محمد جزریؒ	168	

☆☆☆

www.KitaboSunnat.com

16842

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قرآءت اکیڈمی (رجسٹرڈ) کی اپنے قارئین سے

گزارش

الحمدللہ علم تجوید وقرآءت کے فروغ کے لیے قرآءت اکیڈمی (رجسٹرڈ) کوشاں ہے ہمارا مقصد معیاری، دیدہ زیب اور اعلیٰ طباعت کی حامل کتب شائقین تک پہنچانا ہے۔ اگر آپ کے شہر یا علاقے میں آپ کو ہماری کتابیں بآسانی دستیاب نہیں ہو پا رہی ہیں تو براہ راست بلاتکلف ہم سے بذریعہ خط یا فون رابطہ کریں۔

ہم آپ کو انشاءاللہ فوری طور پر کتب فراہم کریں گے۔

نوٹ: فہرست کتب صرف چار روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوائیں۔

قرآءت اکیڈمی ®
28- الفضل مارکیٹ 17- اُردو بازار- لاھور
Ph.: 042 - 7122423
0300 - 4785910

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

الحمد للہ

علم تجوید و قرآءت کے فروغ کے لیے کوشاں

قِرائت اکیڈمی

ہماری پہچان

معیاری

دیدہ زیب

مُستند اور

اعلیٰ طباعت کی حامل کُتب

28- الفضل مارکیٹ 17- اُردو بازار- لاہور

فون: 7122423